مؤلف:
الشیخ محمد حسن ظاہری
محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ
www.KitaboSunnat.com
دار القدس
DAR-UL-QUDAS
خوابوں کا سفر

مؤلف:
الشیخ محمد حسن ظاہری
محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ
دار القدس
DAR-UL-QUDAS
خوابوں کا سفر

نام کتاب: خوابوں کا سفر

مؤلف: الشیخ محمد حسن ظاہری

محمد عظیم حاصلپوری

ناشر: دارالقدس پبلشرز

دارالقدس پبلشرز

الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔

Ph: 042-37221565
Mob: [illegible]85

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اول

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم.

أما بعد:

خواب سے دنیا کے ہر شخص کو واسطہ پڑتا ہے کوئی شخص اس سے مبرّا چاہے اسے زندگی میں ایک دو مرتبہ ہی خواب آئے۔ سوال یہ ہے کہ بالاخر اللہ تعالیٰ نے یہ خواب انسان کی زندگی میں کیوں رکھے ہیں۔ تو اس کا جواب نہایت سھل ہے۔ وہ یہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا اب اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خوشخبری اور بشارت کے لیے ان خوابوں کو رکھا ہے۔ اور کبھی کبھار یہ خواب پیش آمدہ مسائل پر تنبیہ کے لیے بھی ہوتے ہیں تاکہ ایک مومن اپنے اوپر آنے والی آزمائش میں پورا اترنے کے لیے تیار رہے۔

بہرحال یہ مضمون اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ بہت سارے لوگ برے خوابوں کی وجہ سے اکتاہٹ و پریشانی میں مبتلا نظر آتے ہیں لیکن لاعلمی اور ناواقفیت کے باعث ان کے سامنے اس جھنجال سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ جب کہ بعض لوگ اچھے خواب پوچھنے سے بھی گریز کرتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خواب کسی کو بیان نہیں کرنا چاہیے خواہ اچھا ہو یا بُرا۔ اور بعض لوگوں کو پراگندہ خوابوں سے واسطہ رہتا ہے جنکی کوئی تعبیر نہیں ہوتی لیکن خوابوں کی اقسام اور حقیقت سے نابلد ہونے کے باعث یہ بھی مضطرب رہتے ہیں اور کوئی صحیح حل نہیں کرسکتے۔

طبی نقطہ نگاہ سے بھی خوابوں کو انسان کے مزاج سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بسا اوقات خوابوں کے آنے میں انسان کے مزاج کا بڑا عمل دخل ہے۔ انسان کے مزاج پر خلط بلغم، خلط صفراء، خلط سوداء اور خون کے غلبہ کی بناء پر خواب مختلف ہو جاتے ہیں، جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی۔ ان شاء اللہ العزیز

کتاب ھذا کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ پہلے خوابوں کی اقسام پھر انبیا کرام علیہم السلام کے خواب پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین کے خواب بالترتیب مذکور ہیں۔ ہر عنوان کو جلی سرخی سے واضح کیا گیا ہے اور عنوان کے تحت آنے والی قرآنی آیت یا حدیث کی توضیح وتشریح کے لیے فوائد ذکر کیے گئے ہیں تا کہ مسئلہ سمجھنے میں حتی الوسع آسانی رہے اور ہر طبقہ کا شخص کتاب سے براہ راست مستفید ہو سکے مزید برآں جابجا حدیث سے متعلقہ اور اضافی تعبیرات بھی ذکر کر دی گئی ہیں تا کہ تعبیراتی ابہام کافی حد تک دور ہو سکے۔

آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو میرے لیے میرے والدین، اساتذہ، معاونین اور ناشر کے لیے توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محمد حسن ظاہری

مدرس، امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

فون نمبر (0301.4672560)

فہرس

❀❀❀

مقدمہ

خواب خصالِ انسانی کا حصہ ہیں۔ ہر انسان زندگی میں اس سے دوچار ہوتا ہے کبھی اسے اچھے خواب اور کبھی برے اور خوف ناک خواب دکھائی دیتے ہیں۔ جب آدمی اچھے خواب دیکھتا ہے تو اس بات کی تڑپ ہوتی ہے، کہ یہ کیا ہے، اسے اس میں کیا اشارہ ہوا ہے۔ اور جب برے خواب ہوں تو خوف زدہ ہوجاتا ہے، ایسے میں انسان کی قرآن وسنت سے راہنمائی بہت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ہم اس مقام پر چند باتیں خواب دیکھنے والے اور خواب کی تعبیر کرنے والے کے لیے عرض کیے دیتے ہیں۔

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں انسانی خواب تین اقسام پر مشتمل ہیں:

① حدیثِ نفس (دلی خیالات کا انعکاس)۔ ② تخویف شیطان۔

③ مبشرات خداوندی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ» (صحيح البخاري: ٧٠١٧)

''خواب تین قسم کا ہوتا ہے، روز مرہ کے خیالات، شیطان کی طرف سے ڈر اور اللہ کی جانب سے مومن کے لیے خوشخبری۔''

سچے خواب مستقبل کی طرف اشارہ ہوتے ہیں۔ اور یہ مومن کے لیے عظیم نعمت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ [يونس: ٦٤]

''اُن کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔''

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے آیت میں مذکور ''خوشخبری'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ» (مستدرك حاكم: ٨٢٩٤)

''یہ وہ نیک خواب ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا ہے علاوہ مبشرات کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا:

«وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ...» ''کہ مبشرات سے کیا مراد ہے...؟''

«قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ» ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب۔''

(بخاری= كتاب التعبير، باب المبشرات: ٦٩٩٠)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب کی تعبیر بتاتے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب سے رغبت کا یہ عالم تھا کہ آپ ہر صبح نماز کے بعد دریافت کرتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو سنائے، مستدرک حاکم کے الفاظ ہیں:

''جب آپ نماز صبح کے بعد رخ مبارک نمازیوں کی طرف کرتے تو دریافت فرماتے آج شب تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ نیز فرماتے: آگاہ رہو! میرے بعد نبوت میں سے نیک خواب ہی باقی ہیں۔''

(مستدرك حاكم: ١٢٩٥)

خواب دیکھنے والے کے لیے ضروری ہدایات

① اچھا خواب اور برا خواب دیکھنے والا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے جب برا خواب دیکھے تو شیطان سے پناہ مانگے اور اپنے بائیں طرف تین

بار تھوک دے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(بخاری، بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده: ۳۲۹۲)

② سچے خواب کا متلاشی اکل حلال اور صدق مقال کو اپنائے۔

③ برے خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اپنی اخلاقی حالت پر غور کرے اور اسے درست کرے۔

④ مکروہ خواب دیکھ کر کروٹ بدل لے۔

⑤ برا خواب کسی کو مت بتائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اس کو بیان بھی کرے اور اگر اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(بخاری، التعبیر، باب الرؤیا من الله: ٦٩٨٥)

حدیث میں جو کہا گیا کہ برا خواب بیان نہ کیا جائے، اس حکم کو جب دیگر احادیث سے ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے یہ ممانعت قطعی نہیں بلکہ محض ہمدردی و شفقت کی بنا پر حکم دیا گیا ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے خواب صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرمائے ہیں کہ جن کو بشارت یا خوشخبری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صحیح بخاری میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا:

”میں نے خواب دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ اس کی تعبیر اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو مسلمانوں کو احد کی جنگ میں اٹھانا پڑا۔“ ”میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ

شاندار بن گئی۔ اس کی تعبیر اس طرح سامنے آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو (شکست کے بعد) فتح سے نوازا اور تتر بتر مسلمان نئے سرے سے (لڑائی کے لیے) ایک جگہ جمع ہو گئے۔ میں نے خواب میں ایک گائے بھی دیکھی (جو ذبح ہو رہی تھی)، اللہ کے سارے کاموں میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ گائے سے مراد وہ مسلمان تھے جو احد کی جنگ میں شہید ہو گئے۔"

(بخاری، كتاب المغازی، باب من قتل من المسلمين يوم أحد: ٤٠٨١)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور یہ کسی شخص کے لیے اس وقت تک پرندے کے مانند ہے جب تک وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے اگر اس نے بیان کر دیا تو گویا کہ وہ اڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنا خواب کسی عقلمند یا دوست کے سامنے ہی بیان کرو۔"

(ترمذی، الرؤیا، باب ماجاء في تعبير الرؤيا: ٢٢٧٨، وابن ماجه: ٣٩١٤)

⑥ اگر برا خواب دیکھتا ہے تو...!

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جاتا، یہاں تک کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا:

"میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جاتا، یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی شخص ایسی بات دیکھے جو اسے محبوب ہو تو ایسے شخص سے جو اس سے محبت کرتا ہے اور جب کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناگوار ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اور تین بار بائیں جانب تھوک دے اور اس کو بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔"

(بخاری، التعبير، باب اذا رأى مايكره فلا يخبر بها ولا يذكرها: ٧٠٤٤)

نیز خوابِ بد کے سلسلے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے، جب تم میں سے کوئی برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس خواب سے اللہ کی پناہ مانگے تو یہ خواب اس کیلئے چنداں ضرر رساں ثابت نہیں ہوگا۔'' (بخاري، التعبير، باب الحلم من شيطان...الخ: ۷۰۰۵)

⑦ خواب ہمیشہ نیک اور بابرکت لوگوں سے بیان کرنی چاہیے۔

خواب صرف انھی لوگوں کو سنایا جائے جو نیک، صالح، ہمدرد، سچے خیرخواہ اور محبت کرنے والے لوگ ہوں۔ خود قرآن مجید کی یہ آیت ﴿لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ﴾ اس پر دلیل ہے، نیز حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

''خواب ایسے ہی واقع ہوگا جیسے اس کی تعبیر کی جائے اور اسکی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص اپنی ٹانگ اٹھائے ہوئے منتظر ہو، سو وہ جب چاہے اسے رکھ لے، چنانچہ تم میں سے جب بھی کوئی خواب دیکھے تو صرف کسی خیرخواہ اور صاحب علم کو ہی سنائے۔'' (مستدرك حاكم: ٤/ ٣٩١، رقم الحديث: ٨١٧٧)

نیز ارشاد نبوی ہے:

''نیک خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے، سو تم میں سے کوئی ایک جب کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اسے ہی بتائے جو تم سے محبت کرتا ہے یعنی جو تمہارا خیرخواہ ہے۔'' (بخاري: ٦٦٣٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

⑧ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

چار قسم کے لوگوں سے تعبیرِ خواب پوچھنا ناجائز ہے:

① بے دین لوگوں سے جو شریعت کے پابند نہ ہوں۔ ② عورتوں سے۔

③ جاہلوں سے۔ ④ دشمنوں سے۔ (تعبير الرؤيا، ص: ٤٦)

⑨ خواب جو دیکھی ہے بعینہ بیان کی جائے۔

⑩ معبر کو خواب سناتے وقت خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ وہ راست گو اور دیانت دار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''کہ جس نے جھوٹا خواب بیان کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگانے کی تکلیف دے گا اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جس نے کسی قوم کی بات کان لگا کر سنی اور وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، اور جس نے کسی چیز کی تصویر بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے تکلیف دی جائے گی کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا۔''

(بخاری، التعبیر، باب من كذب في حلمه: ۷۰۴۲)

زیر نظر کتاب ہمارے فاضل بھائی محمد حسن ظاہری حفظہ اللہ کا حسن انتخاب ہے، انھوں نے خواب کے متعلق احکام اور انبیاء ورسل، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اور نیک لوگوں کے خواب جمع کر کے ضروری وضاحت بھی کر دی ہے، راقم کو حکم ہوا کہ اس کو ایک نظر دیکھیں تو میں نے الحمد للہ اسے اول تا آخر پڑھا، اسے بہت مفید پایا، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور قلم میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

راقم

محمد عظیم حاصلپوری

05-10-2011

وحی کا آغاز سچے خواب سے ہوا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بے شک انھوں نے کہا:

«اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ» (صحيح البخاري، رقم الحديث: ٦٩٧٢)

''پہلے پہلے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا کی گئی وہ نیند میں سچا خواب تھا آپ جو بھی خواب دیکھتے اس کی تعبیر صبح کے پھوٹنے کی مانند بالکل آشکار ہو جاتی۔''

فوائد:

۱۔ صالحہ اور صادقہ دونوں انبیا کے حق میں آخرت کے امور کی بنسبت ہم معنی ہیں، بہر حال دنیا کے معاملات کی بنسبت تو صالحہ درحقیقت خاص تھے۔

۲۔ نبی ﷺ کے سارے خواب ہی سچے تھے، آپ ﷺ کو اکثر طور پر صالح خواب ہی آتے اور غیر صالحہ کی نسبت دنیا کی طرف ہے جیسا کہ یوم احد کی خواب کے متعلق واقع ہوا۔

۳۔ انبیاء کے علاوہ لوگوں کے خوابوں میں عموم و خصوص کا فرق ہے اگر ہم ان کی تفسیر صادقہ کریں تو یہ خواب تعبیر کے محتاج نہیں ہوتے اگر ہم اس کی تفسیر کریں کہ یہ اضغاث (پراگندہ) کے علاوہ ہیں تو پھر صالحہ مطلقاً اس سے خاص ہے۔

خواب نبوت کا جزء ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»

صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٩٨٣) الموطأ (٢/ ٩٥٦)

''نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیسویں حصے میں سے ایک حصہ ہے۔''

فوائد:

۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ''الرؤیا الحسنة'' کی تفسیر ''الرؤیا الصالحة'' سے کی گئی ہے۔ (صحیح بخاری: ٤٦٠٨)

۲۔ دوسری روایت میں مطلق طور پر آیا ہے:

«رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»

صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٩٨٧)

''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

تو اس روایت نے خاص کر دیا کہ نیک آدمی کا اچھا خواب وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

۳۔ اجزاء کی تعداد کے بارے میں کئی روایات مروی ہیں، اس بارے میں فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ میں نے دس قسم کی روایات حاصل کی ہیں، جن میں کم از کم اجزاء کی تعداد چھبیس (۲۶) اور زیادہ سے زیادہ تعداد (۷۶) چھہتر لکھی ہے۔

اس بارے میں ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں کوئی تضاد و تخالف نہیں، بلکہ ہر روایت اپنی جگہ صحیح ہے۔ دراصل اجزاء کا مختلف ہونا خواب دیکھنے والے کی استعداد و کیفیات کے مختلف ہونے کی بنا پر ہے، جو شخص صدق و سچائی، امانت و دیانت اور کمال ایمان و وایقان کے ساتھ جتنا زیادہ متصف ہے، اتنا ہی اس کا خواب زیادہ سچا ہوگا، جیسا کہ ترمذی کی روایت میں مذکور ہے:

«أصدقهم رُؤيَا اصدقهم حديثا» (سنن ترمذي: ٢٢٧٠)

سب سے سچے خواب اس شخص کے ہوتے ہیں جو گفتگو میں سب سے زیادہ سچا ہو۔

۴۔ خواب کے نبوت کا جزء ہونے کے بارے میں علماء نے کئی توجیہات بیان کی ہیں جو ذیل میں آ رہی ہیں۔ توربشتی نے کہا کہ اس کا معنی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خواب علامات نبوت میں سے ایک علم ہے علم نبوت باقی ہے گو نبوت باقی نہیں رہی یا اس سے مراد یہ لیا جائے کہ خواب صحت کا حکم لگانے میں نبوت کی طرح و ہیں، یعنی یہ خصائل حسن و استحباب میں ان کے فضائل کے اجزاء میں سے جزء کی طرح ہیں، ان اچھے خصائل کے اپنانے میں ان کی پیروی کرنی چاہیے، یہ مراد نہیں کہ حقیقت میں نبوت ہیں اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قول کا معنی ہے۔

«ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ وَبَقِيَتُ الْمُبَشِّرَاتُ»

سنن ابن ماجه: أبواب تعبير الرؤيا: باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم ... رقم الحديث (٣٨٩٦)

''نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی رہ گئیں وہ سچے خواب ہیں۔''

دوسرے لفظوں میں سچا خواب نبوت کا عکس ہے گو دیکھنے والا نبی نہ ہو، جیسا کہ ترمذی کی روایت میں عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من أربعة

وعشرين جزءاً من النبوة»

سنن الترمذي: ابواب البر والصلة، باب ما جاء في التأني والعجلة، رقم الحديث (۲۰۱۰)

''نیک روش، سنجیدگی ومتانت، میانہ روی نبوت کے چوبیسویں حصہ میں سے ہے۔''

۴۔ کہا گیا ہے کہ اس مخصوص عدد سے مراد خصائل حمیدہ لیے جائیں، نبی کریم ﷺ کی چھیالیس خصلتیں تھیں اور سچا خواب ان میں سے ایک حصہ ہے، اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ نیک روش، حلم اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ہے، اس حدیث میں قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حدیث میں جو حصوں کی تعداد آئی ہے اس سے تکثیر مراد لیا جائے نہ کہ تحدید۔ واللہ اعلم۔

۵۔ **اشکال** ①: نبوت تو منقطع ہو چکی، پھر یہ خواب نبوت کا حصہ کیسے بن گیا۔

جواب: اگر خواب نبی اکرم ﷺ سے واقع ہو تو حقیقتاً نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے، اگر غیر نبی سے واقع ہو تو مجاز پر محمول کیا جائے گا۔

۶۔ نھایۃ میں جزری رحمہ اللہ نے کہا ہے:

''نبی اکرم ﷺ کی عمر صحیح روایات کے مطابق تریسٹھ (۶۳) سال بنتی ہے۔ اس میں (۲۳) سال نبوت کی زندگی ہے، آپ ﷺ کے پاس پہلے پہل وحی خواب کی صورت میں آئی، یہ سلسلہ نصف سال تک چلتا رہا، اس کے بعد آپ ﷺ نے بیداری میں فرشتے کو دیکھا، خواب کے اندر وحی والے چھ ماہ کو تئیں سالہ نبوت والی زندگی کے ساتھ نسبت کیا جائے تو یہ تئیں (۳۰) اجزاء میں سے نصف جزء بنتا ہے اور چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے، یعنی چھ ماہ کو تئیں سال کے ساتھ وہی نسبت ہے جو ایک پہر کو چھیالیس پہر کے ساتھ ہے، یہ توجیہ ''تحفۃ الاحوذی''

والے نے بھی ذکر کی ہے۔ النھایۃ (۱/ ۲۶۵) تحفۃ الأحوذی (۶/ ۵۴۹)

ابن بطال کہتے ہیں:

"یہ تاویل دو وجہوں سے فاسد ہے، ایک تو بعثت کے بعد والی مدت میں اختلاف ہے، دوسرا ستر حصوں والی حدیث بے معنی ہو جاتی ہے۔ خطابی نے بھی اس توجیہ کا انکار کیا ہے۔ (فتح الباری)

۷۔ خواب کے معاملہ کو نبوت کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود ہے کیونکہ کسی چیز کا جزء اس کے وصف کے ثبوت کو مستلزم نہیں، جیسے "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه" بلند آواز سے کہنے والے کو مؤذن نہیں کہا جا سکتا اگرچہ یہ اذان کا جزء ہے۔ اسی طرح جس نے کھڑے ہو کر قرآن کی کوئی آیت تلاوت کی اسے نمازی نہیں کہا جا سکتا اگرچہ قراءت نماز کا حصہ ہے۔ اس کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے نبوت چلی گئی بشارتیں باقی رہ گئیں۔

۸۔ **اشکال** ②: بسا اوقات قائل کہتا ہے اگر سچا خواب نبوت کا حصہ ہے تو کافر و فاجر کو کیوں آتا ہے جیسا کہ بعض کفار اور ان کے علاوہ لوگ جو دین حق پر نہیں تھے ان سے سچے خواب واضح ہوئے ہیں، عزیز مصر کی خواب جس نے سات گایوں کو دیکھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ان دو رفیقوں کی خواب جو آپ کے ساتھ زنداں میں داخل ہوئے۔ [یوسف: ۴۳]

جواب: اگر کبھی کبھار کافر، فاجر و فاسق و کاذب کا خواب سچا ہو جائے تو نہ تو وہ وحی ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا نبوت سے کچھ سروکار۔ ہر وہ شخص جو غیب کی خبر میں صادق ہو اس کی یہ خبر نبوت کے اجزاء سے نہیں ہوتی کبھی کاہن بات کرتے وقت سچ بولتا ہے لیکن یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے

رسول ﷺ! بسا اوقات وہ بات کرتے ہیں اور وہ سچ ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ حق سے کلمہ ہوتا ہے جس کو شیطان اچک لیتا ہے اور اپنے ساتھی کے کان میں ڈالتا ہے، مرغی کی کڑکڑاہٹ کی طرح وہ اس میں سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔''

صحيح مسلم۔ كتاب السلام۔ باب تحريم الكهانة وإتيان الكهان، رقم الحديث (٢٢٢٨/١٢٣)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور اس معاملہ کا تذکرہ کرتے ہیں جس کا آسمان میں فیصلہ کیا گیا ہے تو شیاطین اس ساعت کو چوری کرتے ہوئے سن کر کاہنوں کی طرف وحی کرتے ہیں وہ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ ملا کر آگے جھوٹ بولتے ہیں۔''

صحيح البخاري۔ كتاب بدء الخلق۔ باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم، رقم الحديث (٣٢١٠)

کافر و فاجر، فاسق و کاذب کی خواب بھی اسی قبیل سے ہے، ان کے خوابوں کو نبوت کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں۔

۹۔ خواب نبوت کا جزء اور بشارتیں ہیں، مگر بسا اوقات اللہ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے، ایسے خواب دیکھنے والا محفوظ نہیں ہوتا، ایسے خواب اللہ تعالیٰ مومنوں کو ازروئے شفقت دکھاتے ہیں تاکہ پیش آمدہ آفت سے پہلے ہی تیار رہیں۔ اگر انسان ادراک رکھتا ہو تو ایسے خواب کی ازخود تعبیر کر لے ورنہ کسی صاحب علم سے استفسار کر لے۔

ایسا ایک واقعہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ بھی پیش آیا کہ انھوں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ پیش آنے والے مصائب کو دیکھا تو انھیں لکھ کر بھیجا

تاکہ وہ پہلے سے اس کے لیے تیار رہیں، انھوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ارشاد فرمایا:

«أكتب إلى أبي عبد الله -يعني الإمام أحمد- فاقرأ عليه السلام وقال له: ستمتحن وتمدعى إلى القول بخلق القرآن فلا تجبهم فيرفع الله لك علما إلى يوم القيامة»

''ابوعبداللہ (امام احمد) کو خط لکھو اور اس میں انھیں سلام کہو اور کہہ دو کہ تمھیں خلق قرآن کے مسئلے میں مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا اور تمھیں اس طرح بلایا جائے گا (کہ قرآن کو مخلوق کہو) مگر اس طرف مت جانا، اللہ تمھارا جھنڈا قیامت تک بلند رکھے گا۔''

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ربیع کے ہاتھ بھیج دیا، جب یہ وہاں پہنچے تو خط دے کر کہا، آپ کے لیے خوشخبری ہے، یہ سن کر امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی قمیض انھیں تحفے کے طور پر دے دی، جب ربیع واپس پلٹے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا، امام احمد نے (خوشخبری کے بدلے) تمھیں کیا دیا، تو ربیع نے کہا: اپنی قمیض، تو امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا:

«لا نفجعك فيه، لكن أغسله وادفع الماء إلى لأتبرك به»

(ماخوذ از: الكواكب الدرية للمناوي).

''ہم تجھ سے (یہ قمیض لے کر) اس بارے تجھے غمگین نہیں کریں گے، لیکن اس قمیض کو دھو کر (اس کی دھلائی) پانی مجھے دے دو تاکہ میں اس کے ساتھ برکت حاصل کروں۔''

بہر حال یہ ایک سچا خواب تھا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے آنے والے امتحان کے لیے پہلے سے تیار رہنے کی تنبیہ فرمائی۔

خوابوں کی اقسام

محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ » فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَىٰ مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِنْ رَأَىٰ أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ » وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ۔ قَالَ : « وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ » فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ.

صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا: باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، رقم الحديث (٢٢٦٣)

"جب زمانہ قریب ہو جائے گا نہیں ہے قریب مومن کی خواب سچ بولے اور تم میں سے خواب کے بارے میں سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو شخص بات میں سب سے زیادہ سچا ہے۔" اور مسلمان کی خواب نبوت کا پنتالیسواں حصہ ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہیں:

۱۔ نیک خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتی ہے۔

۲۔ اور وہ خواب جو شیطان کی طرف سے غمناک کرنے کا باعث ہو۔

۳۔ اور وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے بات کرتا ہے (دلی خیالات کا عکس)

اگر تم میں سے کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے اور وہ خواب لوگوں کو بیان نہ کرے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بیڑیوں کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ ''قید'' کا لفظ حدیث میں ''مرفوع یا موقوف'' ہے یا ابن سیرین نے اپنی طرف سے کہا ہے۔

فوائد:

ا۔ جب زمانہ قریب آ جائے گا اس کی بابت ''صاحب الفائق'' نے تین اقوال ذکر کیے ہیں۔

ل اس سے آخری زمانہ اور قربِ قیامت مراد ہے کیونکہ جب کوئی چیز کم ہو جاتی اور سمٹ جاتی ہے تو اس کے اطراف قریب ہو جاتے ہیں۔ اسی سے ہے کہ ''مُقْتَصِدٌ'' کو معتدل و برابر کہتے ہیں اور جب کسی کے اونٹ کم ہو جائیں تو عرب کہتے ہیں: ''تَقَارَبَتْ إِبِلُ فُلَانٍ'' اور اس مفہوم کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی کرتا ہے:

« فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ »

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب ما جاء في رؤيا النبي ﷺ في الميزان والدلو، رقم الحديث (۲۲۹۱)

''آخری زمانہ میں نہیں ہے قریب کہ مومن کی خواب جھوٹ بولے۔''

ب۔ دن اور رات کا برابر و معتدل ہونا مراد لیا جائے۔ معبرین کے گمان کے مطابق زمانوں میں سے زیادہ سچا زمانہ تعبیر کے واقع ہونے کے لحاظ سے شگوفوں کے پھٹنے اور پھلوں کے پکنے کا زمانہ ہے اور یہ اس وقت ہوگا جب لیل و نہار برابر ہو جائیں گے۔

ج۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ سال مہینہ کی طرح اور مہینہ جمعہ کی طرح اور جمعہ دن کی طرح اور دن ایک گھڑی کی طرح گزر جائے گا۔''

جامع الترمذي۔ ابواب الزهد۔ باب ما جاء في تقارب الزمن وقصر الأمل، رقم الحديث (۲۳۳۲)

انھوں نے کہا: اس سے مراد خروج مہدی اور عدل کے پھیلنے کا زمانہ لیا جائے۔ اس کے لذیذ ہونے کی وجہ سے اس کو کوتاہ سمجھا جائے گا، پس اس کے اطراف قریب ہوں گے۔

زیادہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے آخری زمانہ اور قرب قیامت ہی مراد لیا جائے کیونکہ علما کے اٹھ جانے کی وجہ سے۔

صحيح البخاري۔ كتاب العلم۔ باب كيف يقبض العلم؟، رقم الحديث (١٠٠)

امور دینیہ مضمحل پڑ جائیں گے اور نبوت کا جاری ہونا امت میں دشوار ہے تو وہ اس کے عوض خواب دیے گئے تا کہ مٹے ہوئے امور کی تجدید کر دے اور آخری زمانے کے ساتھ خاص کرنے کی حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ مومن کہیں کہیں ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے:

''اسلام اجنبی شروع ہوا، پس عنقریب ایسی حالت میں لوٹ جائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا۔''

صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا... رقم الحديث (١٤٥۔ ١٤٦)

تو مومن کے مدد ومعاون اور جان پہچان رکھنے والے تھوڑے رہ جائیں گے تو سچے خواب کے ساتھ اس کی تعظیم کی جائے گی۔ واللہ اعلم

سچے خواب:

پہلی قسم: اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کا ارشارہ ہے،، دیکھنے والے کے لیے یا جس کے لیے دکھایا گیا ہے۔ سچا خواب اس لیے دکھایا جاتا ہے تا کہ بندہ مسرور ہو اور طالب حق کا متلاشی ہو، زیادہ سرگرم کار ہو اور اس پر بڑے بڑے اہم نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

بعض علماء نے کہا سچے خواب کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ وہ خواب جو کسی تاویل کے محتاج نہیں، جیسے کہ بندے کا اپنے رب تعالیٰ کو دیکھنا یا رسول اکرم ﷺ کو دیکھنا یا صحابہ و تابعین یا دوسرے اولیاء و نیک لوگوں کو دیکھنا، اس طرح کے خواب سب خواب بشارت ہوتے ہیں، جن کی تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جیسا کہ علامہ ابن عبدالبر نے ''الاستیعاب'' میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا خواب بیان کیا کہ عطاء خراسانی کہتے ہیں: مجھے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے بیان کیا، وہ کہتی ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بھی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لیے نکلے، جب مقابلہ ہوا تو شروع میں مسلمانوں کو شکست ہوگئی، اور وہ پیچھے ہٹ گئے، چنانچہ ثابت اور سالم (یعنی جو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے) کہنے لگے کہ ہم زمانہ رسول ﷺ میں اس طرح نہیں لڑتے تھے۔ یہ کہہ کر انھوں نے ایک چھوٹا گڑھا کھودا، وہیں مورچہ سا بنا کر ثابت قدمی کے ساتھ لڑے، یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاندار زرہ تھی، ان کی لاش کے پاس سے ایک مسلمان گزرا اس نے وہ زرہ اٹھالی، چنانچہ خواب میں ایک دوسرے شخص کے پاس ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور اسے کہا کہ میں تجھے چند وصیتیں کرنا چاہتا ہوں، لیکن ایسا نہ ہو کہ تو خواب کو محض فضول سمجھ کر ٹال دے۔

سنو! کل جب میں شہید ہوا تو میری زرہ ایک مسلمان نے اٹھا لی تھی، اس شخص کا قیام فوج کے آخری حصے میں ہے اور اس کے خیمے کے پاس گھوڑا ابدکا ہوا ہے، اس گھوڑے کی رسی بہت لمبی ہے، جس کے ذریعے وہ دور دور تک گھوم کر گھاس چرتا ہے، اس شخص نے میری زرہ پر ہانڈی کو گھوڑے کی پالان سے ڈھکا ہوا ہے۔

«فأت خالدا فمره أن يبعث إلى درعي فيأخذها»

''خالد رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انھیں کہو کہ میری زرہ بازیاب کرالیں۔''

پھر جب تو خلیفۃ المسلمین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچو تو انھیں کہنا:

«إن علی من الدین کذا و کذا، وفلان من دقیقي عتیق و فلان»

''میرے ذمے فلاں فلاں شخص کا قرض ہے اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں۔''

چنانچہ وہ شخص خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے ان کی زرہ بازیاب کرالی اور پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے ان کی وصیت کو جاری فرمایا:

عطا کہتے ہیں:

«ولا یعلم أحد اجیزت وصیته بعد موته»

''ہمیں ثابت کے علاوہ کوئی ایسا شخص معلوم نہیں کہ جس کی موت کے بعد کی گئی وصیت کو نافذ کیا گیا ہو۔''

(الاستیعاب، تفسیر الأحلام لابن سیرین، ص: ۹)

دوسری قسم: یہ خواب تاویل کے محتاج ہوتے ہیں، اس لیے تعبیر کرنے والے کو مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ اضغاث احلام اور رؤیا صادقہ وغیرہ میں اور لوگوں کے طبقات کے درمیان فرق کر سکے، کیونکہ ان میں کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کی خواب درست ٹھہرتی ہے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی خواب درست نہیں ہوتی۔

امام غزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں: خواب ایک انکشاف ہے جو دل سے پردہ کھولنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، اس لیے صرف صالح صادق آدمی کی خواب کی قابل اعتماد ہے، جو شخص کثرت سے جھوٹ بولتا ہو اس کی خواب سچی نہیں ہوتی اور جس کے گناہ زیادہ ہو جائیں اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے تو یہ ان افراد سے ہو جاتا ہے جو اضغاث احلام دیکھتے ہیں۔

اسی لیے سونے کے وقت طہارت و وضو کا حکم ہے تاکہ انسان باوضو ہو کر سوئے، دراصل یہ باطنی طہارت کی طرف اشارہ ہے، اور یہی اصل ہے، اور ظاہری طہارت تتمہ کی مانند ہے، یعنی طہارت کو بالکل مکمل کر دینے والی ہے، بعض نے کہا ہے کہ ہر علم کے کچھ اصول ہوتے ہیں، جو تبدیل نہیں ہوتے اور قیاسیں ہوتیں ہیں جو مضطرب نہیں ہوتیں، مگر خواب کی تعبیر کا معاملہ اور ہے، یعنی یہ لوگوں کی ہیأت، فنون، مراتب، مقاصد، دین اور عادات کے لحاظ سے مختلف ہوتی رہتی ہیں۔

تو معتبر کے لیے لائق ہے کہ وہ ان تمام علوم سے مطلّع ہو، ادیان و مذاہب اور امتوں کے مابین رواسم و عادات سے واقف ہو، امثال و نوادر اور الفاظ کے اشتقاق کے مأخذ سے آگاہی رکھنے والا ہو، ذہین و فطین اور استنباط میں ماہر ہو۔ صفات پر ہیأت خلقیہ سے علم فراست اور کیفیت استدلال میں باخبر ہو۔

بحسب اشتقاق تعبیر کی مثالیں: ایک آدمی نے خواب بیان کیا کہ اس نے دیکھا ہے کہ وہ سفرجل کھا رہا ہے تو تعبیر گو نے کہا: تو سفرجلیل کرے گا کیونکہ سفرجل کا کلمہ "سَفَرٍ، جَلٌّ" مرکب ہے۔

ایک آدمی نے خواب بیان کیا کہ میرے والد نے دیکھا ہے کہ اس نے کسی آدمی کو سفرجلة اور تفاحة یعنی بہی اور سیب دیا ہے تو تعبیر گو نے کہا: وہ حج اور بیت اللہ کی زیارت کرے گا تو معاملہ ایسے ہی ہوا۔

ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ اس نے کسی کو "سَتو سَنُ" کی ٹہنی دی ہے، تعبیر گو نے کہا تجھے دینے والی کی طرف سے برے سال کا سامنا ہوگا، کیونکہ "السئو" سختی پر دلالت کرتا ہے اور "السنة" سال کو کہتے ہیں۔ واضح رہے عربی الفاظ کے اشتقاق کے حساب سے تعبیر عرب کے لیے ہوگی اور غیر عرب الفاظ کو اپنی لغات میں دیکھ کر اس حساب سے تعبیر کر لیں۔

د۔ حدیث نفس: دلی خیالات کا انعکاس۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کوئی کام کرتا ہے تو وہ خواب میں عموماً وہی چیزیں دیکھے گا جن میں وہ دن بھر منہمک رہتا ہے جیسے کوئی عشق مزاج محروم الوصال جو ہر وقت اپنے محبوب کی یاد اور خیال میں مستغرق رہتا ہے تو وہ خواب میں بھی عموماً اسی کو دیکھتا ہے جیسا کہ محاورہ مشہور ہے۔ بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہو۔

تحزین من الشیطان (یعنی شیطان کا غمزدہ کرنا):

ا۔ اس قسم کو اضغاث احلام سے یعنی پریشان خواب سے تعبیر کیا جاتا ہے تاکہ انسان پر اس کے بے داغ وقت کو مکدر کر دے، مثلاً اسے خواب میں دکھلائے کہ وہ اپنے سر کو کاٹ رہا ہے یا کوئی شخص دیکھے کہ آسمان چھت کی طرح بن گیا ہے اور اس پر گرنے والا ہے۔ زمین چکی کی طرح گھوم رہی ہے، یا آسمان پر درخت اُگے ہوئے ہیں، یا زمین پر ستارے آگئے ہیں، یا شیطان فرشتہ بن گیا ہے، یا ہاتھی چیونٹی بن گئی ہے وغیرہ وغیرہ، ان جیسے خواب کی کوئی تعبیر نہیں۔
یہ صرف شیطان کی طرف سے مومنین کو پریشان کرنے کے لیے ہوتے ہیں، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾
[المجادلة: ١٠]

''ایسی سرگوشی تو شیطان کی طرف سے ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو غم میں مبتلا کرے جو ایمان لائے۔ حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر انھیں ہرگز کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں، اور اللہ ہی پر پس مومن بھروسا کریں۔''

برا خواب آئے تو کیا کرنا چاہیے، اس کی مکمل بحث آگے آ رہی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

ابن سیرین کے بقول خواب کی بنیادی اقسام پانچ ہیں:

۱۔ حق خواب۔ ۲۔ باطل خواب

۳۔ شیطان کی طرف ڈراؤنے اور غمگین خواب۔ ۴۔ اضغاث احلام۔

۵۔ انسان کی طبیعت کی پریشانی کے وقت خواب۔

۲۔ مہلب نے کہا کہ طوق کو مکروہ کے ساتھ تعبیر کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ جہنمیوں کی صفات سے ہے۔

﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ﴾ [المؤمن: ۷۱]

''جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے۔''

۳۔ کبھی یہ کفر پر دلالت کرتا ہے اور کبھی ایسی بیوی پر جو تکلیف دے گی۔ ابن العربی نے کہا طوق کو شرعاً مفہوم میں مکروہ جانا گیا ہے جیسا کہ فرامین باری تعالیٰ ہیں:

﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ﴾ [الحاقة: ۳۰] ''اسے پکڑو اور جکڑ لو۔''

﴿ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً﴾ [الإسراء: ۲۹] ''اپنے ہاتھ کو بند نہ کرو۔''

﴿ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ ﴾ [المائدة: ٦٤] ''ان کے ہاتھ بند ہو گئے۔''

نووی کہتے ہیں: علماء نے کہا بیڑی کو اس لیے پسند کیا گیا کیونکہ یہ پاؤں میں ہوتی ہے اور وہ گناہ وعصیان اور انواع باطل سے باز رہتا ہے اور طوق کو اس لیے ناپسند کیا کہ اس کی جگہ گردن ہے اور یہ جہنمیوں کی صفات سے ہے۔

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خواب میں غل کفر ہے اور اس کا میلان ناحق کی طرف ہے، اگر دیکھے کہ اس کی گردن میں غل ہے۔ دلیل ہے کافر ہو کر مرے گا اور

اگر دیکھے کہ اس کی گردن میں غل ہے اور پاؤں میں بیڑی ہے، دلیل ہے کہ کافر ہوگا اور مسلمانی کا جھوٹا دعویٰ کرے گا۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: اگر دیکھے کہ اس کے ہاتھوں میں غل ہے تو اس کی بخل پر دلیل ہے، فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا﴾ [المائدة: ٦٤]

''اور یہود نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے، انھیں کے ہاتھ جکڑے جائیں گے اور ان کے کہنے پر لعنت ہے۔''

اور غل سے مقصود بخل ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اہل تعبیر کہتے ہیں اگر صالح آدمی گردن میں غل دیکھے دلیل ہے کہ برے کام سے دست بردار ہوگا۔

۴۔ اور کبھی کبھی طوق بعض دیکھنے والوں کے لیے محمود بھی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے واقع ہوا ابوبکر بن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ مسروق سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا: صہیب ابوبکر کے پاس سے گزرے تو ان سے اعراض کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صہیب سے اعراض کی وجہ پوچھی انھوں نے کہا: میں نے تیرے ہاتھوں کو بندھا ہوا پایا، ابو الحشر کے دروازے پر جو کہ انصار کا ایک آدمی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لیے میرا دین حشر کے دن کے لیے جمع کر دیا گیا۔

فتح الباري۔ باب من رأي النبي صلی اللہ علیہ وسلم في المنام، رقم الحديث (٦٩٩٧)

''شرح السنۃ'' میں مروی ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات قائم کی، سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے منہ پھیر لیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

«يا أخي مالك قد اعرضت عني»

''اے بھائی! تجھے کیا ہوا؟ کہ تو نے مجھ سے منہ پھیر لیا ہے۔''

تو سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ گردن کی طرف اکٹھے کر دیے گئے ہیں (تو اس کو بھلا نہیں سمجھا اس لیے منہ پھیر لیا ہے) تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«الله أكبر، جمعت يد أي عن الشر إلى يوم القيامة»

''اللہ اکبر، میرے دونوں ہاتھ قیامت تک کے لیے شر سے بند کر دیے گئے۔''

(شرح السنة، تحت حديث: ٣٢٨٢ الجزء الثاني عشر)

۵۔ حاصل یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کے بدلنے کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں ہر ایک کے خواب کی تاویل اس کی حالت اور موقع محل کی مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو موزوں ہو وہ کی جائے گی۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لوگ شکل اور صورت، طبیعت اور قد، بات اور خواب میں مختلف ہیں، اختلاف بشر اور ہوا کی وجہ سے ایک خواب کا دوسرے کے مطابق نہیں ہوتا، جب کسی کی طبیعت پر گوشت، حلوا اور شراب وغیرہ چیزوں کے استعمال سے خون غالب ہوگا تو خواب میں قصد اور سنگینی، لبوں کی حرکت اور خوشی، آواز راگ و رنگ اور جو کچھ اس کے مشابہ ہے سنے گا تو بغیر بیان کرنے والا اس کے چہرے اور رنگ اور جسم کی فربہی اور خوشی وخرمی کو دیکھے کہ یہ خواب خون کے غلبہ سے ہے، اس کی کچھ بھی اصلیت وتعبیر نہیں ہے۔

اور جب کسی کی طبیعت پر گرم اور خشک چیزوں کے کھانے سے جیسے پنیر، پیاز، فلفل وغیرہ سے خلط صفراء کا غلبہ ہو جائے تو وہ شخص خواب میں آگ، چراغ، شمع، قندیل اور گرما وغیرہ دیکھے گا، جب تعبیر کرنے والا اس کے چہرے کی زردی اور جسم کی

لاغری اور تیزی حرکت اور بسیار گوئی دیکھے گا تو جان لے گا کہ اس شخص پر خلط صفراء کا غلبہ ہے اور اس کے خواب کی کچھ اصلیت و تعبیر نہیں ہے۔

اگر کسی شخص کی طبیعت پر بلغم بڑھانے والی چیزوں کے استعمال سے جیسے چھاچھ، دہی، دودھ وغیرہ سے بلغم کا غلبہ ہو جائے گا تو وہ شخص خواب میں برف، بارش اور جو چیزیں ان کے مشابہ ہیں دیکھے گا، جب تعبیر بیان کرنے والا خواب کا رنگ سفید اور جسم فربہ اور بات میں گرانی دیکھے گا تو جان لے گا کہ اس کے مزاج پر خلط بلغم غالب ہے اور ایسے شخص کی خواب کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کی طبیعت پر سودا انگیز چیزوں کے کھانے سے جیسے نمک آمیختہ گوشت اور ترش چیزیں اور بینگن وغیرہ سے خلط سودا کا غلبہ ہو جائے گا تو ایسا شخص خوف ناک خوابیں، سانپ، بچھو، تاریکی اور سیاہی وغیرہ بہت دیکھے گا، جب تعبیر گو اس کا رنگ اور چہرہ سیاہ دیکھے گا اور اس کی صورت اندیش ناک اور متفکر نظر آئے گی اور بے وجہ اپنے چہرے اور ریش پر ہاتھ پھیرتا ہوگا تو جان لے گا، اس شخص پر خلط سودا کا غلبہ ہے اور اس کا خواب بے اصل ہے۔

لہٰذا تعبیر بیان کرنے والے پر لازم ہے کہ ان سب باتوں پر غور کرے اور ہر ایک کے خواب کو اچھی طرح پوچھے، رات کیا کھایا تھا، کس حال میں سویا تھا، اس سب پر واقفیت حاصل کر کے تعبیر کرے تاکہ راست آئے۔

خواب مومن کے لیے بشارت ہے

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [يونس: ٦٢ تا ٦٤]

''خبردار بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی غمگین ہوں گے اور جو ایمان لائے اور پرہیز گار ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں بشارت ہے، اللہ تعالیٰ کے کلمات کے لیے تبدیل ہونا نہیں ہے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔''

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا سَأَلَنِي اَحَدٌ عَنْهَا غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَىٰ لَهُ»

جامع الترمذي۔ أبواب تفسير القرآن۔ باب ومن سورة يونس، برقم (٣١٠٦)

''جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تیرے علاوہ مجھ سے اس کے متعلق کسی نے استفسار نہیں کیا یہ نیک خواب ہے جو ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور مسلمان کو دکھلایا جاتا ہے۔''

جب اچھا یا برا خواب دیکھے تو کیا کرے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

«إِذَا رَأَىٰ أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَىٰ غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ

الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْکُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ»

صحیح البخاري۔ کتاب التعبیر۔ باب الرؤیا من اللّٰه، رقم الحدیث (٦٩٨٥)

''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہے تو یہ منجانب اللہ ہے اس پر اللہ کی تعریف کرے اور اسے بیان کر دے اگر اس کے علاوہ کوئی اور خواب ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا تو یہ شیطان کی جانب سے ہے اس کے شر سے پناہ مانگے اس کو بیان نہ کرے تو یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

دوسری روایت میں ہے ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَإِذَا رَأٰی أَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَهُهُ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَیْقَظَ، وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»

''خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب (خیال فاسدہ) شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کوئی مکروہ چیز دیکھے تو جب وہ بیدار ہو تو اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے اسے وہ برا خواب ہرگز تکلیف نہیں پہنچا سکے گا ان شاء اللہ۔''

صحیح مسلم۔ أول کتاب الرؤیا، رقم الحدیث (٢٢٦١)

(اس حدیث کے بعد) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«إن کنت لأری الرؤیا هي أثقل علي من الجبل، فلما سمعت هذا الحدیث فما کنت أبا لیها»

''بے شک میں خواب دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ بوجھل گزرتے، پس

جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے، میں کوئی پرواہ نہیں کرتا۔"

(الموطأ: ۲/ ۹۵۷ في الرؤيا، البخاري: ۱۲/ ۳٤٤ في التعبير)

فوائد:

۱۔ اچھا خواب ہو تو اسے بیان کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر انعام ہے۔

ایک روایت میں "فَلْيَنْفُثْ" دوسری میں "فَلْيَبْصُقْ" تیسری میں "فَلْيَتفُلْ" اور اکثر میں "فَلْيَتفُلْ" کے لفظ آئے ہیں جزری نے کہا: تفل، بزق (کھنگار) کے مشابہ لیکن اس سے کم ہوتا ہے۔ پہلا درجہ بزق پھر تفل پھر نفث اور پھر نفخ کا ہے۔

شرح نووی میں ہے شاید کہ ان تمام سے مراد نفث ہو وہ ہلکا پھونکنا بغیر تھوک کے۔ تفل اور بصق کو مجازاً اس پر محمول کیا جائے گا۔

۲۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں تین دفعہ بائیں طرف تھوکنے کا اور اس برے خواب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ذکر آیا ہے۔ (۲۲۶۱)

ایک دوسری روایت میں اس کے ساتھ پہلو بدلنے کا بھی ذکر ہے۔ (۲۲۶۲)

اور تیسری روایت میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ (۲۲۶۳)

نووی کہتے ہیں: ان روایات میں جمع کی صورت یہ ہے کہ سب پر عمل کرے، اگر کسی ایک پر بھی عمل کر لے تو البتہ حکم کے ساتھ نقصان کو دور کرنے کے لیے کافی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے احادیث میں سے کسی ایک پر اقتصار کرنے کے متعلق کوئی چیز نہیں دیکھی، مزید کہتے ہیں کہ ہاں مہلب نے اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے کہ استعاذہ خواب کے شر کو دور کرنے کے لیے کافی ہے گویا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے اخذ کیا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ

يَتَوَكَّلُونَ﴾ [النحل: ۹۸، ۹۹]

''پس جب تو قرآن پڑھے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ، نہیں ہے اس کے لیے غلبہ ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔''

پس استعاذہ کے ساتھ صحیح توجہ کی ضرورت ہے صرف زبان کے ساتھ پناہ مانگ لینا کافی نہیں۔ قرطبی نے ''المفہم'' میں کہا: اگر نماز پڑھ لے تو اس میں ساری چیزیں آ جاتی ہیں کیونکہ جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوگا تو پہلو بھی بدل لے گا اور وضوء میں کلی کے وقت تھوک بھی لے گا اور قراءت سے پہلے استعاذہ بھی ہو جائے گا، پھر قریب ترین حالات میں اللہ تعالیٰ کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم و احسان کے ساتھ برے خواب کے شر اور شیطان کے فتنہ سے کافی ہو جائے گا۔

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: اما بعد:

''بے شک میں تمھیں اس چیز کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم تمھیں قرآن دیتا ہے، اور اس چیز سے تمھیں منع کرتا ہوں جس سے تمھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، میں تمھیں فقہ و سنت کی اتباع اور عربی کو سمجھنے کا حکم دیتا ہوں، جب تم میں سے کوئی ایک خواب دیکھے اور اپنے بھائی کو بیان کرے تو (بھائی) کہے:

«خیراً لنا، و شراً لا عدائنا»

''بھلائی ہمارے لیے اور برائی ہمارے دشمن کے لیے۔''

اور ابراہیم سے روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ جو کوئی آدمی مکروہ خواب دیکھے تو یہ کہے:

«أعوذ بما عاذت به الملائكة الله ورسله من شر رؤياي

الليلة، ان تضرني في ديني أو دنياي يا رحمان»

''میں اس چیز کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں جس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول نے پناہ پکڑی ہے، رات کو (دیکھے گئے) اپنی خواب کے شر سے یہ کہ مجھے نقصان دے، میرے دین میں یا میری دنیا میں، اے رحمان!''

اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

«اتق الله في اليقظة، ولا تبال ما رأيت في النوم»

''بیداری میں اللہ سے ڈر اور جو خواب میں دیکھتا ہے، اس کی پرواہ مت کر۔''

(مذكور في شرح السنة، للإمام البغوي، تحت حديث: ٣٢٧٧ الجزء الثاني عشر)

۵۔ برے خواب کا ذکر نہ کرے۔ اس میں مخفی اشارہ ہے کہ نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر نعمت کے آثار کو دیکھنا چاہتا ہے، اسی لیے فرمایا:

﴿ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ [الضحیٰ: ۱۱]

''اپنے اوپر اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔''

اور مصائب کے وقت بندے کے لیے موزوں ہے کہ وہ ہر ما سوا سے کٹ کر اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرے اور یعقوب علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے:

﴿ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ﴾ [الیوسف: ۸۶]

''میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔''

خواب میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے کہا جس نے آپ کے پاس آ کر کہا: میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کچل دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا:

«لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ»

صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، رقم الحديث (٢٢٦٨)

"اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی خبر نہ دے۔"

فوائد:

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نیند میں دیکھا گویا کہ میرا سر کچل دیا گیا ہے، پس وہ لڑھکا تو میں اس کے پیچھے دوڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی سے فرمایا:

"اپنے ساتھ نیند میں شیطان کے کھیلنے کو لوگوں کے سامنے بیان نہ کر۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایک اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو ہرگز بیان نہ کرے۔"

صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، رقم الحديث (٢٢٦٨)

۲۔ مازری نے کہا شاید آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہو کہ اس کا یہ خواب خیال فاسدہ سے ہے یا خواب کی دلالت کی وجہ سے یا اس کا تعلق اس مکروہ خواب سے ہو جس کے ساتھ شیطان انسان کو غمناک کرتا ہے۔ آخری ہی ظاہر معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس پر نفس حدیث دال ہے۔

شرح النووي، رقم الحديث (٥٨٨٤)

۳۔ بہرحال اہل تعبیر "قطع رأس" کی تعبیر نعمت و آسائش کے ختم ہو جانے، بادشاہت کے چلے جانے اور تمام حالات کے بدل جانے سے کرتے ہیں، الا

کہ غلام ہو تو اس کی آزادی پر دلالت کرتا ہے بیمار ہو تو اس کی شفایابی پر، مقروض ہو تو قضائے دین پر، جس نے حج نہیں کیا اس کے حج کرنے پر، غمزدہ کی پریشانی کے دور ہونے پر، خوفزدہ کے باامن ہونے پر۔

شرح مسلم للنووي (٥٨٨٤)

۴۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اگر دیکھے کہ اس کی گردن کاٹی ہے اور اس کا سر جسم سے جدا ہوا ہے، اگر غلام ہے تو آزاد ہوگا، بیمار ہے تو شفا پائے گا، اگر قرض دار ہے تو قرض اترے گا، دہشت میں ہے تو امن میں ہوگا، اگر کافر ہے تو مسلمان ہوگا اور اگر گردن کاٹنے والا معلوم شخص ہے تو جو چیزیں اوپر بیان ہوئی ہیں گردن **کا**ٹنے والے سے اس کو پہنچیں گی اور اگر کاٹنے والا بچہ اور نابالغ ہے، دلیل ہے اگر بیمار ہے تو مرے گا۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اگر گردن کاٹنے والا شخص تندرست، آزاد اور مالدار ہے، دلیل ہے کہ نیک بختی سے بدحالی میں پڑے گا اور اس کا مال اور نعمت دور ہوگی اور اگر دور اندیش ہے تو اس کے کاموں کا انجام ہلاکت ہے۔

حاصل یہ ہے کہ درویشوں اور محنت کشوں کی خواب میں گردن کٹنی نیک ہے اور مالداروں اور صاحب نعمت کے لیے بد ہے۔

خواب میں گھبراہٹ کے وقت کیا کرے

بسا اوقات انسان کو نیند میں سخت گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے اس کا سبب اللہ تعالیٰ کے ذکر کی قلت اور بیداری میں اس سے شدید غفلت اور مخلوق سے خوف ہے۔ وگرنہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے وہ ہر چیز کے ساتھ مانوس ہوجاتا ہے اور ہر ناطق وصامت اس کے ساتھ مانوس ہوجاتی ہے۔ مومن کو صرف اللہ تعالیٰ سے

ہی ڈرنا چاہیے، جو اکیلے اللہ سے نہیں ڈرتا تو پھر جن وانس اور دوسری مخلوقات کا خوف لاحق ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر خواب میں خوف طاری ہو تو:

۱۔ تین دفعہ بائیں طرف تھوک اور اس برے خواب سے اللہ کی پناہ مانگے۔

۲۔ جس پہلو پر لیٹا ہے وہ پہلو بدل لے۔

۳۔ (ہو سکے تو) کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔

ذیل میں خواب میں گھبراہٹ کو دور کرنے کے لیے پڑھنے والی دعائیں واقعات کے ساتھ نمبر وار ذکر کی جا رہی ہیں۔

۱۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جب تم میں سے کسی ایک پر نیند میں گھبراہٹ طاری ہو تو کہے:

«أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ»

سنن أبي داود۔ كتاب الطب۔ باب كيف الرقى، رقم الحديث (۳۸۹۳)

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس کے غضب، برے بدلے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطان کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"

۲۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو تین دفعہ تھوک دے اور کہے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْأَحْلَامِ "فَإِنَّهَا لَا تَكُوْنُ شَيْئًا"» صحيح البخاري، رقم الحديث (..........)

"اے اللہ! میں تجھ سے شیطان کے عمل اور پراگندہ خواب کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں، یقیناً وہ برے خواب کوئی چیز نہیں۔"

۳۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے گھبراہٹ دلانے والی چیزوں کا ذکر کیا، جنھیں وہ رات کو دیکھتے جو ان کے اور ان کی رات کی نماز کے درمیان حائل ہوتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خالد بن ولید! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو پڑھے اور تیرے تین مرتبہ کہنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ تجھ سے گھبراہٹ کو دور کر دے گا، خالد کہنے لگے، کیوں نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں میں نے آپ سے شکایت ہی اس امید کی بنا پر کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ کلمات کہہ:

«أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ»

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب، برے بدلے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ مجھے حاضر ہوں۔''

چند ہی راتوں کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آئے اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے ابھی وہ کلمات تین مرتبہ مکمل نہیں کیے تھے جو آپ نے مجھے سکھلائے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے وہ چیز لے گیا جس کو میں پاتا تھا میں دن یا رات کے کسی حصے میں شیطان کی کچھار میں داخل ہو جاؤں تب بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

المعجم الأوسط للطبراني (۱/ ۵۰۷) رقم الحديث (۹۳۵)

۴۔ عبدالرحمٰن بن خنبش التمیمی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے کہنے لگے ہاں پوچھا جس رات جن آپ کے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا، اس نے کہا اس رات جن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وادی اور گھاٹی سے

اتر آئے، ان میں شیطان بھی تھا اس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو جلانا چاہتا تھا، آپ ﷺ کی طرف جبریل علیہ السلام اترے اور کہا: اے محمد کہہ آپ نے فرمایا: میں کیا کہوں؟ جبریل نے فرمایا کہہ:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ، وَبَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ. قَالَ: فَطَفِئَتْ نَارُهُمْ وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالىٰ»

مسند أحمد (٣/ ٤١٩)

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا، گھڑا اور آگے پھیلایا اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے زمین میں پھیلائی اور اس کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور لیل ونہار کے فتنوں کے شر سے اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے سوائے رات کو آنے والے ایسے شخص کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن: کہا: ان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی۔“

۵۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کسی وجہ سے رات کو نیند نہیں آرہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جب تو وہ کہے گا تو تجھے نیند آجائے گی تو کہہ:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينَ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ

خَلْقِكَ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِي عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ »

جامع الترمذي۔ كتاب الدعوات۔ باب دعاء رفع الأرق « اللهم رب السماوات... »، رقم الحديث (٣٥٢٣)

''اے ساتوں آسمانوں کے رب اور جن چیزوں پر انھوں نے سایہ ڈالا ہے اور اے ساتوں زمینوں کے رب اور جن چیزوں کو انھوں نے اٹھایا ہے اور اے شیطانوں کے رب اور جن چیزوں کو انھوں نے گمراہ کیا ہے تو ساری مخلوق کے شر سے میرے لیے پناہ بن جا، اس بات سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے۔ تیری پناہ غالب ہے۔ تیری تعریف جلال والی ہے اور تیرے علاوہ کوئی (معبود برحق) نہیں صرف تو ہی ہے۔''

خواب میں کذب بیانی پر وعید

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ... »

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من كذب في حلمه، رقم الحديث (٧٠٤٢)

''جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہے حکم دیا جائے گا کہ دو جوؤں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا...''

دوسری روایت میں ہے:

« مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَهُمَا »

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب ما جاء في الذي يكذب في حلمه، رقم الحديث (٢٢٨٣)

”جس نے خواب بیان کیا حالانکہ وہ جھوٹا ہے حکم دیا جائے گا روزِ قیامت کہ دو جوؤں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز ان دونوں کے درمیان گرہ نہیں لگا سکے گا۔“

فوائد:

۱۔ سارے جھوٹوں سے بڑا جھوٹ خواب میں دروغ گوئی کرنے والا ہے۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مِنْ أَفْرَی الْفِرٰی أَنْ یُرِیَ عَیْنَیْهِ مَا لَمْ تَرَ» (صحيح مسلم)

”بے شک جھوٹوں میں سے سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس نے دیکھا نہیں ہے۔“

یعنی وہ یہ کہے کہ میں نے اس اس طرح دیکھا ہے حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں دیکھا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ پر کذب بیانی کر رہا ہے اس لیے کہ سچا خواب نبوت کا حصہ ہے اور نبوت وحی کے بغیر نہیں ہوتی اور خواب میں جھوٹ بولنے والا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دکھایا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نہیں دکھایا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نبوت کا حصہ عطا کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے نہیں دیا، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا مخلوق پر اور اپنے آپ پر جھوٹ باندھنے سے بڑا جھوٹ ہے اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴾ [الأنعام: ٩٣]

”اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان لگائے۔“

۲۔ طبری نے کہا خواب میں جھوٹ بولنے کے متعلق سخت وعید ہے باوجودیکہ بیداری میں جھوٹ بولنے کے اندر اس سے بھی زیادہ مفاسد پنہاں ہیں اس میں قتل، حد یا کسی مال کی شہادت ہوتی ہے جبکہ خواب میں اللہ پر جھوٹ ہوتا ہے کہ وہ اپنے

آپ کو دکھلاتا ہے جو اس نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا مخلوق پر جھوٹ باندھنے سے زیادہ سخت ہے، اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے:

﴿ وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ﴾ [هود: ١٨]

''اور کہیں گے گواہ یہی ہیں وہ جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔''

اور خواب میں جھوٹ بولنا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ ''خواب نبوت کا جزء ہے'' اور جو جزءِ نبوت سے ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۳۔ اشعریہ اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہوئے کہتے ہیں کہ تکلیف مالا یطاق جائز ہے، جو کہتے ہیں جائز نہیں وہ اس کا جواب دیتے ہیں:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ [البقرة: ٢٨٦]

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی بساط سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

یہ تکلیف مالا یطاق دنیا کے امور پر محمول ہے اور اس کے متعلق جو آیات و احادیث ذکر کی جاتی ہیں ان کو آخرت کے معاملہ پر محمول کیا جائے گا۔ حافظ کہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں تکلیف مصطلح نہیں ہے بلکہ عذاب سے کنایہ ہے۔

فتح الباري، رقم الحديث (٧٠٤٢)

خواب کس کو بیان کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ انھوں نے اپنے فرزند ارجمند کو از روئے پند کہا:

﴿ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ [يوسف: ٥]

''یعقوب نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے

نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔"

اور حدیث شریف میں ہے:

«لَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَبِيبًا أَوْ حَبِيبًا»

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب ما جاء في تعبير الرؤيا، رقم الحديث (۲۲۷۸)

"اپنا خواب صرف عقلمند اور حبیب کو ہی بیان کرو۔"

فوائد:

۱۔ عقلمند یا تو اچھی تعبیر دے گا یا مکروہ تعبیر سے خاموش رہے گا۔ مشہور محاورہ ہے:

"عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ."

"دانا دشمن جاہل دوست سے بہتر ہے۔"

اور محبّ وہی تعبیر دے گا جو پوچھنے والے کو خوش کر دے۔

۲۔ اور ترمذی شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے:

«لَا يَقُصُّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْذِي رَأْيٍ»

سنن أبي داود۔ كتاب الأدب۔ باب في الرؤيا، رقم الحديث (۵۰۲۰)

"خواب محبت کرنے والے اور رائے والے کو ہی بیان کرو۔"

ایک اور روایت میں ہے:

«لَا يُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَىٰ عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ»

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب في تأويل الرؤيا ما يستحب منها وما يكره، رقم الحديث (۲۲۸۰)

"خواب عالم یا ناصح کو ہی بیان کرو۔"

قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ عالم جس قدر ممکن ہو اچھی تعبیر دے گا اور ناصح (خیرخواہ) نفع بخش چیز کی طرف اور جو نفع پہنچانے میں معاون ہو سکتی ہو اس کی

طرف راہنمائی کرے گا اور عقلمند جو ہے وہ اس کی تاویل اس کو بتا دے گا جو اس پر اثرات مرتب ہوتے ہیں یا وہ سکوت اختیار کرے گا اور حبیب اگر اس نے بھلائی جانی کہہ ڈالے گا، اگر وہ بھلائی پہچان نہ پایا یا اسے شک گزرا تو خاموش رہے گا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں لبیب کی توضیح عالم سے کی ہے اور حبیب کی تشریح ناصح سے۔

۳۔ امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار قسم کے لوگوں سے تعبیر خواب پوچھنا ناجائز ہے۔

۱۔ بے دین لوگوں سے جو شریعت کے پابند نہ ہوں (کیونکہ تعبیرِ خواب نیک عمل ہے، لہٰذا نیک اور بابرکت لوگوں سے ہی خواب کی تعبیر پوچھنی چاہیے اور بے دین لوگ خدا کی نافرمانی کے باعث راندہ درگاہِ الٰہی ہوتے ہیں۔ ان میں خیر و برکت کہاں؟

۲۔ عورتوں سے (کیونکہ تعبیر خواب میں بڑی عقل اور سمجھ درکار ہے اور یہ ظاہر ہے کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، اسی لیے شریعت محمدی ﷺ میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے قائم مقام رکھی گئی ہے۔

۳۔ جاہلوں سے (جو علم دینی سے بخوبی واقف نہ ہوں، دنیاوی علوم میں خواہ وہ ولایت پاس ہی کیوں نہ رکھتے ہوں)

۴۔ دشمنوں سے کیونکہ دشمن بھی خیر و برکت سے خالی ہوتے ہیں، نیز ان سے یہ بھی اندیشہ ہے کہ وہ خواب کی تعبیر بری بتا دیں اور ظاہر ہے کہ خواب کی تعبیر جیسی بتائی جائے گی، ویسے ہی واقع ہو جائے گی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ﴾ [یوسف: ٤١]

”اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا جس کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو“

(حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں فرماتے ہیں کہ اے میرے جیل کے دونوں رفیقو!) جس جس بات کی تم نے مجھ سے تعبیر پوچھی ہے، وہ میری تعبیر کے مطابق بحکم الٰہی واقع ہو جائے گی۔

جب خواب بیان کر دیا جائے تو واقع ہو جاتا ہے

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَىٰ رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا تُحَدِّثَ بِهَا سَقَطَتْ »

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب ما جاء في تعبير الرؤيا، رقم الحديث (۲۲۷۸)

''مومن کا خواب نبوت کے حصوں میں سے چالیسواں حصہ ہے، یہ پرندے کے پاؤں پر (معلق) ہے جب تک اسے بیان نہ کرے جب وہ اسے بیان کر دے تو گر جاتا ہے۔''

فوائد:

۱۔ ابورزین سے ایک دوسری روایت میں "وَقَعَتْ" کے لفظ ہیں ''واقع ہو جاتا ہے۔''

۲۔ نہایہ میں خواب کی تاویل کے لیے استقلال نہیں ہے یہاں تک کہ تعبیر کر دیا جائے یعنی جب تعبیر کر دیا جائے تو بہت جلدی گرنے والا ہے جیسا کہ پرندے کے لیے اکثر اوقات میں ثبات وقرار نہیں ہے اور جو چیز اس کے پاؤں پر ہے اس کے لیے ثبات کیسے ہوگا۔ (تحفة الأحوذي: ٦/ ٥٥٨)

طیبی نے کہا یہ ترکیب تشبیہ تمثیلی کے باب سے ہے، خواب کو اس پرندے کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کی پرواز بہت تیز ہو اور اس کے پاؤں پر کوئی چیز لٹکائی گئی ہو وہ حقیر سی حرکت سے گر سکتی ہے۔ تشبیہ دینے والے کے لیے متعدد حالات وخیال کیے

جائیں جو ان حالات کے مناسب ہوں، خواب قرار پکڑنے والی ہے اس پر جس کی طرف اس کو تقدیر تعبیر سے کھینچ لیا جائے۔

جب واقع ہونے کے حکم میں ہے تو مقرر کر دیا جاتا ہے وہ شخص جو اس کی تاویل اس کے مقدر کے مطابق کرے سو یہ جلدی واقع ہو جاتی ہے، اگر اس حکم میں نہ ہو اس کے مقدر میں نہیں کیا جاتا جو اس کی تعبیر دے۔ (مرقاۃ المفاتیح: ٤٠٤)

خوابوں کی تعبیر دینے والے کے لیے آداب و شرائط

۱۔ تعبیر گو کے لیے ضروری ہے کہ کتاب کا عالم ہو جیسے منافقین اخشاب (لکڑیاں) سے ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ﴾ [المنافقون: ٤]

''گویا کہ یہ لکڑیاں دیوار کے سہارے لگائی ہوئیں۔''

اسی سے مراد عہد لینا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ ﴾ [آل عمران: ١٠٣]

''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔''

کشتی سے مراد نجات لینا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ ﴾ [العنكبوت: ١٥]

''پس ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو نجات دی۔''

حجارۃ سے مراد سختی لینا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ﴾ [البقرة: ٧٤]

''پس وہ پتھر کی مانند ہیں یا اس سے زیادہ سخت۔''

بیماری سے مراد نفاق لینا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ [البقرة: ١٠]

''ان کے دلوں میں بیماری ہے۔''

انڈوں سے مراد عورتیں لینا، ارشادِ ربانی ہے:

﴿كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ﴾ [الصافات: ٤٩]

''گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں۔''

اسی طرح لباس سے مراد عورتیں لینا، فرمانِ ربانی ہے:

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة: ١٨٧]

''وہ تمھارے لیے لباس ہیں۔''

دروازے کو کھٹکھٹانے سے مراد دعا لینا، ارشادِ خداوندی ہے:

﴿اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا﴾ [الأنفال: ١٩]

''اگر تم فتح (یعنی فیصلہ) چاہو۔''

بعض حالات میں پانی سے مراد فتنہ لینا۔ فرمانِ خداوند قدوس ہے:

﴿لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ﴾ [الجن: ١٦، ١٧]

''تو ہم انھیں بہت وافر پانی پلاتے ہیں، تاکہ اس میں ہم ان کی آزمائش کریں۔''

گوشت کھانے سے مراد غیبت لینا، ارشادِ ربانی ہے:

﴿اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا﴾ [الحجرات: ١٢]

''کیا تم میں سے کوئی ایک پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا مردہ گوشت کھائے۔''

۲۔ اسی طرح تعبیر گو کے لیے سنت نبویہ کا بھی علم رکھنے والا ہو۔ مثلاً کوے سے مراد فاسق آدمی لینا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا نام ''فاسق'' رکھا ہے، اسی طرح چوہیا سے مراد عورت لینا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا نام ''فويسقة''

رکھا ہے، پسلی سے مراد عورت لینا، نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے:

«ان المرأة خلقت من ضلع أعوج» (متفق علیه)

''بے شک عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔''

اسی طرح شیشوں سے مراد عورتیں لینا، نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے:

«یا انجشة رویدك سوقا بالقواریر»

''اے انجشہ! شیشوں کے ساتھ آہستہ چلو۔''

۳۔ اور اسی طرح عرب کی امثلہ سے پہچان ضروری ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کا اسماعیل کو کہنا:

«غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ»

صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب ﴿يزفون﴾ [الصافات: ٩٤] النسلان في المشي، رقم الحديث (٣٣٦٤)

''اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو، یعنی بیوی تبدیل کر لو۔''

اسی طرح زرگر، سنار سے مراد جھوٹا لیا جائے، عرب کے اس قول کی وجہ سے:

"أكذب الناس الصواغون"

''لوگوں میں سے سب سے جھوٹ گھڑنے والے (یعنی زرگر و سنار) ہیں۔''

گڑھا کھودنے سے مراد مکر لیا جائے، عرب کے اس قول کی وجہ سے:

"من حفر حفرة وقع فيها"

''جو کسی کے لیے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں گرتا ہے۔''

ہاتھ کے لمبا ہونے سے مراد نیکی کرنا لیا جائے، ان کے اس قول کی وجہ سے:

"فلان أطول یدا من فلان"

فلاں ہاتھ کے لحاظ سے فلاں سے زیادہ لمبا ہے۔''

پتھر اور تیر مارنے سے مراد تہمت لیا جائے۔ ان کے اس قول کی وجہ سے:

"رمی فلانا بفاحشة"

"اس نے فلاں پر برائی کی تہمت لگا دی۔"

ہاتھ دھونے سے مراد ناامیدی لیا جائے، ان کے اس قول کی وجہ سے:

"غسلت یدی عنك"

"میں نے اپنا ہاتھ تجھ سے دھولیا یعنی کھینچ لیا۔"

۴۔ تعبیر گو کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ناموں کے معانی اور تعبیر سے واقف ہو، مثلاً راشد سے مراد راہنمائی لی جائے اور سالم سے مراد سلامتی لی جائے۔

۵۔ تعبیر کا دارومدار خواب میں امور متناسبہ سے تمثیل و تشبیہ پر ہے اور تعبیر گو کے لیے ضروری ہے کہ ذی رائے ہو اپنے حرفہ و پیشہ میں فہم و فراست رکھتا ہو اور خواب کی تعبیر اپنی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے کرے۔

۶۔ تعبیر بڑا عظیم المرتبہ علم ہے یہ الہامی زیادہ ہوتا ہے اور اکتسابی بھی ہوتا ہے اور اس علم کا دارومدار تقویٰ پر ہے، اس لیے معبر کے لیے ضروری ہے کہ تقویٰ کے اوصاف سے متصف ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ﴾ [يوسف: ٦]

"اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے خوابوں کی تعبیر بھی سکھائے گا۔"

﴿ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾ [البقرة: ٢٨٢]

"اور اللہ سے ڈرو اللہ تمھیں سکھائے گا۔"

۷۔ جب کوئی خواب بیان کرے تو معبر کو چاہیے کہ وہ اسے کہے کہ خواب نیک ہے، جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ جب کوئی خواب بتایا جائے تو کہے:

"خیرا لنا، وشراً لا عدائنا" (شرح السنة)

''خیر ہمارے لیے اور شر ہمارے دشمنوں کے لیے۔''

۸۔ کسی اچھے پہلو کو لے کر تعبیر بتائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

«إذا تحدث بها سقطت» (ترمذي: ٢٢٧٨)

''جب خواب بیان کر دیا جائے تو گر جاتا ہے۔''

۹۔ خواب کی تعبیر بتانے میں جلدی نہ کرے بلکہ غور وفکر کر کے بیان کرے، کیونکہ یہ نبوت کا جزء ہے اور بلا تأمل کے دی گئی تعبیر نبوت کے جزء سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

۱۰۔ کسی کا خواب دوسرے کو نہ بتائے کیونکہ یہ امانت ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«المجالس بالأمانة» (صحيح الجامع)

''مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں۔''

لہٰذا معبر کو چاہیے کہ اس خواب کو اپنے تک ہی محدود رکھے، ویسے بھی محاورہ مشہور ہے:

"صدور الاحرار قبور الاسرار"

''آزاد لوگوں کے سینے رازوں کے لیے قبریں ہوتے ہیں۔''

لیکن اگر خواب دیکھنے والا خود اجازت دے یا لوگوں کے لیے اس میں پند و نصائح ہوں یا پیش آمدہ مصائب سے آگاہی دینا مقصود ہو تو ایسا خواب بیان بھی کیا

جاسکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے سامنے خواب پوچھے بھی ہیں اور تعبیر بھی دی ہے اور یہ واقعات احادیث میں منقول بھی ہیں۔ لیکن اگر خواب کی تعبیر سائل کے لیے نقصان دہ ہو تو اس تعبیر کو لوگوں سے بیان نہ کرے۔ واللّٰه أعلم بالصواب وإليه المرجع والمآب.

۱۱۔ خواب دیکھنے والے لوگوں میں فرق رکھے، لہٰذا بادشاہ کے خواب کی تعبیر عام رعیت کے خواب کی طرح بیان نہ کرے، کیونکہ خواب دیکھنے والی کی حیثیت کی وجہ سے تعبیر مختلف ہو جاتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"انزلوا الناس منازلهم"

"لوگوں کو ان کے مراتب پر رکھو۔"

۱۲۔ اگر تعبیر دینے میں کچھ بھلائی اور کچھ ناگوار احتمال ہو تو ان کا موازنہ کر کے زیادہ راجح اور اصول کی بنیاد پر قول راجح کے مطابق بیان کر دے اور اگر تعبیر نکالنا مشکل ہو جائے تو خواب دیکھنے والے کا نام پوچھ کر اس کے نام کے اعتبار سے تعبیر دے دے، کیونکہ نام اپنے معانی سے مشتق ہوتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر غور کریں:

«غفار غفر اللّٰه لها، وأسلم سالمها اللّٰه، عصية عصت اللّٰه ورسوله» (صحيح البخاري: ٣٥١٣)

"قبیلہ غفار کو اللہ معاف فرمائے، اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے، اور عصیة قبیلہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔"

ناموں کی تاثیر کے بارے میں جاننے کے لیے سعید بن مسیّب عن ابیہ والی حدیث پر غور کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«ما أسمك» "تیرا نام کیا ہے؟"

اس نے کہا: حزن (غم، کھردرا) آپ ﷺ نے فرمایا:

«أنت سهل» ''(آج سے) تو سہل نرم و گداز (ہشاش بشاش) ہے۔''

اس نے کہا:

«لا أغير اسما سمّانيه أبي»

''میں وہ نام تبدیل نہیں کروں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔''

ابن میسّب نے کہا: اس کے بعد ہمیشہ غمی کے سائے ہم پر چھائے رہے۔

(صحيح البخاري: ٦١٩٠)

۱۳۔ معبر کو چاہیے کہ خواب دیکھنے والے اور اس کے پیشے پر غور کرے اور جو اس پر نظر آ رہا ہو اس پر اور اس کے حال پر خوب غور کرے، ابن سیرین رحمہ اللہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی نے آ کر خواب بیان کیا: کہا میں نے خواب میں اذان دی ہے تو انھوں نے اسے تعبیر یہ بتائی کہ تو چوری کرے گا اور تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا، پھر دوسری آدمی نے آ کر کہا، میں نے خواب میں اذان دی ہے تو اس کو یہ تعبیر بتائی کہ تو حج کرے گا۔ مجلس میں بیٹھے ایک شخص نے کہا کہ ابن سیرین رحمہ اللہ یہ کیا بات ہوئی؟ خواب دونوں کا ایک اور تعبیر مختلف۔ تو ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میں نے اس شخص کے چہرے پر شر محسوس کیا، لہٰذا میں نے تعبیر سورۃ یوسف والی آیت کے اعتبار سے بتا دی، ارشادِ ربانی ہے:

﴿ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ﴾ [يوسف: ٧٠]

''پھر ایک اذان دینے والے نے اذان دی (یعنی اعلان کرنے والے نے اعلان کیا) اے قافلے والو! یقیناً تم چور ہو۔''

اور دوسرے کے چہرے پر خیر اور نیکی محسوس کی تو اسے سورۃ حج کی آیت کے

اعتبار سے تعبیر بتائی، ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ﴾ [الحج: ۲۷]

''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے۔''

۱۴۔ تعبیر گو کو چاہیے کہ خواب پوچھنے والے کے دین، مذہب اور خیالات سے واقفیت حاصل کرے تاکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ سائل سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أصدقكم رؤيا أصدقكم حديثاً))

''جونسا تم میں سے زیادہ سچا ہوتا ہے، وہی شخص خواب بیان کرنے میں تم سب سے زیادہ راست گو اور سچا ہوتا ہے۔''

۱۵۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معبر کے لیے یہ ضروری ہے، جب وہ خواب سنے تو با وضو ہو، اگر سائل معبر کا دشمن ہو تو محض دشمنی کی وجہ سے اس کے برخلاف تعبیر نہ دے۔

۱۶۔ تعبیر گو کو چاہیے کہ اگر خواب میں کوئی بات سخت ہو لیکن اس کے معنی صحیح ہو، تو جیسا کچھ اور جس طرح سے اس کی تعبیر کا احتمال ہو اسی کے مطابق تعبیر کر دے اور اگر بات کے درمیان کوئی زائد اور فضول مضمون ہو تو اس مضمون کو الگ کر دے اور اصل بات کی تعبیر کرے، اگر تمام خواب بے جوڑ ہو اور مختلف ہو اور اس کا کوئی مضمون باہم ایک دوسرے سے ملتا نہ ہو تو ایسے خواب کو پریشان خواب سمجھے اور اس کی تعبیر نہ کرے۔

۱۷۔ امام ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معبر قبرستان میں تعبیر نہ کرے۔

۱۸۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معبر کو چاہیے کہ سب سے پہلے سائل کا نام اور مرتبہ، مذہب اور سیرت، خصلت اور عقل و فہم معلوم کرے اور یہ نگاہ رکھے کہ

سائل سوال کے وقت کیا حرکت کرتا ہے اور خواب کو کس طریق پر بیان کرتا ہے۔

۱۹۔ جابر مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معبر کو تعبیر خواب میں ایسا تجربہ کار ہونا چاہیے جیسے طبیب بیماروں کے علاج میں تجربہ کار ہوتا ہے۔

ابن سیرین کہتے ہیں کہ علم تعبیر میں ماہر و کامل ہونے کے لیے مندرجہ ذیل علوم کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

① علم تفسیر۔ ② علم حدیث۔ ③ علم ضرب الامثال۔ ④ اشعار عرب۔ ⑤ نوادر۔ ⑥ علم اشتقاق۔ ⑦ علم لغات۔ ⑧ علم الفاظ متداولہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے فرزند رشید کے بارے میں فرمایا:

﴿ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ [الصّٰفّٰت: ۱۰۲]

"پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتا ہوئے دیکھ رہا ہوں، اب تو بتا تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا، ابا جان! جو حکم ہوا اسے بجا لائیے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں سے پائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرِ تسلیم خم کیا اور اطاعت حکم کی طرف جلدی سے چل دیے اور پھر یہ حکم اپنے فرزند رشید حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سامنے رکھا تاکہ معلوم ہو کہ بیٹا امر الٰہی کو بجا

لانے کے لیے کس حد تک تیار ہے بیٹے نے بغیر تاخیر کیے حکم کی تعمیل کی یقیناً یہ بہت بڑی نیکی، اللہ کی طرف سے بہت بڑی توفیق اور مضبوط ایمان کی دلیل ہے کہ اللہ کے ارادے اور اس کی تقدیر پر دل شادمان ہے۔ بیٹے کو کروٹ پر لٹا لیا اور چھری پکڑ کر گردن پر چلانا شروع کی لیکن چھری کارگر ثابت نہ ہوسکی اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آواز دی:

﴿ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [الصّٰفّٰت: ١٠٤، ١٠٥]

''اے ابراہیم! یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔''

اسی سورت میں آگے جا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ [الصّٰفّٰت: ١١٢]

''اور ہم نے اس کو اسحاق (علیہ السلام) نبی کی بشارت دی جو صالح لوگوں میں سے ہوگا۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ واقعہ کے بعد اب ایک بیٹے اسحاق علیہ السلام اور اس کے نبی ہونے کی خوشخبری دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبل جس بیٹے کے ذبح کا حکم دیا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے جو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اکلوتے فرزند تھے، اسحاق علیہ السلام کی پیدائش ان کے بعد ہوئی۔ مفسرین کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ ذبیح کون ہے، اسماعیل علیہ السلام یا اسحاق علیہ السلام۔ امام ابن جریر نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو اور ابن کثیر اور اکثر مفسرین نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح قرار دیا اور یہی بات صحیح ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ﴾ [يوسف: ٣ تا ٦]

''ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں، اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔ جبکہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج و چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یعقوب نے کہا: پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں، شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے خوابوں کی تعبیر بھی سکھائے گا۔''

بعض مفسرین نے کہا کہ گیارہ ستاروں سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہیں جو گیارہ ہی تھے اور چاند وسورج سے مراد ماں اور باپ ہیں یہ سجدہ، سجدہ کے ہی معنی میں ہے تاہم یہ سجدہ، سجدہ تعظیمی ہے سجدہ عبادت نہیں اور سجدہ تعظیمی حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھا اور اب تعظیمی بھی جائز نہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر مصائب وتکالیف کے کئی ادوار گزرے ایک وقت یہ بھی آیا کہ آپ کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کنویں میں پھینک دیا گیا، بعد ازاں

آپ علیہ السلام مصر پہنچائے گئے وہاں ایک نیا امتحان شروع ہوا کہ عزیز مصر کی بیوی آپ علیہ السلام کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگئی اس نے آپ کو دعوت گناہ دی آپ نے کمال صبر و ضبط کا بے مثال نمونہ پیش کرتے ہوئے دعوت گناہ کو ٹھکرا دیا، پھر وہ اپنے خاوند کے سامنے معصوم بن گئی اور برائی کا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر دھر دیا اور آپ علیہ السلام پس دیوار زنداں کیے گئے پھر آپ کو بری قرار دے کر نکال لیا گیا، بعدازاں آپ مصر کے بادشاہ بنے، آپ علیہ السلام کو قدرت و طاقت عطا کی گئی سارا مصر آپ کے زیر نگیں تھا۔ جب مصر کے تمام اطراف میں قحط سالی پھیل گئی تو اس کے اثرات کنعان تک بھی جا پہنچے جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے بھائی رہتے تھے، قحط سالی سے متاثر ہو کر آپ کے بھائی غلہ لینے کے لیے آپ کے پاس آئے، آپ نے انھیں پہچان لیا لیکن وہ انجان ہی رہے، بعد میں انھوں نے بھی پہچان لیا پھر وہ اپنے والدین کو ہمراہ لے کر آئے:

﴿ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۞ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ﴾ [یوسف: ۹۹، ۱۰۰]

”جب یہ سارا گھرانہ یوسف کے پاس پہنچ گیا تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہے تو آپ سب امن و امان کے ساتھ مصر آؤ اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا: ابا جی! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔“

خواب کی تعبیر چالیس سال یا اسی سال کے بعد سامنے آئی۔

دو جوانوں کا خواب

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بابت فرمایا:

﴿ وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ۝ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ﴾ [يوسف: ٣٦، ٣٧]

''اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں آپ اس کی تعبیر بتائیے، ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دکھائی دیتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے کہا تمھیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمھارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمھیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا، یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔''

اہل سیر کا بیان ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام حوالہ زنداں کیے گئے تو وہاں کچھ لوگ تھے جن کی امیدیں ٹوٹ چکی تھیں اور سخت مصیبت زدہ تھے۔ آپ نے ان سے کہا صبر کرو، باہم بشارتیں دو۔ اجر دیے جاؤ گے۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے گویا ہوئے اے نوجوان تو نے کیا خوب بات کی تیرا آنا ہمارے لیے مبارک ہوا۔

اے نوجوان رعنا تو کون ہے تو آپ کہنے لگے میں یوسف بن یعقوب ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام دعوت و تبلیغ کے ساتھ ساتھ عبادت، تقوی، راست گوئی، اخلاق و کردار کے لحاظ سے تمام جیل والوں میں مشہور تھے۔

یہ دونوں نوجوان شاہی دربار سے متعلق تھے ایک شراب پلانے پر مامور تھا، دوسرا نان بائی تھا، کسی حرکت کی بنا پر انھیں جیل ڈال دیا گیا تو یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ مانوس ہوگئے تو انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنے خواب کی بابت دریافت کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے ایک تو جیل سے رہائی پا کر اپنے سابقہ عہدہ ''بادشاہ کو شراب پلانے'' پر مقرر کر دیا جائے گا اور دوسرا سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کھائیں گے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے جو نجات پانے والا ساقی تھا اسے کہا اپنے آقا کے سامنے میرا بھی ذکر کرنا تاکہ میں بھی اس قید سے نجات پا سکوں، حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر درست ٹھہری ایک آدمی نجات پا گیا دوسرا سولی پر چڑھا دیا گیا، ساقی جب معاشرے میں گھل مل گیا تو شیطان نے اسے اپنے آقا کے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنے کو بھلا دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام کئی برس تک قید خانہ میں رہے۔

عزیز مصر کا خواب

قول باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ﴾ [یوسف: ۴۳، ۴۴]

''بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی، تازہ فربہ

گائیں ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہیں، ہری ہری اور دوسری سات بالکل خشک۔ اے درباریو! میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ یہ تو اڑتے اڑتے پریشان خواب ہیں اور ایسے شوریدہ پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے ہم نہیں۔"

تاویل:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ﴾

[یوسف: ٤٥ تا ٤٩]

"ان دو قیدیوں میں سے جو رِہا ہو رہا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تمھیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجیے۔ اے یوسف! اے بہت بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلائیے کہ سات موٹی تازہ گائیں ہیں، جنھیں سات دبلی پتلی کھا رہی ہیں اور سات بالکل سبز خوشے اور ساتھ ہی دوسرے بھی بالکل خشک ہیں، تا کہ

میں واپس جا کر ان لوگوں سے کہوں کہ وہ سب جان لیں۔ یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سے مقدار کے۔ اس کے بعد سات سال نہایت قحط کے آئیں گے وہ اس میں غلے کو کھا جائیں گے۔ جو تم نے ان کے لیے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔ اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرہ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے۔“

فرعون کا خواب

خواب: فرعون نے دیکھا کہ بیت المقدس سے ایک آگ نکلی ہے اور مصر کے شہر میں بنی اسرائیل کے گھروں سے کنارہ کشی ہوتے ہوئے قبطیوں کے گھروندوں میں گھس گئی ہے۔

تعبیر: فرعون کی خواب کی تعبیر دی گئی کہ بنی اسرائیل کا ایک بچہ پرورش پائے گا اور تیرے سامنے تیری بادشاہت کو تہس نہس کر دے گا اور فرعون کو اس بات کا بھی علم ہوا کہ بنی اسرائیل اپنی قوم سے ایک آدمی کے نکلنے کی امید رکھتے ہیں جو حکومت حاصل کر کے انھیں غلبہ دلائے گا۔ بعد ازاں فرعون نے حکم صادر کیا کہ بنی اسرائیل کے روئے زمین پر آنے والے ہر بچے کو ابدی نیند سلا دیا جائے تا کہ

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

اور بچیوں کو زندہ رکھا جائے تا کہ ان سے اپنے مشتاق اعمال اور عادات سیئہ کی تسکین کر سکیں۔ فیا للاسف علی هذا الفکر.

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہمارے لیے بطور عبرت بیان کیا ہے کہ وہ موسویوں کو فرعونیوں سے کیسے بچاتا ہے اور پھر فرعونیوں پر اپنے عذاب کا کوڑا کیسے برساتا ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام کیا کہ اسے دریا میں پھینک دے تاکہ فرعون اس کو پرورش کے لیے اٹھا لے۔ واہ اللہ! تیری قدرت کے کیا کہنے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش دشمن فرعون کے ہاتھوں کروا دی۔ بقول شاعر

سروری زیبا فقط اسی ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں اک وہی، باقی بتان آمذاری

یا اللہ! میں مان گیا واقعی تو ہر چیز پر قادر ہے، زمین کا ذرہ ذرہ اور آسمان کا چپہ چپہ تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ ہاں میرے رب! میں نے تجھے ویسے ہی مان لیا جیسے تیرے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے مانا تھا اور تیرے پیارے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانا ہے، کیسے مانا ہے؟ آیئے ابو داود اور ترمذی شریف کے صفحات سے پوچھتے ہیں، آقا علیہ السلام اس بات کا اظہار کیا کرتے ہیں:

«اللهم أنت عضدئي وأنت نصيري بك أجول وبك أصول وبك أقاتل» (ابو داود: ٣/ ٤٢، ترمذي: ٥/ ٥٧٢)

"اے اللہ! تو میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، تیرے ساتھ ہی میں گھومتا پھرتا ہوں، اور تیرے ساتھ ہی حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی ساتھ (دشمنوں سے) لڑتا ہوں۔"

بہر صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دعوت حق پیش کی فرعون نے دعوت کو یکسر مسترد کر دیا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدمقابل بڑے ماہر قسم کے جادوگروں کو لانے کا حکم دیا، جب انھوں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی چھڑی اژدھا بن کر تمام سانپوں

کو ہڑپ کر گئی ہے تو بیک زبان ہو کر اعلان کر دیا:

"آمنا برب موسیٰ و ھارون"

''ہم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کے رب پر ایمان لائے۔''

قصہ مختصر کہ بحکم الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلے تو فرعون اور اس کے فوجیوں نے تعاقب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں سمندر میں غرق کر کے ہمیشہ کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھے

فتح مکہ سے پہلے خواب:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴾ [الفتح: ٢٧]

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ تم یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے، سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر وہ ان امور کو جانتا ہے جنھیں تم نہیں جانتے پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک فتح تمھیں میسر کی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے اندر یہ خواب دکھلایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام مسجد حرام میں داخل ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی

کنجی لی اور صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت بیت اللہ کا طواف اور عمرہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں نے سر کے بال منڈوائے اور کچھ نے کتروانے پر اکتفا کی۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس خواب کی اطلاع دی تو انھیں بڑی مسرت ہوئی اور انھوں نے یہ سمجھا کہ اس سال مکہ میں داخلہ نصیب ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بھی بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کریں گے، لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سفر کے لیے تیار ہو گئے۔ جب معاہدہ صلح حدیبیہ پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ گئے کہ آئندہ سال عمرہ ادا کریں گے۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں کو سخت رنج ہوا اور غالباً سب سے زیادہ غم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تھا انھوں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ بیان نہیں کیا تھا کہ ہم بیت اللہ کی زیارت کریں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہر حال تم بیت اللہ تک پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔ اس کے بعد حضرت عمر سخت غصے کے اندر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انھوں نے بھی یہی جواب دیا۔

یہ خواب عمرہ قضا میں پوری ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے واپس آ کر ذی الحجہ کا پورا مہینہ اور محرم کے چند دن مدینے میں قیام فرمایا اور پھر محرم کے باقی ماندہ ایام میں خیبر کے لیے روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ خیبر پھلوں اور کھجوروں والا علاقہ تھا، جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھیتی باڑی کرنا نہیں جانتے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اس شرط پر یہود کے حوالے کر دی کہ ساری کھیتی اور تمام پھلوں کی پیداوار کا نصف یہود کو دیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال غنیمت صرف اہل مدینہ پر تقسیم کیا، کسی اور کو شریک نہیں کیا، سوائے جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ جو حبشہ سے آئے تھے۔ جب ذی قعدہ کا چاند نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ عمرہ کی قضا کے طور پر

عمرہ کریں۔ آپ ﷺ نے ذی الحلیفہ سے احرام باندھا ساتھ قربانی لے گئے، آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تلبیہ پکارتے۔ سرداران کفار نکلے تاکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب پر سخت غصے کا اظہار کرسکیں، باقی اہل مکہ کے مرد عورتیں بچے راستوں پر اور چھتوں پر بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھنے لگے آپ داخل ہوئے، آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تلبیہ پکار رہے تھے اور قربانی آپ ﷺ نے ذی طویٰ جگہ بھیج دی تھی آپ حدیبیہ کے دن والی قصواء اونٹنی پر سوار تھے، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر اسے چلا رہے تھے اور رجز کے اشعار پڑھے جاتے جس میں رسول اللہ ﷺ اور دین حنیف کی تعریف اور دشمنان اسلام کے لیے دھمکیاں تھیں اور فتح قریب جس کا ذکر آیت کریمہ میں ہے وہ صلح حدیبیہ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: الرحیق المختوم عربی (ص: ۳۳۷ تا ۳۴۸)

مفسرین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں صلح حدیبیہ سے بڑی فتح نہیں دی۔ ان دو سالوں میں پہلے کی نسبت زیادہ لوگوں نے اسلام قبول کیا اس بات کی دلیل یہ ہے کہ حدیبیہ میں چودہ سو تھے اور حدیبیہ کے بعد تعداد آٹھ ہزار ہوگئی۔

بدر کے دن کا خواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ [الأنفال: ٤٣]

”جب اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی اگر ان کی زیادتی دکھاتا تو تم بزدل ہوجاتے اور اس کام کے بارے میں آپس

میں اختلاف کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ وہ دلوں کے بھیدوں سے خوب آگاہ ہے۔"

مفسرین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں بدر کے دن مشرکین کی تعداد کو تھوڑا دیکھا اور پھر وہی تعداد اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو میدان جنگ میں ثابت قدم رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بیداری میں یہ سارا معاملہ دکھلا دیا یعنی جب لڑائی شروع ہوئی تو کافروں کو مسلمان اپنے سے دوگنا نظر آتے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ يُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾ [الأنفال: ٤٤]

"جبکہ اس نے بوقت ملاقات انھیں تمھاری نگاہوں میں بہت کم دکھایا اور تمھیں ان کی نگاہوں میں کم دکھایا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کام کو انجام تک پہنچا دے جو کرنا ہی تھا اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔"

کافروں کو مسلمانوں کی تعداد کا تھوڑا دکھانا لڑائی کی ابتداء میں تھا۔ یہاں تک کہ اس دن ابوجہل نے کہہ دیا وہ بہت تھوڑے نہیں حتی کہ انھیں ایک اونٹ کا گوشت سیر کر سکتا ہے ان کو گرفتار کر کے رسیوں میں جکڑ لو، پھر جب دونوں جماعتیں گتھ گئیں مسلمان ان کو زیادہ نظر آنے لگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ﴾ [آل عمران: ١٣]

"وہ انھیں اپنی آنکھوں سے دگنا دیکھتے تھے۔"

ابریشم کا کپڑا دیکھنا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير، باب كشف المرأة في المنام، رقم الحديث (٧٠١١)

''تیرے ساتھ میرے شادی کرنے سے پہلے تو مجھے دو مرتبہ دکھلائی گئی۔ میں نے فرشتے کو دیکھا کہ وہ تجھے بریشم کے ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے لایا ہے میں نے اسے کہا اسے کھول دکھائے سو اس نے کھولا تو اچانک (اس میں) تو تھی۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ کی جانب سے ہے وہ اس (فیصلے) کو نافذ کر دے، پھر ایک اور مرتبہ تو مجھے دکھلائی گئی کہ فرشتہ تجھے ریشم کے کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے کہا اسے کھول دکھا اس نے کھولا تو اچانک تو تھی میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ اسے نافذ کر دے۔''

فوائد:

۱۔ مذکورہ روایت میں ہے کہ ابریشم کا کپڑا فرشتے نے کھولا جبکہ کتاب النکاح میں ہشام سے روایت کے لفظ ہیں:

«فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ»

صحيح البخاري۔ كتاب النكاح۔ باب النظر إلى المرأة قبل التزويج، رقم الحديث (٥١٢٥)

''اس فرشتہ نے کہا یہ تیری بیوی ہے تو میں نے اس کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا۔''

حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اختلاف کے جمع کی صورت یہ ہے کہ کھولنے کی نسبت آپ کی طرف کی جائے کیونکہ آپ حکم دینے والے تھے، جس نے کھولا وہ فرشتہ تھا۔

۲۔ مسلم میں تین راتوں کا ذکر ہے۔

صحيح مسلم۔ كتاب فضائل الصحابة۔ باب في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، رقم الحديث (۲٤۳۸)

حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شاید بخاری نے تین کا لفظ اس لیے ذکر نہیں کیا کہ دو والی روایات زیادہ ہیں، ہشام کی جس روایت میں شک کے ساتھ دو یا تین مرتبہ کا ذکر ہے ممکن ہے کہ شک ہشام کی طرف سے ہو اور بخاری نے محقق قول دو پر اکتفا کر لیا۔

۳۔ ابن بطال نے کہا عورت کو خواب میں دیکھنا چند وجوہ پر مختلف ہوتا ہے۔ دیکھنے والا حقیقتاً اسی سے یا اس کی مانند کسی عورت سے شادی کرے گا، حصولِ دنیا، بلند مرتبہ یا رزق میں کشادگی۔ یہ معبرین کے ہاں اصل ہے، کبھی عورت فتنہ پر بھی دلالت کرتی ہے بہر حال ریشم کے کپڑے کا خواب میں عورتوں کے لیے پکڑنا نکاح پر غنا و دولت مندی پر، بدن میں زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔

۴۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ عورت کی ہے، شادی شدہ ہے تو شرف اور بزرگی کی دلیل ہے اور اگر کنواری ہے تو مالدار عورت کرے گا، اور اگر دیکھے کہ عورت کی ہے لیکن عورت کو نہ دیکھا اور اس کا حال نہ جانا۔ تو دلیل ہے کہ اس کی موت قریب ہے، بعض کہتے ہیں کوئی آدمی اس کے ہاتھ پر ہلاک ہوگا، اور جس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی بادشاہت سے معزول کر دیا جائے گا اور جس نے مردہ عورت سے شادی کی۔ مردہ کام کے ساتھ کامیابی حاصل کرے گا اور جو دیکھے کہ اپنے محرموں میں سے کسی عورت سے شادی کی ہے وہ صلہ رحمی کرے گا، اور جس نے زانیہ عورت سے

شادی کی، دلیل ہے کہ حرام دنیا کمائے گا۔

. (مذکور فی: شرح السنة، تحت حديث: ٣٢٩٢ الجزء الثاني عشر)

خواب میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں اڑتے دیکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَأَيْتُ جَعْفَراً يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ»

جامع الترمذي۔ أبواب المناقب۔ باب مناقب جعفرا بن أبي طالب أخي علي رضي الله عنهما۔ رقم الحديث (٣٧٦٣) صحيح الجامع، رقم الحديث (٣٤٦٥) السلسلة الصحيحة (١٢٢٤)

''میں نے جعفر (بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ (دو پروں کے ساتھ) اڑ رہے ہیں۔''

فوائد:

۱۔ غزوہ موتہ جو سرزمین شام میں ہے اس کے کمانڈروں میں سے ایک حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی تھے پہلے دائیں ہاتھ میں علم جہاد تھا، وہ کٹ گیا پھر بائیں میں پکڑ لیا وہ بھی کٹ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض دو پَر عطا کیے جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں۔ الإصابة في تمييز الصحابة (١/ ٥٩٣۔ ٥٩٤)

اس لیے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ طیار بہت اڑنے والے کے نام سے مشہور ہیں یہ ان کے لیے بہت عظیم الشان مرتبہ ہے۔

۲۔ حضرت عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی:

''عرفنا في وجه رسول الله الحزن''

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غم کو پہچانا۔''

(مستدرك حاكم: ٣/ ٤٩٣٦، قال في التلخيص على شرط مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات (خواب میں) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کی جماعت میں میرے پاس سے گزرے:

«وهو مخضب الجناحين بالام أبيض الفؤاد»

''ان کے بازو (یعنی پَر) خون سے رنگے تھے اور دل سفید تھا۔''

(مستدرك: ۳/ ۴۹۴۷، قال الذهبي في التلخيص على شرط مسلم)

بقول شاعر ؎

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

۴۔ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھے تو وہ حج اور جہاد کرے گا۔

عمرو بن عامر خزاعی کو جہنم میں انتڑیاں کھینچتے دیکھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَأَيْتُ عَمْرَو ابْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ»

صحيح البخاري۔ كتاب المناقب۔ باب قصة خزاعة، رقم الحديث (۳۵۲۱)

''میں نے عمرو بن عامر بن لحی الخزاعی کو دیکھا ہے کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیوں کو کھینچ رہا تھا۔''

فوائد:

۱۔ یہ خزاعہ کے سرداروں میں سے تھا جو ''جرہم'' کے بعد بیت اللہ کے والی بنے۔

۲۔ مورخین کہتے ہیں جب سبا والے سیل عرم کی وجہ سے منتشر ہوگئے بعض ان میں سے مازن کے کنویں پر اترے۔ بعض اس پانی پر اترے جسے (غسان) کہا جاتا ہے اس وجہ سے غسانی مشہور ہوئے۔ ان میں سے عمرو بن لحی اپنی قوم سے

الگ ہو کر مکہ کے ارد گرد اقامت پذیر ہو گئے، انھیں خزاعہ کہا جاتا ہے۔

۳۔ اہل جاہلیت کے یہاں بت پرستی کے کچھ خاص طریقے اور مراسم رائج تھے، جو زیادہ تر عمر بن لحی کی اختراع تھے، اہل جاہلیت سمجھتے تھے کہ عمرو بن لحی کی اختراعات دین ابراہیمی میں تبدیلی نہیں بلکہ بدعت حسنہ ہیں، ان کے ہاں بت پرستی کے چند اہم مراسم میں سے ایک یہ بھی تھا، وہ جانوروں کو طاغوتوں کے لیے چھوڑتے تھے۔ یہ رسم سب سے زیادہ عمرو بن لحی نے ایجاد کی۔ جیسا کہ صحیح بخاری مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''عمرو بن لحی پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑے۔''

(صحیح البخاري: ١/ ٤٩٩)

دورِ جاہلیت کے کئی بت پرستی کے ان طریقوں کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنۢ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ [المائدة: ١٠٣]

''اللہ نے نہ کوئی بحیرہ، نہ کوئی سائبہ، نہ کوئی وصیلہ اور نہ کوئی حامی بنایا ہے، لیکن جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔''

صحیح بخاری میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ جانور ان طاغوتوں کے لیے تھے۔ (صحیح بخاري: ١/ ٤٩٩)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بحیرۃ سائبہ کی بچی کو کہا جاتا ہے، اور سائبہ اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس سے دس پے در پے مادہ بچے پیدا ہوں، درمیان کوئی نر پیدا نہ ہو۔

ایسی اونٹنی کو آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا، اس پر سواری نہیں کی جاتی تھی، اس کے بال نہیں کاٹے جاتے تھے، اور مہمان کے سوا اس کا کوئی دودھ نہیں پیتا تھا، اس کے بعد یہ اونٹنی جو مادہ بچہ جنتی اس کا کان چیر دیا جاتا اور اسے بھی اس کی ماں کے ساتھ آزاد چھوڑ دیا جاتا، اس پر سواری نہ کی جاتی، اس کا بال نہ کاٹا جاتا۔ اور مہمان کے سوا اس کا کوئی دودھ نہ پیتا۔ یہی بحیرۃ ہے اور اس کی ماں سائبہ ہے۔

وصیلہ اس بکری کو کہا جاتا ہے جو پانچ دفعہ پے در پے مادہ بچے جنتی ہے (یعنی پانچ بار میں دس مادہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ درمیان میں کوئی نر پیدا نہ ہوتا۔ اس بکری کو اس لیے وصیلہ کہا جاتا تھا کہ وہ سارے مادہ بچے پیدا ایک دوسرے سے جوڑ دیتی تھی۔ اس کے بعد اس بکری سے جو بچے پیدا ہوتے انھیں صرف مرد کھا سکتے تھے عورتیں نہیں کھا سکتی تھیں، البتہ اگر کوئی مردہ بچہ پیدا ہوتا تو اس کو مردہ عورت سبھی کھا سکتے تھے۔

حامی اس نر کو کہتے تھے جس کی جفتی سے دس مادہ بچے پیدا ہوتے، درمیان میں کوئی نر پیدا نہ ہوتا، اسے اونٹ کی پیٹھ محفوظ کر دی جاتی تھی، نہ اس پر سواری کی جاتی تھی اور نہ اس کا بال کاٹا جاتا تھا۔ بلکہ اسے اونٹوں کے ریوڑ میں جفتی کے لیے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس کے سوا اس سے کوئی دوسرا فائدہ نہ اٹھایا جاتا تھا۔ لہٰذا سب سے پہلے جانور چھوڑنے کا طریقہ عمرو بن لحی نے رائج کیا تھا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے جہنم میں کڑی سزا سے دوچار دیکھا۔

امت کے کچھ لوگوں کو سمندر سوار دیکھنا

«عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ، قَالَ:

«أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ» قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ» فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ»

صحيح البخاري۔ كتاب الجهاد والسير۔ باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، رقم الحديث (۲۷۹۹۔۲۸۰۰)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی خالہ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سوئے پھر تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے پوچھا آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر میں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر ہوتے ہیں۔'' حضرت ام حرام بنت ملحان کہنے لگی: میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرما دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ سو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کی طرح کیا اس نے بھی پہلے کی طرح کہا آپ نے بھی پہلے جیسا جواب دیا، حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اولین سے ہے۔'' وہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غزوہ کے لیے نکلی

مسلمانوں کے اس پہلے لشکر کے ساتھ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سمندر میں سوار ہوا تھا جب مسلمان اپنے غزوہ سے واپس لوٹے تو شام میں اترے تو حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کو سواری دی گئی تاکہ سوار ہو جائیں تو سواری نے انھیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔"

فوائد:

ا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا مسلسل یہ خواب دیکھتی رہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق غزوۂ بحریہ میں شریک ہوں گی۔ ادھر شام کے گورنر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ سمندری راستے روم کے خلاف جہاد کرنا چاہتے ہیں، مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی جماعت کو سمندری راستے پر سفر کی اجازت دینے میں تامل کیا اور معاویہ کو لکھا۔

اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے، میں کسی مسلمان کو بحری سفر پر روانہ نہیں کروں گا، مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ شام کا سمندر زمین سے بھی بڑا سمندر ہے، ہر شب و روز زمین کو ہڑپ کرنے کی اجازت مانگتا ہے۔ چنانچہ ایسے سمندر میں سفر کی اجازت کیسے دے سکتا ہوں؟ خدا کی قسم! مجھے پورے روم کے مقابلے میں ایک مسلمان کی جان زیادہ عزیز ہے، چنانچہ اس طرح کی اجازت مجھ سے ہرگز نہ مانگنا۔ (الكامل في التاريخ، لابن أثر، ص: ٤٠)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے حق بجانب تھی کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ جس کی دعوت دے رہے تھے یہ بھوکے شیروں سے جنگ اور "آ بیل مجھے مار کے" کے مترادف تھا، پھر بعد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو انھوں نے اس شرط پر اجازت دے دی کہ کسی مسلمان کو مجبور نہ کیا جائے، سو جو اپنی خوشی سے جانا چاہے، اسے لے جانا۔ (الكامل في التاريخ، ص: ٤٠)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہم معاملات کے لیے اجازت نامہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لیا کرتے تھے، جب اجازت نامہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انھوں نے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور "حرض المؤمنین علی القتال" کے تحت جہاد کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ جذبہ جہاد سے سرشار مسلمانوں نے پکار پر لبیک کہا اور فی الفور رخت سفر پر آمادہ ہوگئے۔ جن میں کبار صحابہ ابوذر غفاری، عبادۃ بن صامت اور ان کی زوجہ محترمہ ام حرام بنت ملحان، مداد بن عمرو اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہم کے نام قابل ذکر ہیں۔

لشکر اسلام پہلی دفعہ بحری بیڑے پر بیٹھ کر قبرص کی سرزمین پر اتر گیا، اور چاروں اطراف سے اس کا محاصر کر لیا، ادھر سے اس غزوہ میں شرکت کے لیے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بھی مصر سے آپہنچے اور پھر قلعوں پر دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا، اور قبرص والوں کو محاصرے کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے تو وہ ڈٹ گئے، لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جذبہ شہادت سے سرشار اسلامی لشکر کے سامنے ان کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے اور اعضاء جواب دینے لگے اور ذخیرہ خوراک آخری سانسیں بھرنے لگا، سو قبرص والوں نے اسی میں خیریت سمجھی کہ ہتھیار ڈال دیے جائیں کیونکہ کوئی اور چارہ کار دکھائی نہیں پڑ رہا تھا۔

بالآخر وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح و آشتی پر راضی ہوگئے اور سات ہزار دینار سالانہ جزیہ پر مصالحت ہوگئی، جس طرح اس سے پہلے وہ روم کو ادائیگی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مسلمان فتح و غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔ اور شام کی جانب کوچ کے لیے کجاوے کس لیے، ام حرام رضی اللہ عنہا ایک خچر پر سوار تھیں، اور آج ہی کے دن کی بشارت انھیں ملی تھی، آقا کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس غزوہ میں شریک ہوئی تھیں، سو انھوں نے قبرص کی فضاؤں پر فتح و نصرت کے لہراتے پرچموں کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کیا اور اپنے ذہن کو فرحت بخشی اور قلب کو سکون عطا کیا۔

چنانچہ جب وہ روانگی کے لیے اپنے خچر پر سوا ہوئیں تو ابھی صحیح طریقے سے بیٹھ

نہ پائیں تھیں کہ خچر بدک گیا اور یہ گردن کی بل گریں اور وہیں جامِ شہادت نوش کیا۔

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن
نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کشائی

جب یہ خبر ان کے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو ملی تو پریشان ہوئے اور یہ فطری تقاضا بھی تھا اور دوسرے مسلمان بھی غمزدہ دکھائی دیے کہ ایک عظیم مجاہدہ ان سے رخصت ہوگئیں ہیں، چنانچہ پھر سب مسلمانوں نے ان کے جنازے میں شرکت کی اور ان کو سرزمین قبرص میں ہی دفن کر دیا۔

ام حرام رضی اللہ عنہا اللہ کو پیاری ہوگئیں، لیکن امت مسلمہ کی خواتین کے لیے جہاد و شہادت کا درس چھوڑ گئیں، یا اللہ! امت مسلمہ کی عورتوں میں بھی ام حرام رضی اللہ عنہا جیسا جذبہ پیدا فرما۔ آمین!

۲۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ دن اور رات کی خواب کے درمیان تعبیر کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے:

«أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ»

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب قوله ﴿لهم البشرى في الحياة الدنيا﴾، رقم الحديث (٢٢٧٤)

''زیادہ سچا خواب سحری کے وقت کا ہے۔''

ضعیف ہے۔ (دیکھیے: الضعیفة: ۱۷۳۲) اسی طرح مرد و زن کی خواب میں بھی کوئی فرق نہیں۔

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے تھے جو عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں، سو ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر آ گئے ام حرام نے کھانا کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سر مبارک سے جوئیں نکالنا شروع کر دیں، اسی حالت میں آپ ﷺ سو گئے، جب بیدار ہوئے ہنس رہے تھے، بعد والا قصہ دوسری روایت میں ہے۔

۴۔ ابن التین نے ذکر کیا کہ بعض لوگوں نے یہ گمان کیا ہے:

«فَرَكِبَتْ الْبَحْرَ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ»

صحيح البخاري۔ كتاب الجهاد و السير۔ باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء۔ رقم الحديث (٢٧٨٨، ٢٧٨٩)

"معاویہ کے زمانہ میں سمندر پر سوار ہوئی۔"

اس سے معاویہ کی خلافت کے صحیح ہونے پر دلیل بنتی ہے۔ حافظ رحمہ اللہ نے کہا یہ بات محل نظر ہے۔ اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شام پر ان کی امارت کا زمانہ ہے۔ اس میں معاویہ کی خلافت کا نہ اثبات ہے اور نہ انکار بلکہ آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی خبر ہے جو اسی طرح واقع ہوئے۔ اگر یہ اس وقت میں واقع ہوا جب معاویہ خلیفہ تھے تو یہ اس حدیث کے معارض نہیں جس میں ہے کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔

سنن أبي داود۔ كتاب السنة۔ باب في الخلفاء، رقم الحديث (٤٦٤٧)

کیونکہ اس سے مراد خلافت نبویہ ہے معاویہ اور اس کے بعد والے ملوکیت کے طریقے پر تھے۔ اگرچہ انھیں خلیفہ کا نام دیا گیا۔ واللہ اعلم

خزانوں کی چابیاں دیے جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ

تَلْغَثُونَهَا أَوْتَرْغَثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا.

صحيح البخاري۔ كتاب الاعتصام بالكلتاب و السنة۔ باب قول النبي ﷺ «بعثت بجوامع الكلم» رقم الحديث (۷۲۷۳)

''میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور میں گزشتہ رات سو رہا تھا کہ میں زمین کے خزانوں کی چابیاں دیا گیا، یہاں تک کہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور تم اسے کھا رہے ہو یا پی رہے ہو یا اس جیسا کلمہ کہا۔

فوائد:

۱۔ جوامع الکلم سے مراد، کم الفاظ زیادہ معانی، یعنی یہ چیز بھی آپ کی کلام کی خوبی سے تھی کہ آپ بہت بڑے مضمون کو کم الفاظ میں بیان کر دیتے تھے۔ یعنی آپ ﷺ کی کلام ''سمندر کو کوزے میں بند کر دینے'' کے مترادف تھی۔

۲۔ میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی، یعنی آپ ﷺ ایک مہینے کی مسافت پر ہوتے تھے جبکہ دشمن دور بیٹھا لرزہ اندازم ہوتا، کہیں میرا ٹاکرا محمد ﷺ کے لشکر سے نہ ہو جائے، وگرنہ ہماری خیر نہیں، آپ ﷺ کی ہیبت کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے کوئی بات کرنے کے لیے آیا، سامنے پہنچا تو ہیبت نبوت سے اس پر لرزہ طاری ہوگیا، نبی اکرم ﷺ نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا:

«هون عليك، فإني لست بملك، إنما أنا ابن امرأة قريش، تأكل القدير» (سنن ابن ماجه: ۳۳۱۲)

''کچھ پرواہ نہ کر، میں بادشاہ نہیں، قریش کی ایک غریب خاتون کا فرزند ہوں، جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔''

۳۔ مجھے خزائن کی چابیاں دی گئیں، یہ نبوت کی نشانیوں میں سے ہے کیونکہ امت محمدیہ ﷺ کے لیے بڑے علاقوں کی فتح کی خبر ہے، جو آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا، بعد میں ویسے ہی ہوا (یعنی بے شمار ممالک فتح ہوئے)۔

(شرح مسلم للنووي: ٥/ ٥)

۴۔ تعبیر گو کہتے ہیں کلید کی تعبیر مال، عزت، بادشاہت ہے، جس نے دیکھا کہ اس نے کسی کنجی کے ساتھ کوئی دروازہ کھولا ہے وہ ایسے شخص کی مدد کے ساتھ اپنی ضرورت کو پالے گا جس کی مدد لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں چابی کارکشائندہ مرد ہے، اگر کوئی خواب دیکھے کہ چابی گھما کر تالا کھولا ہے اور دروازہ کھول گیا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کے بستہ کام کشادہ ہوں گے اور دشمن پر فتح پائے گا، اور اگر دیکھے کہ میں اس کے ہاتھ میں بہت سی کنجیاں ہیں، دلیل ہے کہ بزرگی اور مرتبہ پائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ [الزمر: ٦٣]

"اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی چابیاں ہیں۔"

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ خواب میں چابی خیر کے دروازے کی کشائش اور شر کے دروازے کی بندش ہے۔ اور بعض اہل تعبیر نے بیان کیا کہ دروازہ بند کرنے کی چابی نکاح کرنا ہے اور اگر دیکھے کہ بہشت کے دروازہ کی چابی اس کے ہاتھ میں ہے، دلیل ہے کہ دین میں بادشاہ ہوگا۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ اس کے پاس لوہے کی چابی ہے تو قوت اور نیکی پر دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ اس کے پاس بھرت یا تانبے کی چابی ہے، دلیل ہے کہ اس کی بات جاری ہوگی اور اگر اس کے پاس لکڑی کی چابی ہے تو

تھوڑی نیکی پر دلیل ہے اور اگر اس کے پاس سونے کی چابی ہے، دلیل ہے کہ اس کا بول بالا ہوگا اور بیان کرتے ہیں کہ اس کو خزانہ ملے گا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس قدر چابیاں زیادہ ہوں گی، مال زیادہ ہوگا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ چابی اللہ تعالیٰ سے دعا اور استغفار اور مراد مانگنا ہے اور اگر دیکھے کہ چابی تالے پر رکھی ہے اور دروازہ کھولا ہے، دلیل ہے کہ اس کی حاجت روا ہوگی اور اس کا کام کشادہ ہوگا اور اگر دیکھے کہ چابی قفل میں ٹوٹی ہے، دلیل ہے کہ اس کی دعا خالص نہ ہوگی۔ اور اگر دیکھے کہ ایک چابی سے کئی تالے کھول کر دروازے کھولے ہیں، دلیل ہے کہ خوبصورت عورت سے نکاح کرے گا۔

حافظ معبر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر اس کو اپنے ہاتھ میں چابی دیکھے دلیل ہے کہ نمازی ہوگا، اگر دیکھے کہ اس کی چابی گری ہے دلیل ہے کہ صاحب خواب نماز میں کاہل اور سست ہوگا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں چابی آٹھ وجہ پر ہے: ① کاموں کی کشادگی۔ ② غم سے فراغت۔ ③ بیماری سے شفاء۔ ④ مراد کا پانا۔ ⑤ دین کی قوت۔ ⑥ حج گزارنا۔ ⑦ دعا کی قبولیت۔ ⑧ علم کا جاننا۔

محل دیکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ ثُمَّ وَقَالَ أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغَارُ.

صحيح البخاري۔ كتاب الرؤيا، باب القصر في المنام، رقم الحديث (٧٠٢٣)

''میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا (وہاں) ایک عورت دیکھی کہ وہ محل کی ایک سمت وضو کر رہی ہے، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا، مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو پیٹھ کر کے پھر گیا۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔''

فوائد:

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک میں ایک سونے کے محل کے پاس پہنچا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے انھوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا، اے ابن خطاب مجھے اس میں داخلے سے منع نہیں کیا، مگر تیری غیرت نے جس کا مجھے علم تھا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا آپ پر میں غیرت کروں گا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!۔''

صحيح البخاري۔ كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ۔ باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي... رقم الحديث (٣٦٨٠)

۲۔ اہل تعبیر نے کہا کہ نیند میں محل دیکھنا اہل دین کے لیے عمل صالح ہے جبکہ بے دینوں کے لیے حبس وتنگی ہے اور کبھی کبھار محل میں داخل ہونے کی تعبیر شادی کے ساتھ بھی کی جاتی ہے۔ فتح الباري، رقم الحديث (٧٠٢٣)

1833

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ محل میں گیا ہے۔ دلیل ہے اسی کا چاہا ہوا مال حاصل ہوگا، خاص کر اگر محل خشت خام یا مٹی کا ہے اور اگر پختہ اینٹ یا مٹی کا ہے تو مال پر دلیل ہے لیکن اس کے دین میں نقصان ہوگا اور اگر دیکھے کہ بادشاہ نے اس کو محل دیا ہے، دلیل ہے کہ وہ بادشاہ سے مال حاصل کرے گا۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: اگر دیکھے کہ اس کا محل خراب ہے، دلیل ہے کہ اس کا مال تلف ہوگا اور اگر دیکھے کہ اس کے محل میں آگ لگی ہے، دلیل ہے بادشاہ صاحب خواب سے تاوان لے گا۔

جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں محل آٹھ وجہ پر ہے: ① نعمت۔ ② ولایت۔ ③ مرتبہ۔ ④ ریاست۔ ⑤ بزرگواری۔ ⑥ بادشاہی۔ ⑦ راحت۔ ⑧ محل کی بلندی اور خوبی کے مطابق خوشی و شادی اور مرتبہ حاصل کرے گا۔

۳۔ قرطبی نے کہا کہ وضو اس لیے کیا کہ حسن و نور زیادہ ہو جائے اس لیے نہیں کیا کہ میل کچیل دور ہو جائے کیونکہ جنت ان آلائشوں سے منزہ و مطہر ہے۔ کرمانی نے کہا: "تتوضأ، الوضاۃ" سے ہے اور اس کا معنی پاکیزہ و خوبصورت ہونا ہے اور یہ بھی ممکن ہے وضو سے ہو کیونکہ وضو کرنے سے یہ چیز مانع نہیں کہ جنت دار التکلیف نہیں یہ اس کے جواز کو بیان کرنے کے لیے ہے کہ یہ وضو بغیر حکم کے تھا، حافظ کہتے ہیں ممکن ہے کہ اس سے وضو کا واقع ہونا حقیقتاً مراد نہ لیا جائے آپ کے نیند میں ہونے کی وجہ سے۔ پس یہ مثال ہو مذکورہ عورت کی حالت کی۔ فتح الباري، رقم الحديث (٧٠٢٣)

۴۔ یہ عورت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ اس وقت زندہ تھیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو محل کے جانب میں دیکھا۔ عمر کے محل کی ایک سمت میں ہونا اس

طرف اشارہ ہے کہ یہ عمر کی خلافت کو پائے گی تو ایسا ہی ہوا۔

۵۔ اہل تعبیر نے کہا خواب میں وضو کرنے کو دیکھنا بادشاہت یا کسی کام تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اگر خواب میں اسے مکمل کر لیا تو بیداری میں اسے مراد حاصل ہو جائے گی۔ اگر پانی کی کمی کی وجہ سے وضو کرنا مشکل ہو گیا یا صرف اتنا وضو کر پایا جس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جا سکتی تو مراد حاصل نہیں ہوگی۔ وضو کرنا خائف کے لیے امان ہے اور ثواب کے حصول اور گناہوں کی تکفیر پر دلالت کرتا ہے۔

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دیکھے کہ اس نے ہاتھ اور منہ صاف پانی سے دھویا ہے دلیل ہے کہ کام ڈھونڈے گا اور پورا کام پائے گا، اور اس کا مقصود حاصل ہوگا اور اگر دیکھے کہ اس نے ناپاک پانی سے منہ دھویا ہے، اس کی تاویل اول کے خلاف ہے۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دیکھے اس نے اپنا ہاتھ اور منہ دھویا ہے، دلیل ہے اپنے دوستوں کے لیے مدد چاہے گا اور اس کی مراد حاصل ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کو دیکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ» وَفِي رِوَايَةٍ

«أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ»

صحيح البخاري۔ كتاب اللباس۔ باب الجعد، رقم الحديث (٥٩٠٢) و كتاب التعبير۔ باب الطواف بالكعبة في المنام، رقم الحديث (٧٠٢٦)

''مجھے کعبہ کے قریب سوتے ہوئے خواب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک گندمی رنگ والا شخص جو اس رنگ والوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا اس کے بڑے بال دونوں شانوں تک آ رہے تھے اور ان کو سلیقے سے تیل اور کنگھی سے سنوارا گیا تھا، اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ آدمیوں کے کندھوں کے درمیان طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، پھر میں نے ایک سخت گھنگھریالے بالوں والے شخص کو دیکھا جو دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ گویا کہ پھولا ہوا انگور ہے میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا یہ دجال ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''لوگوں میں سے اس کے زیادہ مشابہ ابن قطن ہیں۔ ابن قطن بنی مصطلق جو خزاعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے، ان کا ایک آدمی ہے۔''

دوسری روایت میں ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گندم گوں رنگ والے بال کانوں سے نیچے تک کنگی کیے ہوئے۔ ان سے قطروں کی صورت میں پانی بہہ رہا تھا۔ آپ علیہ السلام دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔''

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب رؤيا الليل، رقم الحديث (٦٩٩٩)

فوائد:

۱۔ خواب میں کعبہ کا طواف دیکھنا۔ علماء تعبیر کے لیے مختلف معانی کے لیے ہے،

طواف حج پر دلالت کرتا ہے، شادی کرنے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح حاکم سے مقصد برآری کے لیے بھی آتا ہے، والدین سے نیکی کرنے پر بھی دال ہے۔ اسی طرح کسی عالم یا نیک شخص کی خدمت پر بھی دال ہے اور اسی طرح حکمرانی کے معاملے میں داخل ہونے پر بھی دلیل ہے۔ اور خواب دیکھنے والا طواف میں ساتھ ہوتو آقا و ولی نعمت کے لیے خیر وخواہی کی بھی دلیل ہے۔

۲۔ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے تو یہ شخص بڑا بابرکت، کثرت خیر اور اللہ کے راستے میں بہت زیادہ سفر کرنے والا، نیک عمل کرنے والا، قلیل پر راضی ہونے والا ہوگا، جسے اللہ تعالیٰ علم طالب کی معرفت عطا کرے گا۔

اگر کوئی مریض انھیں خواب میں دیکھے تو شفایاب ہوگا اور اگر خود انھیں بیمار دیکھے تو موت سے ہمکنار ہوگا، ان کی زیارت کسی عجیب چیز کے ظاہر ہونے پر دلیل ہے، جس پر لوگ تعجب کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو دیکھنا اس علاقے میں عدل و انصاف کے چرچے، برکات کا حصول، کفار کی ہلاکت، اور مسلمانوں کی غیبی امداد ونصرت کی دلیل ہے۔

۳۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ دجال کو معلوم جگہ میں دیکھنا دلیل ہے کہ اس جگہ فتنہ پڑے گا اور وہاں جھوٹے لوگ جمع ہوں گے اور وہاں خیر و برکت نہ ہوگی۔

نصیحت آمیز خواب

سود خور، جھوٹے، زنا کار، تارک قرآن کو عذاب ہوتے دیکھنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے:

«هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنكُم مِنْ رُؤْيَا؟» قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَان وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولٰى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلٰى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا

هذان؟ قَالَ: قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَىٰ مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ وَ أَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وأَصْوَاتٌ قَالَ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَ إِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَىٰ شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا سَبَحَ ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةِ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَراً فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَىٰ رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَىٰ حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَىٰ رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا؟ مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَىٰ رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا فَارْتَقِيتُ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَىٰ مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا

رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِي هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ قَالَا لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَ أَمَّا الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلٰى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ » قَالَ *فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ* رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا

الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطَراً مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح، رقم الحديث (٧٠٤٧)

''کیا تم میں سے کسی ایک نے خواب دیکھا ہے۔'' راوی کہتے ہیں وہ آپ کو بیان کرتا جو اللہ تعالیٰ چاہتا کہ وہ بیان کرتا؟ آپ ﷺ نے ایک صبح ہمیں کہا: ''رات میرے پاس دو آنے والے آئے انھوں نے آ کر مجھے اٹھایا اور مجھے کہا ہمارے ساتھ چلو، میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ہمارا گزر ایک آدمی پر ہوا جو لیٹا ہوا تھا ایک دوسرا آدمی پتھر لیے اس کے سر پر کھڑا تھا جب وہ پتھر کو اس کے سر پر مارتا اس کا سر پاش پاش کر دیتا، پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، (لیکن) وہ پتھر کے پیچھے جا کر اس کو پکڑتا اس کے واپس آنے تک اس کا سر صحیح ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا، پھر وہ دوبارہ اس کی طرف لوٹتا اور اس کے ساتھ اسی طرح کرتا جیسے پہلی دفعہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ انھوں نے مجھے کہا چلیے! چلیے فرمایا پھر ہم چلے اور ایک آدمی کے پاس آئے جو گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی لوہے کا زنبور لیے اس کے اوپر کھڑا ہے یہ اس چہرے کی طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو گدی تک چیر دیتا، اس کے نتھنے اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا (عوف نے) بیان کیا کہ بعض دفعہ ابو رجاء (راوی حدیث) نے فیشق کہا (یعنی پھاڑ دیتا): رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب پھر جاتا اور اس کے ساتھ بھی ایسے ہی کرتا جیسا پہلی جانب کے ساتھ کیا وہ ابھی اس جانب سے فارغ بھی نہیں ہو پاتا تھا کہ

پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی پھر وہ اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا جیسا کہ پہلی مرتبہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے مجھے کہا چلیے چلیے! (ابھی کچھ نہ پوچھیے، چنانچہ) ہم چل دیے اور تنور کی مانند بنی جگہ پر آئے۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ اس میں شور اور آوازیں تھیں۔ کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں کچھ عریاں مرد وزن تھے۔ ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھتا تھا جب ان کو لگتا ہے تو وہ چیخیں مارتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا یہ کون ہیں؟ انھوں نے مجھے کہا: چلیے چلیے! ہم چل دیے خون کی مانند سرخ نہر پر آئے میرا خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی، ایک تیراک اس میں تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے دوسرا آدمی کھڑا تھا، جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے جب یہ تیرنے والا تیرتا ہے، جب تک تیرتا ہے پھر اس پتھر جمع کرنے والے آدمی کے پاس آتا اور منہ کھولتا تو وہ پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا وہ چلا جاتا اور تیرنا شروع کر دیتا پھر اس کی طرف لوٹتا جب بھی وہ اس کی طرف آتا وہ منہ کھولتا اور یہ پتھر ڈال دیتا۔ فرمایا میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے مجھے کہا: چلیے چلیے! آگے چلیے فرمایا کہ پھر ہم نہایت بُرے چہرے والے آدمی کے پاس پہنچے جتنے تو نے چہرے والے آدمی دیکھے ہوں گے، ان سے کہیں زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ تھی جس کو وہ جلا رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا میں نے ان سے کہا یہ کون ہے؟ انھوں نے مجھے کہا چلیے چلیے! ہم چل دیے یہاں تک کہ ہم ایسے باغ میں آئے جہاں کثرت سے درخت لگے

ہوئے تھے، اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان میں ایک اتنا لمبا آدمی تھا میرے لیے اس کا سر دیکھنا کٹھن تھا، وہ آسمان کو چھو رہا تھا اس کے گرداگرد بچوں کی کثرت تھی اتنے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے فرمایا میں نے کہا: یہ کون ہے اور یہ بچے کون ہیں؟ فرمایا کہ انھوں نے مجھے کہا: چلیے چلیے! فرمایا ہم چل دیے یہاں تک کہ ہم ایک بہت بڑے باغ کے پاس آئے اس سے بڑا اور اتنا حسین باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ دونوں مجھے گویا ہوئے کہ اس پر چڑھیے، ہم اس پر چڑھے تو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے شہر کے پاس پہنچے، ہم نے شہر کے دروازے پر آ کر دروازہ کھٹکھٹایا، ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ وہاں ہم ایسے آدمیوں کو ملے جو آدھے نہایت خوبصورت اس خوبصورت آدمی کی طرح جو تو نے دیکھا ہے اور آدھے نہایت بدصورت اس بدصورت آدمی کی طرح جو تو نے دیکھا ہے، ان دونوں ساتھیوں نے ان سے کہا جاؤ اس نہر میں کود جاؤ نہر چوڑی اور جاری تھی، اس کا پانی دودھ کی مانند سفید تھا وہ جا کر اس میں کود گئے، پھر وہ ہماری طرف آئے تو ان کی یہ برائی جا چکی تھی وہ نہایت اچھی صورتوں میں ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: انھوں نے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مسکن ہے فرمایا میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی مانند ایک محل تھا، انھوں نے مجھے کہا یہ آپ کا ٹھکانہ ہے میں نے کہا: اللہ تمھیں برکت دے مجھے چھوڑ دو میں اس میں داخل ہو جاؤں وہ کہنے لگے فی الحال تو نہیں لیکن تو ہی اس میں داخل ہونے والا ہے۔ میں نے انھیں کہا یہ رات جو میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں تو یہ چیزیں کیا

تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟ انھوں نے مجھے کہا ہم تجھے بتلاتے ہیں پہلا وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے اور اس کا سر پتھر کے ساتھ کچلا جا رہا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن یاد کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے اور اس کی باچھ گدی تک چیری جا رہی تھی اور نتھنا گدی تک اور آنکھ گدی تک یہ وہ آدمی ہے جو صبح جھوٹی خبر تراشتا اور اس کا جھوٹ (دنیا کے) تمام کناروں تک پھیل جاتا تھا اور وہ ننگی عورتیں اور مرد جو تنور کی مانند بنی ہوئی جگہ میں تھے وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں اور وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سود خور تھا وہ آدمی جو بدترین شکل والا تھا۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ جلا رہا تھا اور اس کے گرد چکر لگا رہا تھا اس کا نام مالک جو جہنم کا داروغہ ہے اور وہ لمبا آدمی جو باغ میں تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے ان کے اردگرد وہ بچے تھے جو فطرت اسلام پر فوت ہوئے ہیں۔'' بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مشرکین کی اولاد؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کی اولاد بھی اور وہ قوم جن میں سے آدھے اچھے اور آدھے قبیح تھے وہ قوم ہے جنھوں نے عمل صالح اور عمل بد دونوں کیے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا۔''

مفردات:

''إِبْتَعَثَانِيْ'' مجھے لے گئے۔ ''يَهْوِ'' گرتا۔ ''يُشْدَخُ'' درمیان سے توڑا جاتا۔ ''يَتَدَهْدَهُ'' لڑھکتا۔ ''هَاهُنَا'' مارنے کی جانب۔ ''كَلُّوْب'' لوہے کا زنبور۔ ''يُشَرْشِرُ'' ایک جانب کو کاٹ دیتا۔ ''مِنْخَرَ'' نتھنا۔ ''ضَوْضَوْا'' وہ چیختے۔ ''يَفْغَرُ''

وہ کھولتا۔ "يَحُشُّهَا" جلاتا بھڑکاتا۔ "اَلْمَحْضُ" دودھ، خالص۔ "سَمَا بَصَرِيْ" میری نگاہ اوپر اٹھی۔ "صُعُدًا" بلند ہونے میں۔ "الرَّبَابَةَ" تہہ بہ تہہ بادل۔

فوائد:

۱۔ دن کے شروع حصے میں تعبیر زیادہ اولیٰ ہے مذکورہ حدیث طلوع شمس سے پہلے تعبیر کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۲۔ آنے والے حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام تھے۔

۳۔ خواب کے ذریعے بہت سی بدعملیوں کی سزا کا مشاہدہ اور اس کے ساتھ اور کئی مناظر دکھائے گئے جو ذیل میں ترتیب سے آرہے ہیں:

① قرآن ایک لا ریب کتا، لافانی معجزہ ہے، جس میں ندرت کی شگفتگی، جدت کی شادابی، اظہار و بیان کی رعنائی، فصاحت و بلاغت کی حلاوت، اسلوب و ادا کی زیبائی، سنجیدہ انداز، دلآویز نکھار اور شاہپارہ ادب سے مرصع ہے، جتنی عظیم کتاب ہے، اس کے حفظ پر اتنا بڑا ثواب بھی رکھا ہے۔ مگر جو شخص یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور لا پرواہی برتتا ہے، اس کی سزا بھی اتنی بڑی رکھی ہے کہ ایسے شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، اس سزا میں وہ شخص بھی شامل تھا جو فرض نمازوں میں سویا رہتا تھا۔

② جھوٹی افواہ پھیلانے والے کی سزا یہ بیان کی گئی ہے، اس کا ناک، آنکھ اور منہ چیرا جا رہا تھا کیونکہ اس جرم کا تعلق براہِ راست معاشرے سے ہے اور وہ شخص جھوٹی خبر عام کر کے لوگوں کو کرب و بلا میں مبتلا کرتا تھا، آج کل کے دور میں اخبار و رسائل اور ٹی وی و کیبل چینل کے مالکان حضرات جو لوگوں میں جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں، وہ بھی اسی سزا کی زد میں آتے ہیں۔

③ زنا کی سزا انتہائی کڑی رکھی گئی ہے کیونکہ اس کا تعلق لوگوں کی عزت سے ہے جبکہ

ایک مسلمان کی عزت کعبۃ اللہ سے زیادہ ہے، لہٰذا ایسے لوگوں کو جو زنا کے خوگر تھے، آگ کے تنور میں مسلسل جلنے کا عذاب بھگتنا پڑ رہا تھا۔

بحیثیت مسلمان ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم نے زنا کے سد ذرائع کے لیے کچھ کیا، کیا ہم نے اپنے گھروں سے وی سی آر، سی ڈیز اور گندے چینلز کو نکال باہر کیا، اگر نہیں کیا تو کیوں؟ کیا ہمیں عذاب الٰہی سے ڈر نہیں لگتا۔ ذرا سوچیے!

④ ایک شخص خون کی نہر میں تیر رہا تھا، جب باہر نکلنے لگتا تو کنارے پر کھڑا شخص اس کے منہ میں پتھر دے کر اسے دوبارہ اسی نہر میں واپس کر دیتا۔ ذرا سوچیے! یہ کون شخص ہوگا؟ آخر اس کا کیا جرم ہوگا؟ آیئے حدیث کی زبانی سنتے ہیں، یہ وہ شخص ہے جو سود کھاتا تھا، ذرا ایک لمحہ ٹھہر کر سوچیے! کہیں ہم سب سودی نظام کا حصہ تو نہیں۔ کہیں ہم سودی نظام میں معاون ثابت تو نہیں ہو رہے، خدا کرے ایسا نہ ہو! لیکن اگر ایسا ہے تو آج ہی سے رک جایئے۔ وگرنہ اس کڑی سزا کے لیے تیار رہیے۔

⑤ ایک بے انتہا بدصورت شخص آگ دھونک رہا ہے اور اس کے گرد گھوم گھوم کر یہ فعل انجام دے رہا ہے اور یہ شخص داروغہ جہنم ''مالک'' ہے۔

قرآن کریم نے مالک کے بارے کچھ ذکر کیا ہے، وہ یہ ہے کہ مجرم لوگوں اور مالک کے درمیان بات چیت نقل کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ﴾

[الزخرف: ۷۷، ۷۸]

''اور وہ پکاریں گے: اے مالک! تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے، وہ کہے گا، بے شک تم (یہیں) ٹھہرنے والے ہو، بلاشبہ ہم تمھارے پاس

حق لے کر آئے ہیں، لیکن تم سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں۔"

اس میں مالک فرشتہ کا بیان اور جہنمیوں کی کیفیت بیان ہوئی کہ داروغہ جہنم کو ان پر چنداں ترس نہیں آئے گا، جہنمی پکار پکار کر، آہیں بھر بھر کے، شکوہ آمیز آوازوں میں فرشتہ مالک کو کہیں گے: ہمارا کام تمام کر دے، لیکن کیوں!

اب تو ایسا ممکن نہیں، وقت گزر چکا، اب تو صرف جلنا، سڑنا، رونا، پیٹنا اور کف افسوس ملنا۔

⑥ آپ ﷺ کو حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا مرتبہ و مقام اس طرح دکھایا گیا کہ ایک خوبصورت باغ ہے، جس میں ربیع کا ہر رنگ موجود ہے، اس میں کھلتے پھول اور دیدہ زیب مناظر ہے، اور اس باغیچے کے درمیان میں ایک انتہائی طویل القامت شخص تشریف فرما ہیں، اتنا دراز قد شخص آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا اور بلند قامتی ہی آپ ﷺ کا مرتبہ و مقام ہے جو خواب میں دکھایا گیا۔

اس خواب میں یہ بھی دکھایا گیا کہ بچوں کا ایک ہجوم ان کے گرد جمع ہے اور انھوں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔

یہ وہ معصوم بچے تھے جو فطرت اسلام پر کم سنی میں ہی انتقال کر گئے، ان میں مشرکین کے بچے بھی تھے، خود صحابہ نے وضاحت چاہی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اولادِ مشرکین بھی جنتی ہے کیونکہ وہ فطرت پر مرے تھے۔"

⑦ آپ ﷺ نے خواب میں ایک اونچا خوبصورت مکان دیکھا آپ ﷺ نے ایک شہر دیکھا، جس میں ایک اینٹ سونے کی اور چاندی کی لگی ہوئی تھی، چنانچہ یہ حضرات دروازے پر آئے اور دروازہ کھلوا کر اندر گئے، وہاں بے انتہا خوبصورت اور ایک طرف بے انتہا بدصورت لوگ دیکھے، ان بدصورت لوگوں کو

کہا گیا کہ اس نہر میں اتر جاؤ، یہ نہر، ان کے راستے میں حائل تھی، اس کا پانی دودھ کی طرح سفید اور انتہائی میٹھا تھا، چنانچہ اس میں نہا کر لوگوں کی بدصورتی ختم ہوگئی تھی۔ اور بدصورت حصہ خوبصورت بن گیا تھا۔

یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے اور برے اعمال کو خلط ملط کر دیا تھا، یعنی ان کی نیکیاں اور جرائم یکساں ٹھہرے، جس کی وجہ سے ایسے بن گئے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا۔

اعمال صالحہ اور اعمال سیئہ برابر ہونے کی بنا پر انھیں کچھ نہ کچھ سزا بھگتنا پڑی، لہٰذا انسان کو اپنی نیکیوں کا پلڑا بھاری رکھنے کی سعی کرنی چاہیے، تاکہ روزِ قیامت ہر قسم کی پریشانی سے بچا جا سکے۔

اپنی نیکیوں کا پلڑا بھاری رکھنے کے لیے انسان کو "سُبْحَانَ اللّٰہ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ان دو کلمات کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے، جیسا کہ صحیح بخاری میں مرفوعاً مروی ہے:

«كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَانِ، خَفِيفَتَانِ فِي اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ»
(صحيح البخاري)

''دو کلمے محبوب ہیں پاس رحمٰن، ہلکے ہیں پر زبان، بھاری ہیں در میزان "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ" کے یاد رکھ اوزان۔''

اور ایک روایت میں ہے:

«التسبيح نصف الميزان، والحمد تملأه»

''تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) نصف ترازو ہے اور حمد (یعنی الحمد للہ) کہنا اسے بھر دیتا ہے۔''

یاجوج وماجوج کی دیوار کا کھل جانا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ، قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ»

صحيح البخاري- كتاب أحاديث الأنبياء- باب قصة يأجوج و مأجوج، رقم الحديث (٣٣٤٦)

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہلاکت ہے عرب کے لیے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے۔ یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس کی مثل کھول دیا گیا ہے۔“ آپ نے شہادت والی انگلی کو اسی کی جڑ میں رکھ کر ملایا (مراد اس سے یہ ہے کہ تھوڑے سے فتنے ظاہر ہوئے جو لوگوں پر عام ہیں) زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے، حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جب برائی زیادہ ہوجائے گی۔“

فوائد:

جب برائی عام ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب اترتا ہے جو ہر بد و نیک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ روز قیامت اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

صحيح البخاري- كتاب البيوع- باب ما ذكر في الأسواق، رقم الحديث (٢١١٨)

خزانوں اور فتنوں کا اتارے جانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات گھبراہٹ کی حالت میں بیدار ہوئے اور فرمانے لگے:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا ذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا ذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيْدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتّٰى يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ»

صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب التكبير والتسبيح عند التعجب، رقم الحديث (٦٢١٨)

''سبحان اللہ کیا اتارا اللہ تعالیٰ نے خزانوں سے اور کیا اتارا گیا فتنوں سے؟ کون ہے جو بیدار کرے حجرے والیوں کو آپ ﷺ امہات المؤمنین مراد لے رہے ہیں تاکہ وہ اللہ کی عبادت کریں کتنی ہی دنیا میں پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

فوائد:

۱۔ خزانوں سے مراد وہ غنیمت ہے جو مسلمان فارس اور روم سے حاصل کریں گے فتنوں سے مراد مسلمانوں میں فتنوں کا ظہور عام ہوگا جس کی ابتداء حضرت عثمان کے قتل کے ساتھ ہوئی۔

۲۔ جن کے پاس سہولت اور مال کی فراوانی ہے مختلف انواع کے کپڑے زیب تن کرتی ہیں لیکن عمل صالح نہ کرنے کی وجہ سے آخرت میں ننگی اور ذلیل ہوں گی۔

امت کے کچھ لوگوں کا قریشی آدمی کو امان دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند میں عبث کیا

(یعنی اپنے ہاتھ کو حرکت دی جیسے کوئی چیز ہٹا رہا ہے یا پکڑ رہا ہے) ہم نے آپ سے دریافت کیا آپ نے اپنی نیند میں ایسا کام کیا ہے جو آپ نے کبھی نہیں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْعَجَبُ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ» فَقُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ «نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ»

صحيح مسلم۔ كتاب الفتن۔ باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، رقم الحديث (٢٨٨٤)

''حیرانی ہے بے شک میری امت کے لوگ قریش کے آدمی کو اس بیت اللہ میں امان دیں گے تحقیق اس نے بیت اللہ کے ساتھ پناہ طلب کی یہاں تک کہ جب وہ بیداء صحرا میں ہوں گے، انھیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک راستہ تو لوگوں کو جمع کرتا ہے (یعنی اس پر تو ہر ایک نے چلنا ہوتا ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ان میں کسی معاملے کی وضاحت طلب کرنے والا جس کا وہ ارادہ کرنے والا ہے اور مجبور اور مسافر ہوگا، ایک ہی جگہ ہلاک ہوں گے مختلف جگہوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی نیت پر اٹھائے گا۔''

فوائد:

۱۔ قیامت والے دن سارے لوگ اپنی نیتوں کے حساب سے اٹھیں گے نیکو کاروں کے لیے دنیا میں پہنچنے والی تکلیف کے بدلے اجر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جو خواب دیکھے اور ان کی تعبیر بذات خود دی

تلوار کو حرکت دینا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَراً وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَ ثَوَابَ الصِّدْقِ الَّذِي أَتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ»

صحيح البخاري۔ كتاب المناقب۔ باب علامات النبوة في الإسلام، رقم الحديث (٣٦٢٢)

”میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ یمامہ یا ہجر کی سر زمین ہے مگر جب دیکھا تو وہ مدینہ کی زمین تھی جس کا نام یثرب ہے۔

اور میں نے اپنی اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو تو اس کا دستہ ٹوٹ گیا پس اس کی تعبیر وہ ہے جو مسلمان احمد کے دن شہید

ہوئے پھر میں نے اس کو دوبارہ حرکت دی تو وہ پہلے سے اچھی حالت میں آ گئی پس اس کی تعبیر جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فتح اور جمعیت عطا کی میں نے ایک گائے کو بھی دیکھا جو کہ خیر ہے تو وہ یوم احد میں مسلمانوں کا مجمع تھا اور خیر وہ خیر وہ غنیمت تھی جس کے بعد ایسی چیز نہیں آئی اور صدق کا بدلہ جو اللہ نے جنگ کے بعد عطا فرمایا (یعنی فتح مکہ وغیرہ)۔"

فوائد:

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بدر کے دن ذوالفقار نامی تلوار حصے میں ملی، یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے یوم احد میں خواب دیکھا، فرمایا کہ میں نے ایک آج رات خواب دیکھا گویا کہ میں مضبوط قلعے میں ہوں، گویا کہ میری ذوالفقار تلوار کی دھار ٹوٹ گئی اور گویا کہ ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے، اور گویا کہ میرے پیچھے (قریب) ایک مینڈھا، نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو خبر دی اور اس خواب کی تعبیر دی اور فرمایا: مضبوط قلع سے مراد مدینہ ہے۔ اور میری تلوار کی دھار کا ٹوٹنا میری ذات میں مصیبت ہے (یعنی خاندان کا کوئی آدمی شہید ہوگا) اور جو گائے ذبح کی جا رہی تھی، اس کی تعبیر (احد میں) میرے صحابہ کا قتل ہے، اور جو میرے پیچھے مینڈھا تھا اس کی تعبیر لشکر اور گھڑ سواروں کا دستہ ہے (یعنی دشمن) اسے اللہ تعالیٰ (مسلمانوں کے ہاتھوں) قتل کرے گا۔ ان شاء اللہ

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۲/ ۲۹)

۲۔ فتح سے مراد فتح مکہ یا صلح حدیبیہ ہے کیونکہ یہ ساری فتوحات کی کلید ہیں۔ اجتماع سے مراد، وہ اکٹھ جو فتح مکہ کے وقت واقع ہوا جیسا کہ اس کی طرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فرمان کے ساتھ اشارہ کیا ہے:

﴿ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۝ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۝ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴾ [سورۃ النصر]

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے۔ تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کر اور اس سے بخشش مانگ، بلاشبہ وہ (اللہ) بہت توبہ فرمانے والا ہے۔''

۳۔ آپ ﷺ نے تلوار کی تعبیر ساتھیوں کے ساتھ کی تو تاویل بالکل وہی ہوئی جو آپ نے ذکر فرمائی کیونکہ آدمی کے ساتھی اس کے مدد معاون ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ حملہ کرتا ہے جیسے اپنی تلوار کے ساتھ کرتا ہے۔ اہل تعبیر تلوار کی بابت کئی تعبیریں دیتے ہیں جس نے تلوار پائی وہ سلطنت یا ولایت و منصب یا امانت یا بیوی یا بچے پائے گا۔ جس نے تلوار کو نیام سے نکال کر سونتا تو اس میں رخنہ پڑ گیا۔ اس کی بیوی محفوظ رہے گی اور بچہ تکلیف پہنچایا جائے گا۔ اگر نیام ٹوٹ گئی اور تلوار سلامت رہی تو اس کے برعکس اگر نیام اور تلوار دونوں بچ گئے یا دونوں ٹوٹ گئے تو دونوں محفوظ رہیں گے یا دونوں تکلیف پہنچائے جائیں گے اور تلوار کا قبضہ باپ، عصبات، ماں، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی سے متعلق ہے۔ اگر تلوار کو ننگا کیا اور کسی شخص کے قتل کا ارادہ کیا وہ اس کی زبان ہے جس کو وہ جھگڑے میں ننگا کرے گا بسا اوقات اس کی تعبیر ظالم حکمران کے ساتھ کرتے ہیں۔ مرقاۃ میں ہے کبھی عادل حکمران کے ساتھ بھی کیونکہ تلوار کی دو جہتیں ہیں۔ نووی نے کہا: ہر تعبیر قرائن کے لحاظ سے ہوگی۔ بعض نے کہا جس نے دیکھا کہ اس نے تلوار کو میان میں ڈالا ہے وہ شادی کرے گا یا کسی شخص کو مارا اس میں اپنی زبان کھولے گا۔ جس نے دیکھا کہ وہ کسی سے لڑ رہا ہے اور

اس کی تلوار مد مقابل کے مقابلہ میں زیادہ لمبی ہے تو یہ غلبہ پا لے گا۔ جس نے بہت بڑی تلوار دیکھی تو یہ فتنہ ہے۔ جس نے گلے میں تلوار کا پرتلہ ڈالا وہ اپنے گلے کوئی معاملہ ڈالے گا اگر پرتلہ چھوٹا ہے تو معاملہ ہمیشہ نہیں رہے گا اگر وہ اس کے پرتلے کو کھینچ رہا ہے تو عاجز آئے گا۔ واللہ اعلم

کھجوریں دیے جانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ ابْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَإِنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ»

صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب رؤيا النبي، رقم الحديث (٢٢٧٠)

”میں نے رات خواب دیکھا گویا کہ میں اور میرے اصحاب عقبہ بن رافع کے گھر میں ابن طاب کی عمدہ کھجوریں دیے گئے ہیں، میں نے اس کی تاویل کی کہ دنیا میں ہمارے لیے بلندی ہے اور آخرت میں انجام کا اچھا ہونا ہے اور بلاشبہ ہمارا دین مکمل ہو چکا ہے۔“

فوائد:

۱۔ ابن طاب مدینہ کا ایک آدمی ہے اس کی طرف عمدہ کھجوریں منسوب کی جاتی ہیں۔

۲۔ ”الرافعة: رافع کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ [المجادلة: ١١]

”اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کو بلند کرتا ہے۔“

اور ”العاقبة“ کو ”عقبة“ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے:

﴿ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ [طٰه: ١٣٢]

''اچھا بدلہ متقین کے لیے ہے۔''

حاصل یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ اچھی فال کو پسند اور بری کو ناپسند فرماتے تھے۔

۳۔ اسماء اور الفاظ کی مختلف معانی کے لحاظ سے کئی جہات ہوتیں ہیں۔ مثلاً دشمن کی طرف نسبت کے ساتھ ممکن ہے کہ ان کے برے انجام کو عقبۃ سے ماخوذ مانا جائے، ان کے بلند ہونے کو رافع سے اور ان کی موت کے عمدہ ہونے کو طاب سے۔ اسی طرح عاقبۃ کا معنی ہے اچھا بدلہ جبکہ اس آیت میں:

﴿ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ [النمل: ٥١]

''پس تو دیکھ ان کا کیسا برا انجام ہوا ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔''

یہاں ''عاقبۃ'' عقوبت کے معنی میں ہے۔ جملہ امور کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ خواب نہایت دقیق معاملہ ہے جو نوع توفیق کی طرف محتاج ہوتا ہے۔

دودھ خود پینا اور زائد کسی دوسرے کو دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

« بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظَافِيرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ » قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ « الْعِلْمَ »

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب اللبن، رقم الحديث (٧٠٠٦)

''اسی اثنا کہ میں سو رہا تھا مجھے ایک دودھ کا پیالہ دیا گیا میں نے اس سے

پیا حتی کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے، پھر میں نے اپنا بچا عمر کو دے دیا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی، آپ ﷺ نے فرمایا: "علم۔"

فوائد:

۱۔ دودھ کی تعبیر فطرت ہے۔ مسند بزار میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "اللبن في المنام فطرة" کہ نیند میں دودھ فطرت ہے۔ طبرانی میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«ومن رای أنه شرب لبنا فهو الفطرة»

"جس نے دیکھا کہ اس نے دودھ پیا ہے پس یہ فطرت ہے۔"

اور صحیح بخاری میں کتاب الاشربہ کے شروع میں حدیث ہے کہ جب آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ پکڑا تو جبریل علیہ السلام نے کہا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ»

صحيح البخاري۔ كتاب الأشربة۔ باب قول الله تعالیٰ ﴿إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس﴾ [المائدة: ٩٠] رقم الحديث (٥٥٧٦)

"تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس ذات نے آپ کو فطرت کی ہدایت دی۔"

۲۔ احتمال ہے کہ خواب علمی ہو یا بصری ہو اور یہی ظاہر ہے۔

۳۔ ابن ابی جمرۃ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے لبن کی تعبیر دودھ کے ساتھ اول الامر کا لحاظ رکھتے ہوئے کی، جب آپ کے پاس شراب اور دودھ کا پیالہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے دودھ پسند فرمایا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: "أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ" آپ ﷺ نے فطرت کو پکڑا۔"

صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب قول الله تعالیٰ ﴿وهل أتاك حديث موسیٰ﴾ [طٰهٰ: ٩] رقم الحديث (٣٣٩٤)

۴۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خواب میں دودھ تازہ اور خوب اور شیریں زیادتی پر دلیل ہے، اگر ترشی ہے تو اس کی تاویل اول کے خلاف ہے، اور اگر دیکھے کہ تازہ دودھ پیا ہے، دلیل ہے اسی قدر مال حلال پائے گا۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جنگلی چوپائے کا دودھ تھوڑا مال ہے، اگر خواب میں دیکھے کہ گورخر کا دودھ پیتا ہے تو خوبی اور صلاحیت پر دلیل ہے۔ اور اگر دیکھے کہ اونٹنی کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کسی سردار سے مال پائے گا اور اگر دیکھے کہ ہرنی کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کہ روزی اس پر فراخ ہوگی اور اگر دیکھے بکری کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے عورت سے مال اور نعمت پائے گا، اور اگر دیکھے بھینس کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کہ مال پائے گا اور اگر دیکھے گدھی کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کہ بیمار ہوگا اور شفاء پائے گا۔

اور اگر دیکھے کہ خرگوشنی کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کہ عورت سے نفع پائے گا اور اگر دیکھے کہ مادہ خنزیر کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کہ احمق اور بے وقوف ہوگا اور اگر دیکھے کہ لومڑی کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کسی سے مکر اور حیلہ کرے گا اور اگر دیکھے کہ بھیڑیے کا دودھ پیتا ہے، دلیل ہے کہ اس کا عیال اس کے ساتھ خیانت کرے گا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں ایسے جانور کا دودھ نکالنا جس کا گوشت حلال ہے، مال حلال پر دلیل ہے اور جس کا گوشت حرام ہے اس کا دودھ غم و اندوہ پر دلیل ہے۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں دودھ تین وجہ پر ہے: ① روزی حلال۔ ② مال اور فرزند۔ ③ غم واندوہ۔

۵۔ اپنی خواب کو اپنے سے کم علم والے کے سامنے بیان کرسکتا ہے۔ عالم کا مسائل کو دوسرے ساتھیوں کے سامنے پیش کرنا اور تعبیر کے متعلق امتحان لینا ٹھیک

ہے۔ یہ بھی ادب ہے کہ طالب علم اس مسئلہ کے علم کو معلم کی طرف لوٹا دے۔ علم میں نبی کریم ﷺ کے درجہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ آپ نے پیا حتی کہ سیرابی آپ کے ناخنوں سے نکل رہی تھی۔

کالی پراگندہ بالوں والی عورت دیکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم ﷺ کی مدینہ میں خواب کے بارے میں روایت ہے:

«رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى مَهْيَعَةَ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب المرأة السوداء، رقم الحديث (٧٠٣٩)

''میں نے کالی پراگندہ بالوں والی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکلی ہے یہاں تک مہیعہ (کھلی زمین میں) جا کر ٹھہری تو میں نے اس کی تاویل کی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ (کھلی زمین) کی طرف منتقل کی جائے گی۔'' اور مہیعہ جحفہ کو کہتے ہیں۔

فوائد:

۱۔ وباء سے مراد عام بیماری یا جلدی کی موت ہے کبھی اس کا اطلاق مضر صحت گھاس والی زمین پر ہوتا ہے۔ خصوصاً وہاں کے بخار اور امراض کے لیے۔

۲۔ مدینہ کی فضیلت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ ... وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ»

صحيح البخاري۔ كتاب الدعوات۔ باب الدعاء برفع الوباء والوجع، رقم الحديث (٦٣٧٢)

''اے اللہ ہماری طرف مدینہ کو محبوب کر دے...(اور حدیث میں یہ بھی ہے) اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔''

۳۔ مہلب نے کہا یہ خواب تعبیر دی گئی خوابوں سے ہے اور ضرب المثل کی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں وجہ التمثیل یہ ہے کہ اسم سوداء السوء (برائی) اور داء (بیماری) سے مشتق ہے اور اس کی تعبیر اس کے ساتھ کی جس نے ان دونوں ناموں کو جمع کیا یعنی سوء اور داء کو۔ قیروانی تعبیر گو نے کہا ہر وہ چیز جس پر سوداء غالب ہو وہ اکثر طور پر مکروہ ہوتی ہے۔

گائے ذبح ہوتے دیکھنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیال کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ الْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَراً وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب إذا رأي بقرا تنحر، رقم الحديث (۷۰۳۵)

''میں نے نیند میں دیکھا کہ میں مکہ سے کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں میرا گمان اس طرف گیا کہ یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ یعنی یثرب نکلا اور میں نے خواب میں گائے دیکھی (ذبح کی ہوئی) اور اللہ کا ثواب بہتر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے شہداء کے ساتھ جو کیا

وہ ان کے لیے اس دنیا میں رہنے سے بہتر ہے۔) تو اس کی تعبیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا یعنی وہ جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (دوسری فتوحات کی صورت میں) دی۔"

مفردات:

نَخلٌ: اسم جنس ہے۔ نَخِیلٌ کے معنی میں وَھلِيَ: وَھَلَ یَھِلُ یَوْھَلُ وَھْلًا ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو۔ اگر وَھَلًا (ھاء کے فتحہ کے ساتھ) ہو تو معنی ہے گھبراہٹ۔

فوائد:

۱۔ نووی نے کہا جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مدینہ رکھ دیا اور حدیث میں مدینہ میں یثرب کا نام بولنے پر نہی وارد ہوئی ہے لفظ تثریب کی کراہت کی بنا پر۔ جبکہ آپ نے اس حدیث میں مدینہ کا نام یثرب پکارا۔ اس کے کئی ایک جواب دیے گئے ہیں۔

نہی سے پہلا کا ہے۔ بیان جواز کے لیے اور نہی تنزیہی ہے جس کو صرف اس نام کا علم تھا اس کو بتلانے کے لیے دونوں ناموں کو جمع کر دیا اور یہی ظاہر معلوم ہوتا ہے جامع الصغیر میں مسند احمد کے حوالہ سے براء سے مرفوعاً روایت ہے:

«مَنْ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ هِيَ طَابَةٌ هِيَ طَابَةٌ»

مسند أحمد (٤/ ٢٨٥)

"جس نے مدینہ کا نام یثرب پکارا وہ اللہ سے استغفار کرے یہ طابہ ہے یہ طابہ ہے۔"

مرقاۃ میں ہے کہ یہ تکرار نہی کے رد میں مبالغہ کے لیے ہے کیونکہ یہ یہود و

منافقین کا شعار ہے اس اعتبار سے کہ جب انھوں نے کہا جیسا کہ سورۂ احزاب میں ہے:

﴿ يَآهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا﴾ [الأحزاب: ١٣]

''اے اہل یثرب لوٹ جاؤ، تمھارے لیے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔''

۴۔ اس بھلائی سے بھلائی کے بعد سے مراد: بدر کے بعد فتح خیبر پھر فتح مکہ ہے۔

حافظ رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ نے گائے اور بھلائی دیکھی گائے کی تاویل احد کے دن جو صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اس کے ساتھ کی اور بھلائی کی تاویل جوان کو لڑائی میں سچائی کا ثواب ملا اور جہاد میں صبر کرنے پر، بدر کے دن سے لے کر فتح مکہ تک۔

بَعْدُ کو بدر اور احد کے درمیان والے وقت کے ساتھ خاص نہ کیا جائے، ابن بطال نے اس پر تنبیہ کی ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ بدر سے مراد بدر موعد لیا جائے، مشہور بدر نہ لیا جائے جو احد سے پہلے کا ہے کیونکہ بدر موعد احد کے بعد ہوا ہے اس میں قتال نہیں ہوا، جب مشرکین احد سے واپس پلٹے، انھوں نے کہا: آئندہ سال ہم بدر میں جمع ہوں گے، رسول اللہ ﷺ اصحاب سمیت بدر کو نکلے لیکن مشرکین نہ آئے اس کا نام بدر موعد رکھا گیا، صدق سے اس طرف اشارہ ہے کہ انھوں نے وعدہ سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اس کے بعد غلبہ عطا فرمایا، بنی قریظہ اور خیبر وغیرہ کی فتح سے۔

کنویں سے ڈول نکالنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ

لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب نزع الماء من البئر حتى يروى الناس...، رقم الحديث (۷۰۱۹)

''(خواب میں) میں کنویں پر اس سے ڈول نکال رہا تھا کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول کو پکڑ لیا۔ پس ایک ڈول یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا تو ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول کی صورت میں بدل گیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا پانی کھینچنے میں کسی کو ماہر نہیں دیکھا، انھوں نے خوب پانی نکالا یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے لیے پانی سے حوض بھر لیے۔''

فوائد:

۱۔ ذَنُوبًا: ذال کے فتحہ کے ساتھ پانی سے مکمل بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم۔

مذکورہ حدیث میں ''بئر'' کے لفظ ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

«رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب نزع الذنوب والذنوبين من البئر...، رقم الحديث (۷۰۲۱)

''میں نے اپنے آپ کو بغیر منڈیر کے کنویں پر دیکھا اس پر ڈول تھا میں نے اس سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔''

ہمام کی روایت میں ہے:

«رَأَيْتُ أَنِّي عَلىٰ حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب الاستراحة في المنام، رقم الحديث (۷۰۲۲)

''میں نے اپنے آپ کو حوض پر دیکھا کہ لوگوں کو پلا رہا ہوں۔''

جمع کی صورت یہ ہے کہ پتھروں سے منڈیر بنانے سے پہلے جو گرد مٹی لگی ہوتی ہے اس کو قلیب کہتے ہیں۔ کنویں کی جانب میں اونٹوں کے پانی کے لیے جو جگہ بنائی جاتی ہے اسے حوض کہتے ہیں، آپ کنویں سے نکال نکال کے حوض میں ڈالتے جا رہے ہوں، وہاں سے لوگ خود بھی پی رہے ہوں اور اپنے چوپاؤں کو بھی پلا رہے ہوں۔ تو احادیث میں کوئی منافات و تعارض نہیں۔

۲۔ ہمام کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر نے مجھ سے ڈول پکڑا:

«لِيُرِيحَنِي» ''تاکہ مجھے راحت پہنچائیں۔''

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب الاستراحة في المنام، رقم الحديث (۷۰۲۲)

یہ خلافت ابوبکر کی طرف اشارہ ہے، نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد کیونکہ موت دنیا کی تکان و آلائش سے راحت ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امت کے معاملات کو سلجھایا اور ان کے احوال میں ان کی بھرپور مدد کی۔

۳۔ مذکورہ حدیث میں ''ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ'' شک کے ساتھ ہے جبکہ ہمام کی روایت میں ''ذَنُوبَيْنِ'' دو ڈول بغیر شک کے ہے۔

۴۔ ابوبکر کے ڈول نکالنے میں کمزوری تھی۔ اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فضیلت سے گرانا مقصود نہیں ہے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر ہے کہ آپ کی خلافت کا عرصہ میعاد قلیل ہوگا اور وفات جلدی ہوگی، بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دورانیہ دراز ہوا اور ان کے زمانہ حیات میں لوگوں نے کثیر منافع حاصل کیے۔ فتوحات کی کثرت کے باعث اسلام کا دائرہ وسیع تر ہوگیا۔

۵۔ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ: ''اللہ انھیں بخش دے۔'' اس سے نہ تو نقص مراد ہے اور نہ ہی اس طرف اشارہ ہے کہ آپ سے گناہ واقع ہوگا صرف یہ ایک کلمہ ہے جیسے عرب بولتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ اپنی کلام کو سہارا دے سکیں اور یہ کلمہ ''غفر اللّٰه له'' عرب کی عادت سے ہے جیسا کہ وہ یہ کہتے ہیں: ''تَرِبَتْ يَمِينُهُ'' اس کا ہاتھ خاک آلود ہو۔ ''قاتله اللّٰه'' اللہ اسے ہلاک کرے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ متکلم کی طرف سے دعا ہے اس کا کوئی مفہوم نہیں۔ بعض علماء نے کہا اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جلدی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی کے لیے اس قول کی مانند ہے:

﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴾ [النصر: ۳]

''تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ، حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ بے شک وہ بڑا ہی قبول کرنے والا ہے۔''

اس آیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب وفات کی طرف اشارہ ہے۔ حافظ رحمہ اللہ نے کہا ممکن ہے کہ اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتوحات کے کم ہونے کی طرف اشارہ ہو جبکہ اس میں ان کی کوئی کوتاہی نہیں کیونکہ آپ کی خلافت کا عرصہ ہی قلیل ہے اور مغفرت کا معنی ہے، ان سے ملامت کا اٹھانا۔

۶۔ حتى ضرب الناس بعطن. اعطن جو کنویں کے گرد پینے کے لیے جگہ تیار کی جاتی ہے۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ سے۔ ''العطن'' اونٹوں کے لیے بولتے ہیں جیسے: ''الوطن'' لوگوں کے لیے۔ لیکن حوض کے قریب ان کے بیٹھنے کی جگہ پر غالب آ گیا۔ کہا جاتا ہے: ''ضربت الابل بعطن'' جب وہ سیر ہو کر پانی کے اردگرد بیٹھ جائیں۔ ضرب بمعنی برك مناقب عمر میں یہ لفظ ہیں:

«حَتّٰی رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ»

صحيح البخاري- كتاب فضائل أصحاب النبيﷺ- باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص... رقم الحديث (٣٦٨٢)

''یہاں تک کہ لوگ سیراب کر دیے گئے اور اونٹوں کو واپس بیٹھنے کی جگہ لے گئے۔''

ہمام کی روایت میں ہے:

"فلم يزل ينزع حتى تولى الناس والحوض يتفجر."

''مسلسل ڈول نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ پھر گئے اور حوض بہہ رہا تھا۔''

ابو الطفیل سے بزار اور طبرانی میں حسن سند کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَا أَنَا أَنْزِعُ اللَّيْلَ إِذَا وَرَدَتْ عَلَىٰ غَنَمٍ سُوْدٍ وَعُفْرٍ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ... فَذَكَرَهُ وَقَالَ فِيْ عُمَرَ فَمَلَأَ الْحِيَاضَ وَأَرْوَى الْوَارِدَةَ. وَقَالَ فِيْهِ: فَأَوَّلْتُ السُّوْدَ الْعَرَبَ وَالْعُفْرَ الْعَجَمَ»

''میں رات کو ڈول نکال رہا تھا کہ میں وارد ہوا سیاہ اور خاکستری بکریوں پر پھر ابوبکر آئے انھوں نے ڈول نکالا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا ذکر کیا اور عمر کے متعلق کہا حوض کو بھر دیا اور وارد ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور اس کے متعلق کہا، کالی کی تاویل عرب کے ساتھ کی اور خاکستری کی عجم کے ساتھ۔''

قاضی نے کہا: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد خلافت عمر ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابوبکر و عمر دونوں کی خلافت مراد ہے کیونکہ ابوبکر نے اولاً مرتد لوگوں کو ہٹانے کے ساتھ لوگوں کے معاملے کو جمع کیا ان کے زمانہ میں خلافت میں فتوحات کا دروازہ کھلا پھر عمر والی بنے تو ان کے زمانہ میں فتوحات بہت زیادہ ہوئیں،

اسلام کو بڑی وسعت ملی اور اس کے قوانین وضوابط نے اپنی جڑیں مضبوط کیں۔

نووی نے کہا: یہ خواب مثال ہے اس کے لیے جو ان دو خلیفوں کے لیے جاری ہوا ان کے آثار صالحہ کے ظہور سے اور لوگوں کے ان دونوں کے ساتھ فائدہ اٹھانے سے اور یہ سب کچھ نبی کریم ﷺ سے ماخوذ ہے کیونکہ آپ ﷺ صاحب امر تھے، آپ نے اسلام کو مکمل کھڑا کیا اور دین کے قواعد کو مضبوط کیا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور مرتدین سے قتال کیا، ان کی جڑ کاٹ دی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور اسلام ان کے زمانہ میں وسیع تر ہوگیا، پس مسلمانوں کا معاملہ کنویں کی مانند ہوگیا، جس میں پانی ہو اور اس پانی میں ان کی حیات وصلاح پنہاں ہو۔ ان کے پلانے کو ان کے مصالح کا خیال رکھنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

۷۔ مسند احمد اور ابو داود وغیرہ میں حضرت سمرہ بن جندب کا بیان:

«عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا حَتّٰى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ»

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے آ کر کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا ہے، ابوبکر آئے انھوں نے اس کو لکڑیوں سے پکڑا (جو ڈول کے منہ پر مخالف سمت میں ہوتی ہیں) بہت تھوڑا سا پیا، پھر عمر آئے انھوں نے لکڑیوں سے پکڑا اور پیا، یہاں تک کہ ان کی انتڑیاں بھر گئیں (یعنی خوب سیر

ہوئے) پھر عثمان آئے اور انھوں نے لکڑیوں سے پکڑا اور پیا یہاں تک کہ ان کی انتڑیاں بھر گئیں، پھر علی آئے لکڑیوں سے پکڑا وہ پانی ڈول سے نکل پڑا اور متحرک ہوگیا (کچھ پانی اس سے گر گیا یا سارا پانی گر گیا)۔"

ابن العربی نے کہا مذکورہ حدیث ابن عمر کی گزشتہ حدیث کے معارض ہے۔

حافظ کہتے ہیں سمرہ کی حدیث معتمد ہے اور ابن عمر کی حدیث اس بات کی تصریح کرنے والی ہے کہ دیکھنے والے نبی اکرم ﷺ تھے۔ جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا احمد میں ابوطفیل سے شاہد بھی ہے۔ اس میں زیادہ ہے کہ مجھ پر کالی اور خاکستری رنگ کی بکریاں وارد کی گئیں، کالی کی تاویل عرب کے ساتھ اور خاکستری کی عجم کے ساتھ کی۔

اسی طرح ابن عمر کی حدیث میں کہ کنویں سے پانی کھینچا جبکہ سمرہ کی حدیث میں ہے، آسمان سے اُتارا گیا۔ حافظ کہتے ہیں یہ دونوں قصے ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔ آسمان سے پانی کا نازل ہونا یہ خزانہ تھا جو زمین میں ٹھہرا جیسا کہ سمرہ کی حدیث تقاضا کرتی ہے، پھر اس سے ڈول کے ساتھ نکالا جیسا کہ ابن عمر کی حدیث دلالت کرتی ہے اور سمرہ کی حدیث میں خلفاء پر آسمان کی طرف سے مدد ملنے پر اشارہ ہے جبکہ ابن عمر کی حدیث میں زمین کے خزانوں پر اپنے ہاتھوں سے غلبہ حاصل کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

۸۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کنویں کی اصل تاویل میں عورت ہے اور اگر کوئی دیکھے کہ کسی جگہ کنواں کھودتا ہے تو دلیل ہے کہ عورت کرے گا اور اگر دیکھے کہ کنواں کھودنے میں کوئی اس کی مدد کرتا ہے تو دلیل ہے کہ اس میں اور اس عورت میں کوئی وکیل ہے، اور چاہتا ہے کہ مکر و حیلہ سے اس عورت کی شادی کرائے۔ کیونکہ کہاوتوں میں کنواں کھودنا مکروہ و حیلہ ہے کہ فلاں، فلاں کے لیے کنواں کھودتا ہے، یعنی اس کے ساتھ بدی اور مکر کرے گا اور خواب میں

کنویں کا پانی عورت کا مال ہے، اور اگر کوئی دیکھے کہ اس نے کنویں کا پانی پیا ہے تو دلیل ہے کہ عورت کا مال کھائے گا اور اگر کنویں میں سے پانی پیا کہ جو پختہ اینٹ سے نکلا تھا، یہ عورت کے مال پر دلیل ہے اور اگر کوئی دیکھے کہ کنوں کھودنے سے پانی نہیں نکلا تو دلیل ہے کہ مفلسی عورت سے شادی کرے گا۔

پھونک مار کر اُڑا دینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب النفخ في المنام، رقم الحديث (۷۰۳٦)

''میں سو رہا تھا کہ میں زمین کے خزانے دیا گیا، میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیے گئے سو وہ دونوں مجھ پر بوجھل گزرے اور مجھے غم میں ڈال دیا۔ میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں پر پھونک ماروں میں نے پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹوں کے ساتھ کی جن کے میں دمیان ہوں ایک صنعاء کا دوسرا یمامہ کا۔''

فوائد:

۱۔ خطابی نے کہا کہ خزائن ارض سے مراد قیصر و کسریٰ کے خزانے ہیں۔

۲۔ قرطبی نے کہا کہ کنگن بھاری اس وجہ سے پڑے کہ سونا عورتوں کا زیور ہے اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

۳۔ میں نے ان کو پھونک ماری وہ اُڑ گئے۔ المقبری کی روایت میں زیادہ ہے، ایک یمامہ میں جاگرا دوسرا یمن میں۔ اس میں ان دونوں کے معاملہ کے حقیر ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جس چیز کی قوت یہ ہو کہ پھونک مارنے کے ساتھ اُڑ جائے انتہا درجہ کی حقیر ہے۔ ابن العربی نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں کا معاملہ منتہائے درجہ کا سنگین تھا۔ مسلمانوں پر اس طرح کا اس سے پہلے واقعہ رونما نہیں ہوا۔ حافظ نے کہا معاملہ کی شدت کی نوعیت اس طرح ہے لیکن یہ اشارہ حقارت معنویہ کے لیے ہے حسیہ نہیں۔ ان کے اڑنے میں ان کے معاملہ کے مضمحل اور کمزور ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ میں نے ان کی تاویل دو جھوٹوں کے ساتھ کی۔ المہلب نے کہا یہ خواب اپنی اصل پر نہیں ہے بلکہ ضرب المثل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے دو کڑوں کی تاویل دو جھوٹوں کے ساتھ کی۔ کیونکہ جھوٹ یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے محل کے علاوہ رکھنا۔ جب آپ نے دو سونے کے کنگن اپنے بازوؤں میں دیکھے حالانکہ یہ عورتوں کا زیور ہے مردوں کا نہیں تو آپ نے جان لیا کہ عنقریب ایسا آدمی نکلے گا جو جھوٹا دعویٰ کرے گا۔ اسی طرح "ذَهَبٌ ذِهَابٌ" نے اس کو مزید پختہ کر دیا، وہ اُڑ گئے تو آپ کو پتہ چل گیا کہ ان کا معاملہ ثابت نہیں رہے گا۔

۵۔ مذکورہ روایت میں ہے کہ میں ان کے درمیان ہوں جبکہ بخاری کی دوسری حدیث میں ہے:

«يَخْرُجَانِ بَعْدِي» "میرے بعد نکلیں گے۔"

صحيح البخاري۔ كتاب المناقب۔ باب علاماة النبوة في الإسلام، رقم الحديث (۳۶۲۱)

جمع کی صورت یہ ہے کہ خروج سے مراد شان و شوکت، جنگ و جدل اور دعویٰ

نبوت ہے۔نووی نے اس جمع کو علما سے نقل کیا ہے۔ حافظ نے کہا یہ بات محل نظر ہے کیونکہ یہ سب کچھ آپ کی حیات میں ہی اسود کے لیے ظاہر ہو چکا تھا اور اس نے دعویٰ نبوت کیا اس کی شان وشوکت بہت بڑھ گئی اور اس نے مسلمانوں سے جنگ کی اور شہر پر غلبہ حاصل کیا حتی کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں قتل کر دیا گیا، جیسا کہ مغازی کے آخر میں گزر چکا ہے۔

صحيح البخاري۔ كتاب المغازي۔ باب قصة الأسود العنسي، رقم الحديث (٤٣٧٩)

اور مسیلمہ نے بھی نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہی دعویٰ نبوت کر دیا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اس کی شان وشوکت نہ بڑھ سکی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اس نے جنگ کی۔ حافظ کہتے ہیں جمع کی صورت یہ ہے یا تو اس کو تغلیب پر محمول کیا جائے یا "بعدي" سے مراد "ومن بعد نبوتي" لیا جائے۔

۶۔ مسیلمہ کو وحشی نے قتل کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"قَتَلْتَ خَيْرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَشَرَّ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ."

"تو نے جاہلیت میں لوگوں میں سے بہترین کو قتل کیا اور اسلام میں لوگوں میں سے بدترین کو۔"

اسود العنسی کو فیروز دیلمی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات والی بیماری کے دنوں میں قتل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَازَ فَيْرُوزُ ...» "فیروز کامیاب ہوگیا۔" تحفة الأحوذي (٦/ ٥٧٢)

۷۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرد یہ دیکھے کہ اس نے کوئی کنگن ہاتھ میں پہنا ہوا ہے تو دلیل ہے کہ کوئی تکلیف وزحمت اس کو پہنچے گی اور اگر وہ دیکھے کہ چاندی کے کنگن پہنے ہوئے ہے تو دلیل ہے کہ غم واندوہ اس کو کمتر ہو، اور تمام پہناوے عورتوں کے مردوں کے لیے نیک اور بہتر نہیں ہوتے اور اسی

طرح مردوں کے پہناوے عورتوں کے واسطے اچھے نہیں ہیں، خواب میں کڑے عورتوں کے لیے شوہر ہیں۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کسی نے اس کو کڑا دیا ہے، دلیل ہے کہ اس کے فرزند یا بھائی پیدا ہوگا اور اگر یہ خواب عورت دیکھے تو شوہر کرے گی۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اگر خواب میں دیکھے کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں کڑے ہیں، دلیل ہے کہ اس کو مال اور نعمت، رنج کے ساتھ حاصل ہوں گے۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا: ہے کہ خواب میں کڑوں کا دیکھنا پانچ وجوں پر ہے: ① ریاست۔ ② حکمت۔ ③ مکر۔ ④ غم۔ ⑤ برادر یا فرزند۔

قمیص کھینچتے دیکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدِيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ » قَالُوا مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ « الدِّيْنَ »

صحيح البخاري- كتاب التعبير- باب القميص في المنام، رقم الحديث (٧٠٠٨)

''میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جا رہے ہیں ان پر قمیصیں تھیں کچھ تو چھاتی تک پہنچ رہی تھیں اور کچھ اس سے بھی کم، مجھ پر عمر بن خطاب کا گزر ہوا، ان پر قمیص تھی جسے وہ (زمین پر) کھینچ رہے تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین۔''

مفردات:

الثُّدِيَّ: ثاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ اور یاء کی تشدید کے ساتھ۔ ثَدْی یا ثَدی کی جمع ہے۔ کبار اہل لغات کے ہاں یہ مذکر ہے اور مؤنث بھی حکایت کیا گیا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ اس کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عورت کے ساتھ خاص ہے جبکہ حدیث ہذا اس کی تردید کرتی ہے، شاید کہ کہنے والے نے اس بات کا دعویٰ کیا ہو اس حدیث میں اس کا اطلاق مجازی طور پر ہوا ہے۔

فوائــد:

۱۔ مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ: یعنی قمیص نہایت چھوٹی تھی جو حلق سے ناف تک نہیں پہنچتی تھی بلکہ اس سے بھی اوپر اوپر تھی۔

۲۔ ترمذی کی روایت میں: «مِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ ذٰلِكَ» جبکہ مذکورہ روایت میں «مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ» ہے۔ حافظ کہتے ہیں ممکن ہے کہ انھوں نے نیچے والی جہت مراد لی ہو اور یہ ظاہر ہے۔

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب (في رؤيا النبي ﷺ اللبن و القمص، رقم الحديث (۲۲۸۵)

اس لحاظ سے قمیص لمبی ہو گی اور ممکن ہے کہ اوپر والی جہت مراد ہو اس حساب سے قمیص چھوٹی ہوگی، پہلے معنی کی تائید ترمذی کی روایت سے بھی ہوتی ہے جو حکیم سے ہے:

«مِنْهُمْ مَنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ إِلٰى سُرَّتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ إِلٰى رُكْبَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ إِلٰىٓ أَنْصَافِ سَاقَيْهِ»

”ان میں سے بعض کی قمیص ناف تک تھی اور ان میں سے بعض کی قمیص اس کے گھٹنے تک اور ان میں سے بعض کی قمیص اس کی نصف پنڈلیوں

تک اور اس معنی کی مزید تائید ایک اور روایت سے بھی ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ» قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ: «الدِّينَ...»

جامع الترمذي- أبواب الرؤيا- باب (في رؤيا النبي ﷺ اللبن والقمص، رقم الحديث (٢٢٨٥)

''مجھ پر عمر پیش کیے گئے ان پر قمیص تھی جسے وہ کھینچ رہے تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ نے اس کی کیا تاویل کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دین۔''

۳۔ نووی نے کہا: قمیص سے مراد دین اور کھینچنے سے مراد آثار جمیلہ اور سنن حسنہ کا مسلمانوں میں آپ کی وفات کے بعد باقی رہنا ہے تاکہ آپ کی اقتدا کی جا سکے، حافظ نے کہا: قمیص کی دین کے ساتھ تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کیونکہ قمیص اس دنیا میں انسان کی پردے والی چیزوں کو ڈھانپتی ہے اور دین ان چیزوں کو آخرت میں ڈھانپے گا اور اسے ہر مکروہ چیز سے روکتا ہے اور اس کی اصل اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:

﴿ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ [الأعراف: ٢٦]

''اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔''

عرب فضیلت اور پاکدامنی کا کنایہ قمیص کے ساتھ کرتے ہیں اسی سے آپ ﷺ کا قول ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے:

«إِنَّ اللّٰهَ سَيُلْبِسُهُ قَمِيصًا فَلَا تَخْلَعْهُ»

''بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تجھے قمیض پہنچائے گا، اسے نہ اُتارنا۔''

۴۔ کبھی نیند میں چیز اچھی ہوتی ہے حالانکہ بیداری میں شرعاً وہ مذموم ہوتی

ہے جیسے قمیض کا لمبا رکھنا وعید کا باعث ہے جبکہ خواب میں صحیح ہے اور اس کے برعکس بھی۔

اشکال:

کیا عمر، ابوبکر رضی اللہ عنہما سے زیادہ فضیلت والے تھے کیونکہ ان پر ابوبکر سے لمبی قمیض تھی؟

جواب:

حدیث میں مطلوب کی صراحت موجود نہیں، ہوسکتا ہے کہ ابوبکر ان لوگوں میں پیش نہ کیے گئے ہوں یا ان سے پہلے پیش کیے گئے ہوں یا بالکل ہی پیش نہ کیے گئے ہوں۔ اور جب پیش کیے گئے ہوں ان پر زیادہ لمبی قمیض ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق۔ آپ کے خاموش رہنے کا یہ راز ہو کہ آپ نے ان کی فضیلت کو جان لیا ہو یہ بھی ہے کہ آپ نے ذکر کیا ہو لیکن راوی بھول گیا ہو۔ علی التنزل بے شک اصل ان سارے احتمالات کا نہ ہونا وہ معارض ہے ان احادیث کے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دال ہیں اور متواتر معنوی ہیں اور ان سے احتمالات سے قوی احتمال یہ ہے کہ آپ کو پیش ہی نہ کیا گیا ہو۔

٦۔ مراد اس خبر سے تنبیہ ہے کہ ان میں سے عمر کو دین میں مکمل فضل حاصل تھا اور یہ انھی پر منحصر تھا اس کی دلیل نہیں۔

روشنی سے چمکتے محلات

ابن ساریۃ رضی اللہ عنہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ»

''بے شک میں عبداللہ اور خاتم النبیین تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔''

مزید فرمایا: میں تم کو اس معاملے کی (ابتداء) کی خبر دیتا ہوں:

«دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسىٰ وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ»

''میں (اپنے باپ) ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کی خواب جو انھوں نے دیکھی۔''

مزید فرمایا:

''انبیاء کی مائیں ایسی ہی خوابیں دیکھتی ہیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں نے جب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) جنم دیا تو ایک نور دیکھا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا۔''

مسند أحمد (٤/ ١٢٧) الطبراني في الكبير (١٨/ ٦٢٩) البيقي في دلائل النبوة (٢/ ١٣٠) مستدرك حاكم (٢/ ٦٠٠)

فوائد:

١۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت، رفعت و بلندی، مقام و مرتبہ بالکل واضح ہے کہ کل کائنات کے باپ آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا دیا تھا۔

٢۔ سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے لیے دعا کی تھی۔

٣۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ سورۃ الصف میں موجود ہے۔

٤۔ شام کے محلات چمک اٹھے، مطلب ہے تاریکیوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔

ظلمت خانے ضوء دینے لگیں گے، آتش کدوں کی آگ ٹھنڈی پڑ جائے گی، لات، منات، عزیٰ و ھبل منہدم ہو جائیں گے اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں دائرہ اسلام میں آ جائیں گی۔

سو سال کے بعد کوئی صحابی باقی نہیں رہے گا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری زندگی میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو فرمایا:

« رَأَيْتُم لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِنْهَا مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ »

صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٦) الطحاوي (٢٧٤) صحيح ابن حبان (٢٩٨٩)

"مجھے تم اپنی اس رات دکھلائے گئے ہو، بے شک سو سال کے آخر پر جو (صحابی) اس وقت زمین کی پشت پر ہے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔"

فوائد:

یعنی "خير القرون قرني" کے بعد "ثم الّذين يلونهم" (صحابہ رضی اللہ عنہم) والا زمانہ ختم ہو جائے گا۔

عکرمہ کا اسلام لانا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ أَبَا جَهْلٍ اَتَانِي فَبَا يَعنِي »

"میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ ابو جہل میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ سے بیعت کی ہے۔"

جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے آپ کی خواب سچ کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُونَنَّ غَيْرَهُ))

مستدرك حاكم (٣/ ٥٠٦٠) قال في التلخيص على شرط البخاري و مسلم.

''اس کے علاوہ کوئی اور (آدمی) ہے۔''

یہاں تک کہ عکرمۃ بن ابی جہل نے اسلام قبول کر لیا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب کی تصدیق تھی۔

فوائد:

۱۔ عکرمۃ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ مشرکین مکہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھے جب کشتی ڈوبنے لگی تو مشرک کہنے لگے، یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو پکارو، وہی بچائے گا تو عکرمۃ رضی اللہ عنہ کہنے لگے جو یہاں بچاتا ہے باہر کیوں نہیں بچاتا، یہی چیز ان کی ہدایت کا سبب بنی۔ اللهم اهد مشركِ زمانِنا كما هديتَ عكرمة رضي الله عنه. آمين

۲۔ جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ خواب عجائبات میں سے ایک ہے کہ خواب میں ایک چیز جھوٹ نظر آتی ہے اور اس کی تاویل اس کے فرزند پر واقع ہوتی ہے، جیسا کہ مذکورہ حدیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ابوجہل مسلمان ہو گیا ہے، حالانکہ اس کے بعد حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ابوجہل کے فرزند اسلام لائے، یعنی یہ خواب ان خواب میں سے ہے جس کی تعبیر برعکس ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اسد امیر اسلام لایا ہے۔ حالانکہ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسد کے فرزند اسلام لائے۔

اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بچے کی خواب کی تاویل ماں پر پڑتی ہے اور غلام کے خواب کی تعبیر آقا پر پڑتی ہے۔

سیاہ اور سفید بکریاں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«رَأَيْتُ غَنَمًا كَثِيرَةً سَوْدَاءَ دَخَلَتْ فِيهَا غَنَمٌ كَثِيرَةٌ بِيضٌ»

''میں نے بکریاں دیکھی جو بہت زیادہ سیاہ تھیں ان میں بہت زیادہ سفید بکریاں داخل ہوگئی ہیں۔''

انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

«الْعَجَمُ يُشْرِكُونَكُمْ فِي دِينِكُمْ وَأَنْسَابِكُمْ»

''عجمی تمھارے دین اور تمھارے نسبوں میں شریک ہوجائیں گے۔''

انھوں نے کہا: عجمی یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنَ الْعَجَمِ وَأَسْعَدُهُمْ بِهِ النَّاسُ»

مستدرك حاكم (٣/ ٨١٩٤) قال في التلخيص على شرط البخاري.

''اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ بھی معلق ہو تب بھی عجم کے کچھ لوگ اسے ضرور پالیں گے اور وہ اس ایمان کے ساتھ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند ہوں گے۔''

فوائد:

عربی النسل ہونا مرتبہ کی دلیل نہیں بلکہ مراتب کا ملنا تقویٰ و پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے۔

صحابہ کے خواب نبی اکرم ﷺ کی تعبیر

رسول اللہ ﷺ خوابوں کو بڑی اہمیت دیتے اور صحابہ ﷢ سے ان کی بابت پوچھتے، حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو ہم پر اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتے اور فرماتے:

«هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا»

صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب رؤيا النبي ﷺ، رقم الحديث (٢٢٧٥)

''کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔''

فوائد:

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کا مقتدیوں کی طرف چہرہ کرنا مستحب ہے۔

۲۔ خواب کے متعلق سوال کرنا مستحب ہے اور دن کے شروع حصے میں تاویل بتانے میں جلدی کرنا کیونکہ اس وقت ذہن مجتمع ہوتا ہے، دنیا کے معاش کی مشغولیت میں منتشر نہیں ہوتا کیونکہ دیکھنے والے کا زمانہ بھی قریب ہوتا ہے اور اس پر وہ حالت طاری نہیں ہوتی کہ خواب خلط ملط ہوجائے، کیونکہ کبھی اس میں جلدی مستحب ہوتی ہے جیسے بھلائی پر اُبھارنا اور معصیت سے ڈرانا وغیرہ۔

آپ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے اپنے صحابہ کی طرف منہ کرتے اور فرماتے تم میں سے آج رات جس نے خواب دیکھا ہے وہ مجھ پر بیان کرے تاکہ میں اس کی تعبیر دوں، اصحاب آپ ﷺ کو اپنے خواب بیان کرتے، پھر آپ ﷺ نے بطور ایثار انجام کو چھپانے کے لیے سوال ترک کر دیا، آپ اس کی تعبیر دیتے جو بطورِ متبرع سوال کرتا۔

بدلی سے گھی، شہد کی بارش ہونا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ «اعْبُرْهَا» قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَ أَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُوا بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُوا بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا» قَالَ فَوَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ «لَا تُقْسِمْ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب، رقم الحديث (٧٠٤٦)

''واقعہ یہ ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے رات نیند میں ایک بدلی کو دیکھا ہے کہ اس

سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی ہے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ اس سے پکڑ رہے ہیں ان میں سے کچھ تو زیادہ لینے والا تھا اور کچھ کم (اور میں نے خواب دیکھا) کہ ایک رسی آسمان سے نیچے تک پہنچائی گئی ہے، میں نے (آقا) آپ ﷺ کو دیکھا کہ اسے پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑی وہ بھی چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے پکڑی وہ بھی چڑھ گیا پھر ایک اور آدمی نے پکڑی تو وہ ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے چھوڑیے (یعنی اجازت دیجیے) میں اس کی تعبیر دوں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے کہا: ''تعبیر دو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بدلی (سایہ) سے مراد اسلام ہے جو اس سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی تھی، پس وہ قرآن اور اس کی شیرینی بہہ رہے تھی، پس قرآن سے کچھ تو زیادہ پکڑنے والے ہیں اور کچھ کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک پہنچائی گئی ہے وہ حق (سچا راستہ) ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں، آپ ﷺ نے اسے پکڑا ہوا ہے، یہاں تک کہ اس کے ذریعہ اللہ آپ کو اٹھا لے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک اور پکڑے گا وہ بھی اس کے ساتھ چڑھ جائے گا (یعنی تاحیات اس پر قائم رہے گا) پھر ایک اور آدمی پکڑے گا وہ بھی چڑھ جائے گا، پھر ایک اور آدمی پکڑے گا تو ان کے معاملہ خلافت کا کٹ جائے گا۔ پھر اس کے لیے جوڑی گئی وہ بھی چڑھ جائے گا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، مجھے بتلایئے میں تعبیر میں درستگی کو پہنچا، یا خطا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بعض حصہ

میں درستگی کو پہنچا اور بعض میں خطا کی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ضرور بیان کریں گے جس کے اندر میں نے خطا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم نہ اٹھا۔''

مفردات:

''ظُلَّةٌ: ظاء کے ضمہ کے ساتھ۔ سایہ دار بدلی۔ یَنْطِفُ: بارش بہہ رہی تھی۔ یَتَكَفَّفُونَ: ہاتھوں اور مٹھیوں سے لے رہے تھے۔ فَالْمُسْتَكْثِرُ: مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اس کی خبر محذوف ہے۔ فِيهِمُ الْمُسْتَكْثِرُ فِي الْأَخْذِ... رَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا: وَاصِلٌ بمعنی مِوْصُوْلٌ ہے۔ پہنچائی ہوئی۔ جیسے ہے: ''عِيشَةٌ رَّاضِيَةٌ'' یعنی مَرْضِيَّةٌ پسندیدہ زندگی۔ لَتَدَعَنِّي۔ لام تاکید کا ہے آپ مجھے ضرور اجازت دیں۔

فوائد:

۱۔ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا: تو بعض میں درستی کو پہنچا اور بعض میں خطا کی۔ نووی نے علما نے اس کے مفہوم میں اختلاف کیا ہے۔

ابن قتیبہ اور ان کے ساتھ دوسرے علما نے کہا ہے: ''اصبت بعضا'' کا معنی ہے کہ تو اس کی تفسیر میں درستگی کو پہنچا اور اس کی تاویل کی حقیقت کو پالیا۔ اور ''أخطات بعضا'' کا معنی ہے کہ تو نے میری اجازت کے بغیر اس کی جلدی تفسیر کر کے خطا کی ہے۔ دوسرے علما نے کہا: ابن قتیبہ کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر کی اجازت خود دی ہے۔ اس اعتبار سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعبرھا'' اس کی تعبیر دو۔ جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے صرف بعض کی تفسیر کے چھوڑ دینے میں خطا کی ہے، کیونکہ خواب دیکھنے والے نے کہا ہے: ''رأیت ظلة تنطف السمن والعسل'' میں نے بدلی کو دیکھا اس سے گھی اور شہد کی بارش

ہو رہی ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر قرآن کی مٹھاس اور اس کی نرمی کے ساتھ کی جبکہ یہ تو صرف شہد کی تفسیر ہے اور گھی کی تفسیر کو چھوڑ دیا اس کی تفسیر سنت تھی۔

حق یہ تھا کہ شہد اور گھی کی تعبیر میں کہتے قرآن وسنت اور اس کی جانب طحاوی نے اشارہ کیا ہے۔ دوسروں نے کہا: عثمان کی خلافت کی دستبرداری کی تعبیر دینے میں خطا ہوئی ہے، خواب میں ذکر کیا گیا ہے: "أخذ به رجل اخر فانقطع" ایک دوسرے آدمی نے رسی پکڑی تو وہ ٹوٹ گئی اب یہ چیز عثمان رضی اللہ عنہ کے خود خلافت چھوڑنے پر دلالت کرتی ہے جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر کی، ایک آدمی اس رسی کو پکڑے گا وہ ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے جوڑی جائے گی، پھر وہ اس کے ساتھ چڑھے گا۔ حالانکہ عثمان خلافت سے زبردستی دستبردار کیے گئے اور قتل کر دیے گئے اور انھیں خلافت دوبارہ نہ مل سکی۔ "ثم وصل" کی درست تفسیر یہ تھی کہ ملانے کو کسی دوسرے کی سلطنت پر محمول کیا جائے۔

۲۔ مہلب نے کہا: خطأ کی جگہ "ثم وصل له" کے الفاظ ہیں، کیونکہ حدیث میں صرف "ثم وصل" مروی ہے۔ "له" کا ذکر نہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں فرمایا کہ مہلب کی بات کی بنیاد وہم پر ہے کیونکہ اکثر روایات میں "له" کا لفظ ثابت ہے۔ اگر "ثم وصل" کے الفاظ ہوں تو معنی ہوگا: "عثمان رضی اللہ عنہ سے رسی ٹوٹ گئی پھر کسی اور کے لیے ملا دی گئی" یعنی خلافت ان کے غیر کو مل گئی اور اگر "ثم وصل له" کے الفاظ ہوں تو پھر معنی ہوگا کہ "قریب تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ملنے سے رہ جاتے" بوجہ ان فیصلوں سے جو ان سے صادر ہوئے اور لوگوں نے ان کا انکار کیا۔ ان فیصلوں کو رسی ٹوٹنے سے تعبیر کیا۔ پھر ان کے لیے شہادت واقع ہوئی تو عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے ان دونوں ساتھیوں کے ساتھ جا ملے۔ تو ان کی شہادت کو "وصل له"

سے تعبیر کیا، یعنی رسی ان کے لیے جوڑ دی گئی۔

(ماخوذ از: فتح الباري: ١٢/ ٤٥٥)

۳۔ نووی بطور دلیل علماء کا قول نقل کرتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں جس قسم کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ تب ہے اس قسم مفسدہ پردازی اور ظاہری مشقت نہ ہو اگر فسادی نوعیت کی قسم ہے تو پورا کرنے کا حکم نہیں اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قسم کے پورا کرنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ اس کے پورا کرنے میں فساد تھا۔ (شرح مسلم للنووي: ٨/ ٣٤)

سبز باغ دیکھنا اور کڑے کو پکڑنا

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عباد نے کہا:

«كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ ـ وَالْمِنْصَفُ: الْوَصِيفُ ـ فَقِيلَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَمُوتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب الخضر في المَنَام وَالرَّوْضَة الخضراء، رقم الحديث (٧٠١٠)

”میں ایک دائرے میں بیٹھا تھا جہاں حضرت سعد بن مالک اور حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے تو ہمارے پاس سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ آدمی اہل جنت سے ہے، میں نے کہا کہ بے شک انھوں نے تو اس اس طرح کہا ہے۔ عبداللہ نے کہا: سبحان اللہ! ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی بات کریں جس کا انھیں علم ہی نہیں۔ میں نے دیکھا کہ سبز باغ میں ایک ستون رکھا گیا پھر وہ اس میں گاڑ دیا گیا اور اس کے اوپر والے سرے پہ ایک کڑا ہے اس کے نیچے منصف ہے۔ اور منصف کا معنی ہے خادم۔ پس کہا گیا اس پر چڑھ جاؤ، میں چڑھا یہاں تک کہ میں نے کڑے کو پکڑ لیا۔ میں نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ اس حال میں فوت ہوگا کہ وہ مضبوط کڑے کو پکڑنے والا ہوگا۔''

فوائد:

ذیل میں آنے والی روایتوں سے عبداللہ بن سلام کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ صحابہ انھیں کتنا احترام دیتے تھے اور انھیں چلتا پھرتا جنتی سمجھتے تھے:

۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے چہرے پر عاجزی کے نشان نمایاں تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم انھیں جنتی کہتے تھے۔ (صحيح البخاري: ۳۸۱۳)

۲۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن سلام مدینہ کی مسجد میں ایک دائرے میں بیٹھ کر لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتا رہے تھے، جب اٹھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جسے خوش لگتا ہے کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے وہ انھیں دیکھ لے۔ (صحيح مسلم: ۲٤۸٤)

۳۔ قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ جب یہ مسجد سے نکل کر چلے اور اپنے گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی ان کے پیچھے ان کے گھر میں داخل ہوگیا اور ان سے بات چیت کی، جب تھوڑا سا مانوس ہوگیا تو میں نے ان سے عرض کیا جب آپ

مسجد میں داخل ہوئے تو بعض لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ جنتی ہیں تو تعجب سے کہنے لگے:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ»

''سبحان اللہ! ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ بات کہیں جن کا انھیں علم نہیں۔''

شاید حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے تعجب کا اظہار اس لیے کیا کہ حتمی طور پر کسی کو جنتی کہنا کہ علم الغیب کے قبیل سے ہے، جو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

[النمل: ٦٥]

''کہہ دیجیے! کہ آسمانوں والوں میں سے اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے غیب کوئی نہیں جانتا ہے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

«لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ» (صحيح مسلم، كتاب الإيمان)

''اللہ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔''

کسی کو حتمی طور پر جنتی یا شہید کہنا کیسا ہے؟ اس مسئلے کی وضاحت کے لیے ہم ذیل میں صحیح بخاری کی حدیث لکھتے ہیں تا کہ مسئلہ کھل کر سامنے آ جائے۔

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیے گئے تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے، چنانچہ ہم نے انھیں اپنے گھر میں رکھا، آخر وہ بیمار ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے، وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے ابو السائب آپ پر اللہ کی رحمتیں، میری آپ کے متعلق شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت

فرمائی ہے، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ»

''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے ان کی عزت فرمائی؟''

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، پھر کس کی اللہ عزت افزائی کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أما هُوَ فَقَدْ جاءهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيرَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفعَلُ بِي»

''اس میں شبہ نہیں کہ ان کی موت آ چکی، قسم اللہ کی میں بھی ان کے لیے خیر ہی کی امید رکھتا ہوں، لیکن واللہ! مجھے خود اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

ام العلا نے کہا کہ اللہ کی قسم! اب میں کسی کے متعلق اس طرح کی گواہی نہیں دوں گی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے بارے نیک گمان ہو تو اس کے لیے جنت کا حتمی طور پر حکم نہیں لگانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ جن کو اپنی زندگی میں جنت کی بشارت دی وہ آپ کو وحی کے ذریعے بتلا دیا گیا تھا، کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾

[النجم: ٣، ٤]

اب کسی امتی کے لیے حتمی طور پر ایسی بشارت دینا جائز نہیں۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ہم فلاں شخص کے لیے مغفرت کی امید رکھتے ہیں، اس کے لیے رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ فلاں مغفور لہ مرحوم و شہید ہے۔ ان شاء اللہ

۴۔ مناقب میں ابن عون سے ہے کہ اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ستون تھا

جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں تھا اور اس کے اوپر کڑا تھا۔

صحيح البخاري۔ كتاب مناقب الأنصار۔ باب مناقب عبدالله بن سلام رضي الله عنه، رقم الحديث (٣٨١٣)

۵۔ مناقب کی روایت میں زیادہ ہے۔ میں چڑھا یہاں تک کہ میں اس کے اوپر پہنچ گیا، میں نے اسے مضبوطی سے پکڑا جب میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا۔

صحيح البخاري۔ كتاب مناقب الأنصار۔ باب مناقب عبدالله بن سلام رضي الله عنه، رقم الحديث (٣٨١٣)

خرشہ کی روایت میں مجھے ستون کے پاس لایا گیا اس کا اوپر والا سرا آسمان میں اور نیچے والا زمین میں تھا اور اس کے اوپر ایک کڑا تھا۔ خادم نے مجھے کہا اس پر چڑھیے، عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا: کیسے چڑھوں، اس نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر مجھے اوپر اٹھایا تو میں کڑے کے ساتھ لٹک گیا پھر اس نے ستون کو پاؤں مارا وہ گر گیا میں نے کڑے کو پکڑے رکھا یہاں تک کہ صبح کی۔

۶۔ ابن عون کی روایت میں ہے، جب عبداللہ بن سلام نے نبی کریم ﷺ پر خواب بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ باغ اسلام کا باغ ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور یہ کڑا عروۃ الوثقی ہے تو ہمیشہ اس کو پکڑے رکھے گا یہاں تک کہ فوت ہو جائے گا۔ (بخاری)

۷۔ اس میں نبوت کی نشانیوں سے ہے کہ عبداللہ بن سلام شہادت کے مرتبے پر فائز نہیں ہو پائیں گے اسی طرح ہوا وہ خلافت معاویہ کے اوائل میں مدینہ میں اپنی چارپائی پر ہی وفات پا گئے۔

راستہ، پہاڑ، محشر اور شہداء کی منازل کا نظارہ

اور انھی سے روایت ہے کہتے ہیں:

«بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادُ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طَرِيقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ فَإِذَا جَوَادٌّ مَنْهَجٌ عَنْ يَمِينِي فَقَالَ خُذْهَا هُنَا فَأُتِيَ بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اِصْعَدْ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا»

صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل عبداللّٰہ بن سلام، رقم الحدیث (١٥٠/ ٢٤٨٤)

''میں سو رہا تھا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے مجھے کہا اُٹھیے اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چل دیا۔ میرے بائیں طرف چالو راستہ تھا کہتے ہیں میں شروع ہوا تا کہ اس میں چلوں، اس آدمی نے کہا اس میں نہ چل یہ اصحاب شمال کا راستہ ہے اور ایک راستہ میرے دائیں تھا، اس نے کہا اس راستہ کو اپنا لے مجھے ایک پہاڑ پر لے جایا گیا اور میرے لیے کہا گیا چڑھیے، میں چڑھنے کا ارادہ کرتا تو نیچے گر جاتا یہاں تک کہ میں نے یہ کئی دفعہ کیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَأَيْتَ خَيْرًا أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ وَأَمَّا الْجَبلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ»

صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل عبداللّٰہ بن سلام، رقم الحدیث (١٥٠/ ٢٤٨٤)

''تو نے خیر کو دیکھا، منہج محشر تھا اور پہاڑ شہداء کی منزل تھی جس کو تو ہرگز نہیں پاسکتا۔''

فوائد:

ا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر اپنے آپ کو بلند پہاڑ پر دیکھے اور جانے کہ اس کی مِلک ہے، دلیل ہے اس کو بزرگ آدمی اپنی پناہ میں لے گا اور اگر دیکھے کہ پہاڑ کو اس کی جگہ سے کھینچا ہے، دلیل ہے کسی بڑے آدمی کو مغلوب کرے گا اور اگر دیکھے کہ اس نے پہاڑ پر مقام کیا ہے، دلیل ہے کہ کسی بڑے آدمی سے عزت اور مرتبہ پائے گا، اور اگر دیکھے پہاڑ پر چڑھا ہے، دلیل ہے کہ عزت اور مرتبہ پائے گا۔ اور بعض اہل تعبیر نے بیان کیا ہے کہ اگر مشکل سے پہاڑ پر چڑھا ہے تو غم و اندوہ پر دلیل ہے اور دیکھے کہ پہاڑ سے نیچے اترا ہے، دلیل ہے کہ اس کی بزرگی اور مرتبے کو نقصان پہنچے گا، اور اگر دیکھے کہ پہاڑ کی چوٹی پر مقام بنایا ہے، دلیل ہے کہ وہ بادشاہ سے عزت پائے گا اور اس کا مقرب ہوگا۔

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ پہاڑ پر اذان دی ہے اور نماز پڑھی ہے، دلیل ہے کہ اس کا کام خیر و خوبی سے ہوگا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں پہاڑ اور محل کے اوپر جانا، مراد کے پورا ہونے پر دلیل ہے اور اگر اپنے آپ کو نیچے اترتا دیکھے تو اول کے خلاف تاویل ہے اور اگر دیکھے کہ پہاڑ کے دامن میں گرا ہے، دلیل ہے کہ غمناک ہوگا اور اگر دیکھے کہ پہاڑ پر اس کی ہمراہی میں بادشاہ لوگ ہیں، دلیل ہے کہ بادشاہ سے عزت پائے گا اور اگر دیکھے کہ پہاڑ نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہے اور پھر قرار پایا ہے، دلیل ہے کہ وہاں کوئی بڑا آدمی بیمار ہوگا اور پھر شفا پائے گا۔

اور اگر دیکھے کہ اس نے آسانی کے ساتھ پہاڑ کھودا ہے، دلیل ہے جلدی سے عطا پائے گا اور اگر دیکھے کہ مٹی کا پہاڑ ہے، دلیل ہے کہ اس کو کنجوس سردار سے طمع

ہوگی اور اگر وہ دیکھے کہ کوہِ کاف پر بیٹھا ہے، دلیل ہے کہ اس کی موت قریب ہے۔

اور اگر دیکھے کہ کوہِ طور پر ہے، دلیل ہے کہ بادشاہ کو اس پر بھروسا ہوگا اور اس کی مراد پوری ہوگی اور اگر اپنے آپ کو کوہِ عرفات پر دیکھے تو دلیل ہے کہ توبہ کرے گا اور گناہ سے پشیمان ہوگا اور اگر دیکھے کہ کوہِ لبنان پر ہے، دلیل ہے کہ وہ علماء اور صلحاء سے صحبت رکھے گا اور اگر دیکھے کہ تاریک پہاڑ ہے، دلیل ہے کہ اس کو ہلاکت کا خوف ہے، اور اگر دیکھے کہ بد، راہ ہوا ہے، دلیل ہے اس کی موت قریب ہے یا قید خانے میں جائے گا اور اگر اپنے آپ کو روشن پہاڑ پر دیکھے، دلیل ہے کہ مال حاصل کرے گا۔

اسماعیل اشعث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اگر دیکھے کہ پہاڑ ویران ہے اور پتھر بکھرے ہوئے ہیں اور وہ مشکل سے چلتا اور ڈالتا ہے، دلیل ہے کہ اس کو ظالم بادشاہ سے خوف ہوگا، اگر دیکھے کہ دو پہاڑوں پر چلتا ہے، دلیل ہے کہ وہ بڑے آدمیوں میں وسیلہ بنے گا اور اگر دیکھے کہ پہاڑ میں سوراخ کے اندر گیا ہے، دلیل ہے کہ بادشاہ کے راز سے آگاہ ہوگا، اور اگر دیکھے کہ سوراخ سے کوئی چیز نکالی ہے، دلیل ہے کہ بادشاہ سے عطا پائے گا۔

حافظ معبر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ پہاڑ کے اوپر چڑھا ہے، دلیل ہے کسی بزرگ آدمی کی خدمت میں مشغول ہوگا اور اگر دیکھے کہ کئی پہاڑوں سے پتھر لیے ہیں اور ہر ایک جگہ ڈالتا ہے اور پھر پہاڑ پر ڈالتا ہے، دلیل ہے کہ مال کو قہر سے جمع کرلے گا۔ اور اگر دیکھے کہ پہاڑ کو بغل میں پکڑ رہا ہے، دلیل ہے کہ صاحب خواب کسی بڑے آدمی کی خدمت کرے گا اور اس سے خیر ومنفعت پائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ پہاڑ سے نیچے گرا ہے، دلیل ہے کہ اس کی مراد پوری نہ ہوگی، اور اگر دیکھے کہ پہاڑ پر پختہ اینٹوں اور چونے کی سیڑھی بنی ہوئی ہے اور وہ اس پر سے پہاڑ کی

چوٹی پر گیا ہے، دلیل ہے اس کی مراد جلدی حاصل ہوگی، اور اگر دیکھے کہ سیڑھی کچی اینٹ اور گاڑھے سے بنی ہے تو اس کی عمدہ تاویل ہے۔

اور اگر سیڑھی تانبے کی ہے تو بد ہے اور اگر بھرت کی سیڑھی ہے تو اس کی مراد جلدی پوری ہوگی اور اگر دیکھے کہ پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے، دلیل ہے کہ بادشاہ کا مقرب خاص ہوگا اور بہت سا مال پائے گا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں پہاڑی کو دیکھنا پانچ وجہ پر ہے:

① بادشاہ۔ ② منشی کا کام۔ ③ فتح پانا۔ ④ بلندی حاصل کرنا۔ ⑤ سرداری پانا۔

جنت میں اُڑتے دیکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان ہے کہ انھوں نے کہا:

«رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي خَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّا أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ»

''میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جدھر بھی جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اس کی طرف لے کر اُڑ پڑتا ہے، میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر بیان کیا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آپ کا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا عبداللہ صالح آدمی ہے۔''

فوائد:

ا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے پر اشارہ ہے جو آیت لھم البشری

کے تحت بشارت الٰہی ہے۔

۲۔ جنت میں اپنی مرضی کے ساتھ اُڑنا اس کے تقویٰ و زہد کی دلیل ہے۔

۳۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں بہشت کا دیکھنا حق تعالیٰ کی طرف سے خوشی اور خوشخبری ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ﴾ [الحجر: ٤٦]

''اس میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔''

اور اگر دیکھے کہ بہشت کے میوے لیے یا کسی نے دیے اور کھائے تو دلیل ہے کہ جس قدر میوے کھائے ہیں، اسی قدر علم و دانش اور دین کی خصلت سیکھے گا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں بہشت کا دیکھنا نو وجہ پر ہے۔

① علم۔ ② زہد۔ ③ احسان۔ ④ خوشی۔ ⑤ بشارت۔ ⑥ امن۔ ⑦ خیر و برکت۔ ⑧ نعمت۔ ⑨ سعادت۔

جاری چشمہ دیکھنا

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جو انھیں میں کی ایک خاتون ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہتی ہیں:

« طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِيْ أَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ قَالَ « وَمَا يُدْرِيْكِ؟ » قُلْتُ لَا أَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ: « أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ مِنَ

اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ وَلَا بِكُمْ» قَالَتْ: أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَ اللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «ذَاكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب العين الجارية في المنام، رقم الحديث (۷۰۱۸)

جب انصار نے مہاجرین کے قیام کے لیے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا نام ہمارے یہاں ٹھہرنے کے لیے نکلا، پھر وہ بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کا علاج کیا لیکن وہ فوت ہوگئے پھر ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں رکھا اس کے بعد ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے۔ میں نے کہا: اللہ کی رحمت ہو تجھ پر اے ابو سائب، میری گواہی ہے کہ اللہ نے تجھے عزت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے کیسے معلوم ہوا؟'' میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہر حال اس کے پاس وفات کا وقت آ گیا۔ بے شک میں اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتا اور حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمھارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ ام العلاء نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی ایک کا تزکیہ نہیں کروں گی، انھوں نے بیان کیا: میں نے عثمان کے لیے نیند میں جاری چشمہ دیکھا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کا عمل ہے جو اس کے لیے جاری ہے۔''

فوائد:

۱۔ صالحہ عورت (مومنہ) کی خواب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں داخل ہے:

«رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»
صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، رقم الحديث.(٥٨٧٧)

''صالح آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

۲۔ عثمان بن مظعون کعب بن لؤی الجمحی القرشی کی اولاد سے ہیں۔ تیرہ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ دو ہجرتیں کیں اور بدر کو حاضر ہوئے، ہجرت کے تین سال بعد وفات پا گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی وفات کے بعد ان کے چہرے پر بوسہ دیا۔ مدینہ میں مہاجرین سے فوت ہونے والے یہ پہلے آدمی تھے، جب یہ فوت ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «نِعْمَ السَّلَفُ لَنَا» ''ہمارے اچھے پیش رو ہیں۔'' بقیع میں دفن ہوئے عابد و مجتہد تھے۔ (مرقاۃ) شعبان سنہ ۳ ہجری کو فوت ہوئے۔ (الفتح)

۳۔ مہلب نے کہا رواں چشمہ دیکھنا کئی وجوہ کا احتمال رکھتا ہے۔ اگر اس کا پانی صاف شفاف ہو تو عمل صالح کے ساتھ تعبیر کیا جائے وگرنہ نہیں۔ اس کے علاوہ نے کہا: جاری چشمہ عمل جاری ہے، صدقہ سے یا کسی قبیلے یا میت کی نیکی جو اس نے کی یا اس کو جاری کیا۔ دوسروں نے کہا: چشمے کا پانی نعمت، برکت، بھلائی اور امید تک پہنچنا ہے، اگر دیکھنے والا عفیف ہو اگر وہ پاکدامن ہو تو اسے مصیبت پہنچے گی، جس پر اس کے گھر والے روئیں گے۔

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں پانی کا چشمہ سرداری ہے اور بخشش کرنے والا جوان مرد، خوش مزہ اور خوشبودار پانی جیسا ہے، فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ﴾ [الغاشية: ١٢]

''اس میں چشمہ جاری ہے۔''

اگر چشمے کا پانی سیاہ اور گندہ اور بد صورت ہے تو دلیل ہے کہ انجام غم اور بیماری اور مصیبت ہے اور اگر دیکھے کہ اس چشمے سے مسح کرتا ہے تو دلیل ہے کے غموں سے نجات پائے گا اور دیکھے کہ چشمے کا پانی زیادہ ہوگیا ہے تو دلیل ہے کہ عزت و مرتبہ اور اس ملک میں سخاوت ہوگی اور اگر دیکھے کہ چشمے کے پانی میں نقصان ہوگیا ہے تو اس کی دلیل اول کے خلاف ہے اور دیکھے کہ چشمے کا پانی خشک ہوگیا ہے تو دلیل ہے کہ کوئی سخی سرادار اس ملک سے رحلت کرے گا۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر دیکھے کہ اس کے گھر یا اس کی دوکان میں پانی کا چشمہ ظاہر ہوا ہے تو دلیل ہے کہ اس چشمہ کی قدر و قیمت پر اس کو غم و اندوہ ہوگا اور اگر پانی کو تیرہ اور ناخوش دیکھے تو اور زیادہ غم و اندوہ سخت ہوگا اور اگر دیکھے کہ اس چشمہ میں نجات پائے گا اور اگر بیمار ہے تو شفا پائے گا، قرض دار ہے تو قرض سے سرخرو ہوگا، اور اگر گناہگار ہے تو توبہ کرے گا اور اگر حج نہیں کیا تو حج کرے گا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں چشمہ کا پانی صاحب خواب کی عمر پر دلیل ہے، خاص کر اگر پانی میں ہاتھ مارا ہے، ہے تو چشمہ کے مطابق عمر ہوگی، اور کھڑا پانی جاری پانی سے تاویل میں کمزور ہے۔ اور بعض اہل تعبیر نے کہا ہے کہ چشمہ کا کھڑا پانی تاویل میں دین کی خیر اور اصلاح ہے۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں چشمہ کا پانی دیکھنا پانچ وجہ پر ہے: ① سرداری و سخاوت۔ ② غم و اندوہ۔ ③ مصیبت۔ ④ بیماری۔ ⑤ عمر اور زندگی پانا

۴۔ ذَاكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ: احتمال ہے کہ عثمان کے لیے کوئی ایسی چیز باقی ہو جس کا ثواب ان کے لیے باقی ہے جیسے صدقہ ہے۔ مغلطائی نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ان تینوں امور سے کوئی چیز باقی نہیں تھی،

جنھیں مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ حافظ نے کہا: مغلطای کا انکار مردود ہے ان کا ایک نیک سیرت بیٹا سائب تھا جو بدر کو حاضر ہوا اور اس کے بعد والے غزوات میں بھی۔ اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اس کی وفات ہوئی یہ تینوں امور میں سے ایک ہے۔ دوسرے عثمان اغنیاء سے تھے بعید نہیں کہ انھوں نے کوئی صدقہ کیا ہو جس کا ثواب ان کی وفات کے بعد بھی جاری ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مراد لیا جائے کہ عثمان جہاد میں سرحدوں پر اللہ کے دشمنوں کے خلاف پہرہ دیتے رہے، اس لیے ان کا عمل قیامت تک جاری کر دیا گیا ہو۔ ابو داود، ترمذی، حاکم میں فضالہ بن عبید سے مرفوعاً روایت ہے کہ میت کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے، مگر جو اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والا ہے اس کا عمل جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

سنن أبي داود۔ كتاب الجهاد۔ باب في فضل الرباط، رقم الحديث (٢٥٠٠)

اس کا شاہد صحیح مسلم، نسائی، بزار میں موجود ہے۔ مسلم کی مرفوع روایت ہے:

”کہ اللہ کے راستے میں ایک دن یا رات پہرہ دینا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے، اگر وہ فوت ہو جائے تو اس پر اس کا وہی عمل جاری کر دیا جاتا ہے جو وہ کر رہا تھا، اور فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“

صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب فضل الرباط في سبيل الله، رقم الحديث (١٩١٣)

اس کے اور بھی کئی شواہد ہیں اگر عثمان کی حالت کو اس پر محمول کیا جائے تو اشکال بالکل ہی رفع ہو جاتا ہے۔

ترازو اور ڈول دیکھنا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا:

«مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُوبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

جامع الترمذي۔ أبواب الرؤيا۔ باب ما جاء في رؤيا النبيﷺ في الميزان والد لو، رقم الحديث (٢٢٨٧)

"تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے، ایک آدمی نے کہا: میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے اترا، آپ اور ابوبکر کا وزن کیا گیا آپ کا پلڑا بھاری رہا، پھر ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر کا پلڑا بھاری رہا، عمر وعثمان کا وزن کیا گیا، عمر کا پلڑا بھاری رہا، پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔" راوی حدیث ابوبکرہ نے کہا: پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی کو دیکھا۔

فوائد:

ا۔ میزان کے اُٹھ جانے کی تعبیر معاملات کے رتبے کا انحطاط اور عمر کی خلافت کے بعد فتنوں کا ظہور۔ رجحان کا معنیٰ افضلیت ہے لوگوں کے بعد، نبی اکرم ﷺ کے بعد رتبہ میں ابوبکر افضل ہیں، پھر عمر یا یوں سمجھئے کہ راجح مرجوح سے افضل ہے۔

۲۔ منذری نے کہا کہ آپ کے چہرہ پر کراہیت کے آثار ظاہر ہونے کی بابت کہا گیا ہے کہ ممکن ہے آپ نے تخییر کے وقوف کو مکروہ جانا ہو اور فضائل کے درجات کو تین پر منحصر ہونے کو اور امید کرتے ہوئے کہ درجات کا پھیلاؤ اور افراد تک ہونا چاہیے تھا تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ فضیلت مذکورہ افراد تک ختم ہوچکی تو اس بات نے آپ کو افسردہ کر دیا۔

تو رہشتی نے کہا کہ آپ کی افسردگی کا باعث رفع میزان کی تاویل کی پہچان تھی کیونکہ اس میں عمر کے بعد قائم ہونے والے زمانے میں معاملات کے رتبے کے انحطاط کا امکان تھا، اس چیز سے جو اس زمانہ میں نفاذ اسلام اور اس کی بلندی و غلبہ تھا۔ ممکن ہے کہ وزن سے مراد ایام کا موازنہ ہو کیونکہ عمر کے دورِ خلافت میں رونق اسلام کو دیکھا، پھر موازنہ میں اشیاء متقاربہ کے درمیان جو بھی مناسبت بنتی تھی، اس کی رعایت رکھی گئی، پس رجحان ظاہر ہوگیا جب حد درجہ کی دُوری واقع ہوئی تو موازنہ کا کوئی معنی ہی باقی نہ رہا تو اسی لیے میزان اٹھا لیا گیا۔

۳۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ترازو خواب میں قاضی ہے، اگر کوئی دیکھے کہ اس کے پاس نیا ترازو ہے یا اس کو کسی نے ترازو دیا ہے تو دلیل ہے کہ اس جگہ میں قاضی اور پاک دین فقیہ ہے اور ترازو کا پلڑا قاضی کی قوت سماعت ہے اور جو درہم میں بیں مقدمہ ہے، جو قاضی کرتے ہیں، ترازو کے باٹ عدل و انصاف ہے جو فریقین قاضی کے حکم کے مطابق سنتے ہیں۔ اور اگر کوئی دیکھے کہ ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہیں تو دلیل ہے کہ قاضی عادل ہے اور اگر دیکھے کہ ترازو درست نہیں ہے تو دلیل ہے کہ قاضی راست اور منصف نہیں ہے، حکومت میں ایک طرف کو مائل ہے۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دیکھے کہ ترازو کی ڈنڈی ٹوٹ گئی ہے تو دلیل ہے کہ اس ملک کا قاضی مرے گا اور اگر کوئی دیکھے کہ ترازو میں بہت سا نقصان ہے تو دلیل ہے کہ قاضی کے عدل و انصاف میں بہت نقصان ہے۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ترازو کا خواب میں پلڑے پر پلڑا رکھنا، قاضی کی عذاب دوزخ سے نجات اور رست گاری ہے۔

آسمان سے ڈول کا اتارا جانا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی نے کہا:

«يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا حَتّٰى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ»

سنن أبي داود۔ كتاب السنة۔ باب في الخلفاء۔ رقم الحديث (٤٦٣٧)

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ ابوبکر آئے انھوں نے اسے لکڑیوں سے پکڑا (یہ ڈول کے منہ پر صلیب کی مانند ہوتی ہے) اس سے بہت تھوڑا پیا، پھر عمر آئے، انھوں نے اسے لکڑیوں سے پکڑا اور پیا، یہاں تک کہ ان کی انتڑیاں بھر گئیں، پھر عثمان آئے انھوں نے اسے لکڑیوں سے پکڑا اور پیا، یہاں تک کہ ان کی انتڑیاں بھر گئیں پھر علی آئے تو پانی جذب کر لیا گیا اور ان پر اس سے کچھ چھینٹے چھینکے گئے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا:

«إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّونَهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهِ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي

نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَائَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي إِلٰى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللّٰهَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ كُنْتَ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقُوا بِي حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ قُرُونٌ كَقَرْنِ الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرٰى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ»

صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب الأمن وذهاب الروع في المنام، رقم الحديث (٧٠٢٩)

”بے شک اصحاب رسول رضی اللہ عنہما سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خواب دیکھتے تھے اور آپ ﷺ پر بیان کرتے، اس کی تعبیر میں رسول اللہ ﷺ کہتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا میں ابھی چھوٹی عمر کا بچہ تھا۔ شادی سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اگر تجھ میں بھلائی ہوتی تو بھی ویسے ہی دیکھتا جیسے یہ لوگ دیکھتے ہیں، چنانچہ جب میں ایک رات کو لیٹا میں نے کہا: اے اللہ! اگر تو مجھ میں بھلائی جانتا ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا۔ میں اسی حال (میں سو گیا اور میں نے دیکھا کہ) میرے پاس دو فرشتے آئے ان کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا تھا وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے اور میں ان دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا

مانگے جا رہا تھا: اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھایا گیا (خواب میں ہی) کہ مجھے ایک فرشتہ ملا ہے اس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا زنبور ہے اس نے کہا تو ہرگز نہیں ڈرایا جائے گا تو کتنا اچھا آدمی ہے، اگر تو نماز پڑھے وہ مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ انھوں نے مجھے جہنم کے کنارے پر کھڑا کر لیا یہ گول کنویں کی طرح بنی ہوئی تھی اور اس کے کنارے کنویں کے کناروں کی مانند تھے، ہر کنارے پر فرشتہ تھا، اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا تھا۔ میں نے وہاں کچھ لوگ دیکھے جو زنجیروں کے ساتھ لٹکائے گئے تھے اور ان کے سر نیچے کی طرف تھے۔ میں نے وہاں کچھ قریش کے لوگ بھی پہچانے، پھر وہ مجھے لے کر دائیں جانب پھر گئے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:

«فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ االلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ (لَوْ كَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ) فَقَالَ نَافِعٌ فَلَمْ یَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ یُكْثِرُ الصَّلَاةَ»

صحیح البخاري۔ کتاب التهجد۔ باب فضل قیام اللیل، رقم الحدیث (۱۱۲۲)

"میں نے اس خواب کو اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا پر بیان کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ پر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عبداللہ نیک آدمی ہے۔ اگر رات کو نماز پڑھا کرے۔ نافع نے کہا: اس کے بعد عبداللہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔"

فوائد:

۱۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد عبداللہ رات کو تھوڑا سونے لگے۔

صحیح البخاري۔ کتاب التهجد۔ باب فضل قیام اللیل، رقم الحدیث (۱۱۲۲)

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نیک آدمی ہے، اگر وہ رات کو نماز پڑھے تو عبداللہ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔

۲۔ ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث پر مسئلہ بھی نکلا کہ بعض خواب تعبیر کے محتاج نہیں ہوتے جو نیند میں تفسیر ہوتی ہے بالکل وہی بیداری میں کیونکہ فرشتے نے جو تعبیر دی اس پر نبی اکرم ﷺ نے کچھ زیادتی نہیں کی۔

۳۔ حدیث سے کئی مسئلے نکلے۔ رات مسجد میں سونے کا جواز، خواب کو بیان کرنے میں نیابت کا مشروع ہونا۔ ابن عمر کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادب اور ان کی ہیبت کی وجہ سے خواب بذاتِ خود بیان نہ کرنا۔ قیام اللیل کی فضیلت۔

ہجرت نے معافی دلا دی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:

«يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ؟ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي ذَخَرَ اللّٰهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَنَاقِشَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ قَالَ غَفَرَلِي بِهِجْرَتِي إِلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ: قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ

مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ »

صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب الدليل على أن قاتل نفسه لا يكفر۔ رقم الحديث (١١٦)

''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کے لیے کوئی مضبوط قلعہ اور طاقت ہو (یعنی کیا آپ ہمارے شہروں کی طرف ہجرت کریں گے) ہم آپ کی ہر بُرائی سے حفاظت کریں گے۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے پوشیدہ رکھا ہے، جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو طفیل اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ آدمی بیمار ہوگیا اس نے جزع فزع کیا اور اس نے ایک چوڑے پھل والے تیر کے ساتھ اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ لیا۔ ان سے خون بہا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ طفیل نے نیند میں اسے اچھی حالت میں اپنے ہاتھوں کو ڈھانپے ہوئے دیکھا۔ طفیل نے اسے کہا: تیرے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کی طرف میری ہجرت کی وجہ سے بخش دیا گیا۔ طفیل نے کہا کیا ہے میرے لیے کہ میں تجھے تمھارے ہاتھوں کو ڈھانپے ہوئے دیکھتا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا ہے کہ ہم ہرگز تجھ سے وہ چیز درست نہیں کریں گے جو تو نے خود خراب کی ہے۔ طفیل رضی اللہ عنہ نے اس خواب کو نبی اکرم ﷺ پر بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما دے۔''

فوائد:

۱۔ ہجرت کی دو قسمیں جیسا کہ عبداللہ بن السعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْهِجْرَةَ خَصْلَتَان: إِحْدَاهُمَا أَن تهجر السَّيِّئَاتِ، وَالْأُخْرَىٰ أَنْ تُهَاجِرَ إِلَى اللّٰهِ»

''بے شک ہجرت کی دو قسمیں: ایک یہ ہے کہ تو برائیوں کو چھوڑ دے، اور دوسری یہ ہے کہ تو اللہ کے راستے میں ہجرت کرے۔''

۲۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کون سی ہجرت افضل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«أن تهجر ما هجر ربك» (مسند أحمد)

''تو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے تیرے رب نے منع فرمایا ہے۔''

۳۔ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے، جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا»

''بے شک فقراء مہاجرین قیامت والے دن اغنیا سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔''

۴۔ ہجرت قیامت تک کے لیے ہے، جیسا جنادۃ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ مَا كَانَ الْجِهَادُ»

''بے شک ہجرت جاری رہے گی جب تک جہاد ہوتا رہے گا۔''

۵۔ ہجرت پچھلے سارے گناہوں کو معاف کروا دیتی ہے جیسا کہ عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کے لیے آیا تو میں

نے پچھلے گناہوں کی معافی کی شرط لگائی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ»

''(اے عمرو! کیا تو نہیں جانتا؟) کہ ہجرت پچھلے سارے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔''

۶۔ ہجرت جیسا کوئی عمل نہیں جیسا کہ ایک صحابی ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کوئی ایسا عمل بتائیں، میں اس پر کاربند رہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ»

''ہجرت کو لازم پکڑ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔''

۷۔ دورانِ ہجرت کی گئی عبادت کی بہت زیادہ فضیلت ہے، جیسا کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْعِبَادَةُ فِي الْهِجْرَةِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ» (ترمذي)

''ہجرت کے دنوں عبارت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا ہے۔''

۸۔ ہر عمل کی قبولیت کی بنیاد اخلاص اور نیت صالحہ پر ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں مرفوعاً مروی ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»

''اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔''

اس لیے ہجرت جیسے عظیم عمل میں نیت صالحہ اور اخلاص فی اللہ کی حیثیت اور بڑھ جاتی ہے، وگرنہ بلا نیت خالص اس عمل جلیلہ کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں، بلکہ الٹا وبال کا باعث بن سکتا ہے۔

جنت کانپ اٹھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ

سے کے پاس آئی اور کہا:

« يَا رسول اللّٰه، رأيت كاني دخلت الجنة سمعت فيها وجبة ارتجت لها الجنة، فنظرت فإذا هي قد جي بفلان وفلان. حتى عدت اثني عشر رجلا، منجى بهم عليهم ثياب طلس، تشخب أدواجهم، فقيل: اذهبوا بهم إلى نهر السدح فغمسوا فيه، فخرجوا منه، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَتْ: ثُمَّ اتَوْا بِكُرَاسِيَّ مِنْ ذَهَبٍ فَقَعَدُوْا عَلَيْهَا وَأُتِيَ بَصَحْفَةٍ فِيْهَا بُسْرٌ فَأَكَلُوْا مِنْهَا فَمَا يَقْلِبُوْنَهَا لِشِقٍّ إِلَّا أَكَلُوْا مِنْ فَاكِهَةٍ مَا أَرَادُوْا وأَكَلْتُ مَعَهُمْ، قَالَ: فَجَاءَ الْبَشِيْرُ مِنْ تِلْكَ السَّرِيَّةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِنَا كَذَا وَكَذَا وَأُصِيْبَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ الْاَثْنٰى عَشَرَ الَّذِيْنَ عَدَّتْهُمْ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِالْمَرْأَةِ، فَجَاءَ تْ فَقَالَ: قُصِّيْ عَلَيَّ هٰذَا رُؤْيَاكِ، فَقَصَّتْ فَقَالَ: هُوَ كَمَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

مسند أحمد (٣/ ١٣٥)

”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے، گویا کہ میں جنت میں داخل ہوئی ہوں میں نے اس میں گرنے کی آواز سنی تو بوجہ اس کے جنت نے حرکت کی، میں نے دیکھا کہ اچانک فلاں فلاں شخص کو لایا گیا، یہاں تک کہ میں نے بارہ آدمی شمار کیے۔ (اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا تھا) انھیں لایا گیا تو ان پر خاکستری مائل سیاہی کپڑے تھے، ان کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا، کہا گیا انھیں قتل کی نہر

(یعنی نہر حیات) کی طرف لے جاؤ، اس میں غوطے لگوائے گئے، پھر اس سے نکالے گئے تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح دمک رہے تھے، پھر ان کے لیے سونے کی کرسیاں لائی گئیں، وہ ان پر بیٹھ گئے پھر ایک برتن لایا گیا، جس میں گدر (ادھ پک) کھجوریں تھیں۔ انھوں نے اس برتن سے جس پھل کو جی چاہا کھایا اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔ اس سریہ سے ایک خوشخبری دینے والا آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے معاملے سے اس اس طرح تھا اور فلاں فلاں تکلیف پہنچایا گیا، یہاں تک کہ اس نے انھی بارہ آدمیوں کو شمار کیا جن کو عورت نے شمار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اس عورت کو لاؤ وہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی خواب بیان کر، اس عورت نے خواب بیان کیا اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اسی طرح تھا، جیسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تھا۔"

فوائد:

ا۔ بعض صحابہ کی شہادت پر رب کی جنت کانپ اٹھی اور حرکت کرنے لگی، جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ اسی طرح بعض صحابہ کی وفات پر رب کا عرش بھی کانپ اٹھا جیسا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی وفات پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمٰن کا عرش کانپ اٹھا۔"

صحیح بخاری میں مرفوعاً حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے، پھر آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا تو آپ خطبہ دینے کے لیے منبر پر بیٹھے تو اس کھجور کے تنے نے رونا شروع کر دیا اور اس کی ہچکی ایسے بندھ گئی جیسے روتے ہوئے بچے کی بندھتی ہے۔

۲۔ اس حدیث سے عظمت شہداء ثابت ہوئی کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے تھے، ان کو سونے کی کرسیوں پر بٹھا کر کھجور اور من پسند پھل سے ان کی تواضع کی گئی ہے۔

لیلۃ القدر کی خواب

«أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب التواطئ على الرؤيا، رقم الحديث (٦٩٩١)

''بے شک کچھ لوگ لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں دکھلائے گئے اور کچھ آخری عشرہ میں دکھلائے گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔''

ایک روایت میں ہے:

«أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ»

صحيح البخاري۔ كتاب فضل ليلة القدر۔ باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، رقم الحديث (٢٠١٥)

''میں تمھاری خواب دیکھ رہا ہوں جو آخری سات راتوں میں موافق آئی ہے جو اس کو تلاش کرنا چاہے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔''

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف گیا، میں نے کہا:

«أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ؟ فَخَرَجَ قَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ

الْقَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ، وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزْعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ»

صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب السجود على الأنف في الطين، رقم الحديث (٨١٣٥)

''کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کی طرف نہیں جائیں گے تاکہ ہم باتیں کریں؟ پس وہ نکل پڑے، ابو سلمہ فرماتے ہیں، میں نے کہا کہ آپ نے جو لیلۃ القدر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے وہ بیان کریں تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا، ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا، آپ ﷺ کے پاس جبریل آئے اور کہا، جس کی تلاش میں آپ ہیں وہ تو آپ کے آگے ہے۔ پھر آپ ﷺ نے درمیانہ عشرہ اعتکاف کیا، ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا تو آپ ﷺ کے پاس جبریل آئے اور کہا جس کو

آپ تلاش کر رہے ہیں وہ تو ابھی آپ کے آگے ہے۔ پھر آپ بیسویں رمضان کی صبح کھڑے ہوئے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ لوٹ جائے بے شک میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا تھا، پھر بھلا دیا گیا وہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں مٹی (گارا) اور پانی پر سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کا چھت کھجوروں کے تنوں کا تھا۔'' ہم آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (آسمان بالکل صاف تھا) پس ایک بدلی کا ٹکڑا آیا سو ہم بارش برسائے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی، یہاں تک کہ ہم نے گارا اور پانی کے نشان رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر دیکھے بطور آپ کی خواب کی تصدیق کے۔ ایک روایت میں لفظ ہے اکیسویں کی صبح۔''

فوائد:

۱۔ لیلۃ القدر کی رات کونسی رات ہے، اس بارے میں چالیس کے قریب اقوال ہیں، لیکن صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، جیسا کہ صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

(صحیح بخاری: ۲۰۱۷، مسلم: ۱۱۶۹، أبو داود: ۱۳۸۵، ترمذي: ۷۹۲)

البتہ حدیث میں اس کی نشانی بیان ہوئی ہے:

''اس دن آفتاب طلوب ہوتا ہے تو اس کے لیے شعاع نہیں ہوتی۔''

(مسلم: ۸۲۸)

۲۔ رمضان میں آخری عشرہ کی طاق راتوں میں انسان کو بہت زیادہ عبادت کرنی

چاہیے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

”رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اس قدر کوشش کرتے تھے کہ اس کے علاوہ دنوں میں وہ کوشش نہیں کرتے تھے۔“

(مسلم: ۱۱۷۵، مسند أحمد: ۲/ ۸۲)

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں ہے:

”جب آخری عشرہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے، اپنی رات کو زندہ کرتے اور اپنے اہل کو جگاتے۔“

(صحيح البخاري: ۲۰۲٤، صحيح مسلم: ۱۱٤۷)

۳۔ لیلۃ القدر کی رات کو پڑھنے کی دعا:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي»

(سنن الترمذي: ۳٥۱۳، سنن ابن ماجه: ۳۸٥۰)

”یا الٰہی! تحقیق تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھ کو معاف فرما۔“

اذان کی خواب

«قَالَ اِهْتَمَّ لِلصَّلَاةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسُ لَهَا فَقِيلَ لَهُ إِنْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً يُعْجِبُهُ ذٰلِكَ وَقَالَ «هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُودِ» فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ قَالَ: «هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارٰى» فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُمْ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَى الْأَذَانَ فِي مَنَامِهِ قَالَ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوساً فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ؟ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ

نَدْعُوا بِهٖ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكُم فَقُلْتُ؟ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّي غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ بِزِيَادَةٍ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بَعْدَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»

"بے شک نبی کریم ﷺ فکر مند ہوئے کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے آپ ﷺ سے کہا گیا نماز کے وقت ایک جھنڈا گاڑ لیں، جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو اطلاع دے دیں گے، آپ ﷺ کو یہ بھلا نہ لگا اور فرمایا کہ "یہ یہود کے کام سے ہے" ناقوس کا ذکر کیا گیا (ناقوس لکڑی یا لوہے کا بڑا ٹکڑا جس کو چھوٹے ٹکڑے سے بجاتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ عیسائیوں کا کام ہے۔" عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اس حال میں لوٹے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے غم کے لیے فکر مند تھے، لہٰذا انھوں نے نیند میں اذان دیکھی۔ کہتے ہیں کہ میں نیند میں

تھا کہ میرے گرد ایک آدمی گھوما جو ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تو یہ ناقوس مجھے فروخت کرتا ہے اس نے کہا: تو اس کے ساتھ کیا کرے گا، میں نے کہا: ہم اس کے ساتھ نماز کے لیے پکاریں گے، اس نے کہا: کیا میں تجھے اس سے بہتر پر دلالت نہ کروں، میں نے کہا: کیوں نہیں اس نے کہا تو کہہ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ — اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ — أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ — أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ — حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ — حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ — لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه

پھر وہ تھوڑی دیر کے بعد بولا جب تو اقامت کہے تو کہہ: "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ» یہ الفاظ "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد زیادہ کہے: جب میں نے صبح کی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے آپ کو اپنے دیکھے خواب کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ خواب سچا ہے ان شاء اللہ۔''

ایک روایت میں ہے:

«قَدْ سَبَقَكَ بِهَا الْوَحْيُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدىٰ صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ

بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ»

سنن أبي داود۔ كتاب الصلاة۔ باب بدء الأذان۔ رقم الحديث (٤٩٨، ٤٩٩) من روايتين باختصار.

"تحقیق تیرے ساتھ وحی سبقت لے گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: بلال کے ساتھ کھڑا ہو جو تو نے دیکھا ہے، اس کو بھی بیان کر کہ وہ اس کے ساتھ اذان دے، کیونکہ اس کی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے، میں بلال کے ساتھ کھڑا ہوا، میں شروع ہو کہ اس کو بیان کرتا وہ ان کے ساتھ اذان دیتا، اس کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنا اور وہ اپنے گھر میں تھے وہ اس حال میں نکلے کہ اپنی چادر کو کھینچ رہے تھے۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے بھی بالکل اسی طرح دیکھا ہے، جیسے وہ دکھلایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لیے تمام تعریفات ہیں۔"

فوائد:

۱۔ اذان کا لغوی معنی ہے اطلاع دینا، شریعت میں اذان کا یہ معنی ہے کہ مخصوص الفاظ کو بلند آواز سے کہہ کر لوگوں کو اطلاع دی جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا، دراصل مکہ معظّمہ میں کفار مشرکین کی جانب سے شدید مخالفت کی بنا پر جماعت کا کوئی انتظام نہ تھا، لیکن ہجرت مدینہ کے بعد اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ نماز باجماعت اکٹھی ادا کی جائے، اس ضمن میں تین تجاویز زیرِ غور آئیں۔

۱۔ مجوس کی طرح آگ جلائی جائے۔

۲۔ یہود کی طرح سینگ بجایا جائے۔

۳۔ عیسائیوں کی طرح ناقوس بجایا جائے۔

ان تینوں طریقوں اور تجاویز میں قباحت یہ تھی کہ اس میں غیر مسلم اقوام کی مشابہت تھی جو ایمانی جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لیے کسی صورت قابل قبول نہ تھی، اس لیے یہ تمام طریقے مسترد کر دیے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ کوئی آدمی یہ کلمات "الصلوۃ جامعۃ" میں جا کر کہا دیا کہ تو اچھا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کی رائے کو پسند فرمایا اور یہ ڈیوٹی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سونپ دی گئی، اسی اثناء عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب جس میں ایک شخص اذان اور اقامت کہہ رہا ہے، چنانچہ علی الصبح انھوں نے یہ خواب دربارِ رسالت میں پیش فرمایا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا، اس قسم کے خواب عمر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ نے بھی دیکھے، جبکہ سیرت ابن ہشام وغیرہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ وحی بھی اذان بتلا دی گئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منظور فرمایا اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات سکھائیں۔

اسلام کی فطرت کے لحاظ سے یہ کلمات انتہائی مناسب تھے، کیونکہ اس میں خداوند باری تعالیٰ کی کبریائی کا ذکر، وحدانیت اور رسالتِ محمدی پر موکد شہادت، اس کے بعد صلوۃ اور اس کے نتیجہ، فلاح اور کامیابی کے لیے چار آوازیں دے کر اللہ کی توحید اور برتری پر اذان ختم کر دی گئی، گویا کہ اسلام کے مقاصد کے تبلیغ اس میں پوری آ گئی۔

۲۔ اذان کا طریقہ دورِ نبوی میں یہ تھا کہ اذان کے کلمات دو دوبار ہوتے اور اقامت کے ایک ایک بار، جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کلمات اذان دو دو بار اور کلمات تکبیر ایک ایک بار اور اس کے علاوہ مؤذن قد قامت الصلوۃ کہتا تھا۔

(أبو داود: ٥١٠، نسائي: ٦٢٨، دارمي: ١١٩٣)

لیکن فی زمانہ کچھ لوگ اذان اکہری اور تکبیر دوہری کہتے ہیں جو کہ سنت کی مخالفت ہے، جبکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ جب اذان ترجیع والی ہو اقامت بھی ترجیع والی ہو اور جب اذان اکہری ہو اقامت بھی اکہری ہو۔

۳۔ اذان کی فضیلت میں چند ایک فضائل:

① سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔

(مسلم: ۳۸۷)

② سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں سنتے آواز مؤذن کی، جن اور آدمی اور نہ کوئی چیز مگر یہ گواہی دیں گے اس کے لیے قیامت کے دن۔ (بخاری: ۶۰۹)

③ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے الٰہی ائمہ کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

۴۔ **اشکال**: بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان عبداللہ بن زید کے خواب سے شروع ہوتی ہے، حالانکہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی امتی کے خواب پر احکام شریعت کی بنیاد نہیں رکھی جاتی۔

جواب: اصل حقیقت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے وحی آچکی، اس کے بعد صحابہ نے آپ کے خواب بیان کیے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارے خواب سچے ہیں۔ یعنی وحی کے مطابق ہیں۔

مراسیل ابی داود میں ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تجھ سے پہلے وحی آچکی ہے۔

ہر چیز سجدہ ریز

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں سورۃ ص پڑھ رہا ہوں، جب میں سجدہ پر آیا تو ہر چیز نے سجدہ کیا (یہاں تک کہ) میں نے دوات، قلم اور تختی کو بھی سجدہ ریز دیکھا، سو صبح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَأَمَرَ بِالسُّجُوْدِ فِيْهَا» ''اس میں سجدے کا حکم دیا۔''

السنن الکبری (۲/ ۳۷۵۰)

فوائد:

۱۔ سورۃ ص سن کر دوات، قلم اور تختی نے اپنی جبین نیاز اللہ کے سامنے جھکا دی، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں بھی ایک احساس اور عبادت کا تصور رکھا ہوا ہے۔

۲۔ دوات، قلم اور تختی پر سورۃ ص کی تلاوت سن کر اتنی رقت و نرمی طاری ہوئی کہ فوراً سجدے میں جا گریں، لیکن صد افسوس! آج نوع انسانیت کے دل قرآن سننے کے باوجود کالحجارۃ اَوْقسوۃ کا مصداق بنے بیٹھے ہیں۔ فیا للعجب

۳۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ ص پڑھتا ہے۔ دلیل ہے اس کا مال زیادہ ہوگا اور بزرگ ہوگا۔

۴۔ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اگر خواب میں دیکھے کہ حق تعالیٰ کو سجدہ کیا ہے، دلیل ہے کہ بزرگ مراد اور فتح مند ہوگا، اور اگر دیکھے کہ غیر حق کو سجدہ کیا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کے دل کی مراد پوری نہ ہوگی۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اگر دیکھے کہ کسی سردار کو سجدہ کرتا ہے، دلیل

ہے کہ اس کو بادشاہ سے دکھ پہنچے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ﴾ [الأنبياء: ٦٦]

''کیا تم غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو، جو تمھیں نہ تو نفع دیتا ہے اور نہ نقصان دیتا ہے۔''

کچلا سر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میرا سر کچل دیا گیا ہے، میں نے اسے دیکھا کہ میرے اس ہاتھ میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

«يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ ثُمَّ يَغْدُو فَيُخْبِرُ النَّاسَ»

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٣٣)

''شیطان تم میں سے کسی ایک کی طرف قصد کرتا ہے، پھر اس کے لیے خوفناک بن جاتا ہے، پھر وہ (انسان) صبح کرتا ہے اور لوگوں کو بتا دیتا ہے۔''

فوائد:

۱۔ برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا بیان نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کی تفسیر کر دے اور اسے بیان کر دے اور جب قبیح خواب دیکھے تو نہ اس کی تعبیر کرے اور نہ اسے بیان کرے۔'' (الصحيحة: ١٣٤٠)

۲۔ یاد رہے یہ حکم بطورِ ہمدردی ہے وگرنہ آپ کے سامنے کئی ایسے خواب بیان کیے گئے جن کی تعبیر بھلی نہیں تھی۔

ابوجہل کے سر پر لوہے کا ہتھوڑا

سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک آدمی دیکھا ہے جو زمین سے نکل رہا ہے، اس کے سر پر ایک آدمی ہے، جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا ہے، جب وہ آدمی (زمین سے) سر نکالتا ہے وہ اس کے سر پر مارتا ہے تو وہ زمین میں داخل ہو جاتا ہے پھر وہ دوسری جگہ سے نکلتا ہے وہ (ہتھوڑے والا) آدمی اس کے پاس آتا ہے اور اس کے سر پر مارتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ذَاكَ أَبُوْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ لَا يَزَالُ يُصْنَعُ بِهِ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٣٤)

"یہ ابوجہل بن ہشام ہے، قیامت تک ہمیشہ اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا۔"

فوائد:

۱۔ جتنا بڑا گناہ اتنی بڑی سزا۔

۲۔ دنیا میں جتنے مرضی ابوجہل آجائیں، دین کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بالآخر دنیا و آخرت کی رسوائی ان کے ہی مقدر میں ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

۳۔ اندازہ کرلیں دین سے دشمنی کرنے کی کتنی بڑی سزا ہے، یہ صرف قبر کی ہے، جہنم کی سزاؤں کا اندازہ خود کرلیں۔ اللهم احفظنا من فتنة القبر وعذاب النار.

دودھ بھری کپی سے جی بھر کے پینا

سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« رَأَيْتُ كَأَنِّي أُعْطِيتُ عُسًّا مَمْلُوًّا لَبَنًا فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى تَمَلَّأْتُ فَرَأَيْتُهَا تَجْرِيْ فِيْ عُرُوْقِيْ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَضَلَتْ مِنْهَا فَضْلَةٌ فَأَعْطَيْتُهَا أَبَا بَكْرٍ »

''میں نے (خواب) دیکھا گویا کہ میں دودھ بھری کپی دیا گیا ہوں، میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ سیر ہوگیا سو میں نے دودھ کو دیکھا کہ وہ میری رگوں میں جلد اور گوشت کے درمیان بہہ رہا ہے اس سے کچھ دودھ بچ گیا میں نے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔''

(اے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی تعبیر دو) انھوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ علم جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے، یہاں تک آپ سیر ہوئے جو دودھ (یعنی علم) بچ گیا آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

« قَدْ أَصَبْتُمْ » ''حقیقت میں تم نے صحیح کہا۔''

الطبراني (١٣١٥٥) الحاكم (٣/ ٨٥) المجمع الزوائد (٩/ ٦٩) فضائل الصحابة (٣١٩) الرياض النضرة (١/ ١٥٢)

فوائد:

۱۔ دودھ سے مراد فطرت یعنی دین اسلام اور اس کا علم ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں معراج کی رات آپ ﷺ کے سامنے دودھ اور شراب کا پیالہ رکھا گیا تو آپ ﷺ نے دودھ والا پیالہ پیا تو فرشتے نے کہا، آپ ﷺ نے فطرت (یعنی دین اسلام) کو پالیا، اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

۲۔ اس سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت واضح ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا دودھ انھیں دیا۔

یہود سے ملاقات

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک آدمی نے دیکھا کہ وہ یہودیوں کی قوم سے ملا ہے تو اسے ان کی شکل و صورت بھلی لگی تو (صحابی) نے ان سے کہا: بے شک تم (بڑی) اچھی قوم ہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے ہو۔

یہود نے کہا تم بھی (بڑی) اچھی قوم ہو اگر تم یہ نہ کہو جو اللہ چاہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہے، جب اس (صحابی) نے صبح کی تو یہ (قصہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْكُمْ فَتُؤْذُوْنَنِيْ فَلَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ»

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان (۳۲/۱۳) رقم الحديث (۵۷۷۲)

''میں اس کلمہ کو تم میں بعض سے سنتا ہو، لہٰذا تم مجھے (یہ کہہ) کر تکلیف پہنچاتے ہو، پس یہ مت کہو: جو اللہ چاہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہے۔''

فوائد:

۱۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے کائنات میں صرف اسی کا ارادہ و مشیت چلتی ہے، اللہ کی صفت ارادہ و مشیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے۔

۲۔ مسند احمد میں مرفوعاً مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

کہنے لگا: جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ عَدْلًا»

''کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک ٹھہرا دیا۔''

بلکہ کچھ یوں کہہ «مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ» ''جو اللہ اکیلا چاہے۔''

مسند أحمد (۱/ ۲۸۳)

دیکھئے نبی اکرم ﷺ نے کسی طرح شرکیہ عقیدہ کی تردید فرمائی اور واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ مشیت و ارادہ صرف اور صرف ایک ہی ہستی اللہ تعالیٰ کا ہے جو وحدہ لاشریک ہے، مگر آج کے مسلمان اپنے عقائد میں کچے ہوتے جا رہے ہیں اور پھر دوبارہ سے عقائد باطلہ اور افکار سیئہ معاشرے میں جڑ پکڑتے جا رہے ہیں، مولانا حالی نے مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے اپنے دکھ کا اظہار یوں کیا:

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذر ہی چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اور یہ بات حقیقت ہے کہ ایسے عقائد باطلہ مسلمانوں میں رواج پا چکے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کو خالص دین پسند ہے اور ایسا دین جس میں ملاوٹ ہو شرکیہ عقائد اور غیر مسلم اقوام کی نقالی ہو وہ دین عند اللہ مردود ہے۔

۳۔ ہندوانہ رسومات کی چھاپ مسلمانانِ پاک و ہند کس قدر گہری ہے، درج ذیل اشعار سے اندازہ لگانا مشکل نہیں جو ایک ہندو مسلمان سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے۔

اپنے دیوتاؤں کی گنتی اگر ہم رکھتے نہیں
آپ بھی مشکل کشاؤں کو تو گن سکتے نہیں
جتنے کنکر اتنے شنکر . یہ اگر مشہور ہے
جتنے مردے اتنے سجدے آپ کا دستور ہے
وقت مشکل ہے اگر نعرہ جے بجرنگ بلی
آپ کو دیکھا لگاتے نعرہ یا حیدر علی

ذیل میں آنے والے شعر کو ذرا غور سے پڑھیں اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم کس قدر عقائد کی خرابی میں مبتلا ہو چکے ہیں:

لیتا ہے اوتار پر بھو اپنا اگر ہر دیش میں
آپ نے سمجھا خدا کو مصطفیٰ کے بھیس میں

وہ خواب جن کی تعبیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دی

رسّی بٹنا، پتھر سے بیل کا نکلنا اور دجال سے بچنا

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: گویا میں رسی بٹ رہا ہوں اور اسے اپنے پہلو میں رکھ رہا ہوں اور ایک جماعت اسے کھا رہی ہے۔ تو (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی اور) کہا:

"تَزَوَّجَ امْرَأَةً ذَاتَ وَلَدٍ يَأْكُلُ كَسْبَكَ"

"تو بچوں والی عورت سے شادی کرے گا وہ تیری کمائی کھائیں گے۔"

پھر (سیدنا سمرۃ رضی اللہ عنہ نے دوسری خواب بیان کی اور) کہا کہ میں نے ایک بیل دیکھا ہے جو پتھر سے نکلا ہے لیکن دوبارہ اندر گھسنے کی طاقت نہیں پاتا۔ تو (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی اور) کہا:

"هٰذِهِ الْعَظِيمَةُ تَخْرُجُ مِنْ فِي الرَّجُلِ فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرُدَّهَا"

"یہ بہت بڑی (بات) ہے جو آدمی کے منہ سے نکلے گی لیکن وہ طاقت نہیں رکھے گا کہ دوبارہ اسے منہ میں لوٹا لے۔"

پھر (سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے تیسری خواب بیان کی اور) کہا: راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے گویا کہ ان سے پوچھا گیا: دجال نکل رہا ہے تو میں دیوار کی اوٹ لے کر اس سے بچ رہا ہوں، سو میں نے اپنے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو میرے لیے زمین شق ہوگئی تو میں اس میں داخل ہوگیا (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی اور) کہا:

"يُصِيبُكَ قَحْمٌ فِي دِيْنِكَ وَالدَّجَّالُ عَلَى إِثْرِكَ قَرِيبًا"

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٤)

"تجھے تیرے دین میں کمزوری پہنچے گی اور دجال تیرے پیچھے قریب ہی نکل آئے گا۔"

فوائد:

۱۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ رسی، یا رسے کو بٹتا ہے تو دلیل ہے کہ وہ سفر کرے اگر اور سفر کی کمی بیشی رسے اور رسی کی درازی اور کمی کے مطابق ہوگی۔ اگر دراز ہے تو سفر بھی دراز ہوگا، اگر کوتاہ ہے تو سفر بھی کوتاہ ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ کوئی چیز سینے کے لیے دھاگا بٹتا ہے تو دلیل ہے کہ کسی مصلحت کے لیے کام کرے گا یا راحت جان کے لیے کوئی ریاضت کرے گا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: دھاگے اور رسی کو بٹ دینا تین وجہ پر ہے۔
① سفر اور واپسی۔ ② ریاضت نفس۔ ③ کاموں کی کشائش اور فراخی۔

۲۔ نکلی بات دوبارہ منہ میں نہیں آتی، لہٰذا سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے، حدیث رسول مقبول ﷺ میں ہے:

«لَا تَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُوْا مِنْهُ غَدًا» (صحیح الجامع)

"ایسی بات مت کر کہ جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے۔"

حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر خواب میں دیکھے کہ بیل پر بیٹھا ہے اور بیل اس کی ملک ہے، دلیل ہے کہ بادشاہ سے کام ملے گا اور اس سے بہت نفع پائے گا، خاص کر اگر بیل سیاہ ہے اور اگر بیل زرد ہے، دلیل ہے کہ بیمار ہوگا اور اگر دیکھے بیل اس کے گھر سے نکلا ہے، دلیل ہے کہ حق تعالیٰ خیر اور روزی کا دروازہ کھولے گا،

لیکن اندوہ اس کا پیچھا نہ چھوڑے گا۔

اور اگر دیکھے کہ اس کے پاس بہت سے بیل ہیں، دلیل ہے کہ اس کے زبردست بہت سے غلام ہیں اور وہ ان کے کام میں کوشش کرے گا اور اگر دیکھے کہ بیل نے اس کو سینگ مارا ہے اور اس کو گھر کے باہر لے گیا ہے، دلیل ہے کہ اس کو غلاموں سے نقصان پہنچے گا اور وہ اپنے آپ کو معزول کر لے گا۔

اور اگر دیکھے کہ اس کے بیل کے تین سر ہیں اور ہر ایک سر پر ایک سینگ ہے، دلیل ہے کہ ہر ایک سینگ کے بدلے اس کا غلام ایک سال کام کرے گا اور اگر اس کے جسم پر اعضا میں سے ایک سینگ زیادہ دیکھے، دلیل ہے کہ اس کا کام بڑھے گا اور اگر نقصان دیکھے تو اس کی تاویل اول کے خلاف ہے۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں بیل کام ہے اور اس کا چمڑا کام کرنے کی میراث ہے اور بیل کی دم اور خرید و فروخت بھی عامل ہے اور اگر دیکھے کہ بیل کی دم گھر میں آئی ہے، دلیل ہے کہ بہت مال پائے گا اور اس کی روزی فراخ ہوگی اور اگر اپنے کوچے میں بہت سے بیل دیکھے، دلیل ہے کہ سردار ہوگا اور اس کے کام میں خیر و برکت ظاہر ہوگی۔

اور اگر دیکھے کہ اس کو بیل نے سینگ مارا ہے اور گرا دیا ہے، اگر صاحب خواب عامل ہے تو معزول ہوگا اور اگر سوداگر ہے تو نقصان پر دلیل ہے اور اگر بادشاہ ہے تو ملک سے جائے گا اور اگر دیکھے کہ بیل نے اس کے سینگ مارا ہے تو گر پڑا ہے، دلیل ہے کہ کوئی اس پر شرف اور بزرگی پائے گا اور اس کے معزول کرنے میں کوشش کرے گا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دیکھے کہ ایک بیل کو میلوں میں لے جا کر ذبح کیا ہے اور بانٹ لیا اور بیل کاش کے ہیں، دلیل کہ کسی دیکھے ہی بڑے آدمی کو

اس کوچے میں ماریں گے اور اگر دیکھے کہ بیل کو ذبح کیا ہے اور اس کا گوشت کھایا ہے، دلیل ہے کہ بیل کے مالک کو مار کر اس کا مال لے گا۔

اور اگر دیکھے کہ بیل بیگانہ مارا ہے، دلیل ہے کہ کوئی بڑا آدمی اس موضع میں مرے گا اور اگر دیکھے کہ مختلف گائیں اور بیل دبلے ہوں اور اگر فربہ ہیں تو فراخی اور ارزانی پر دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ بیل ہل میں چل رہے ہیں، دلیل ہے کہ اس کو بے اندازہ مال حاصل ہوگا۔

اسماعیل اشعث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے بیل کے ساتھ جنگ کرتا ہے، دلیل ہے کہ اس کی کسی بڑے سردار سے جنگ ہوگی۔

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بیل خواب میں سال ہے اور اگر گائے کو دیکھے، دلیل ہے اس سال میں فراخی ہے اور اس کا چمڑا ذخیرہ ہے۔ اور اگر دیکھے کہ گائے کا دودھ نکالا ہے اور پیا ہے، دلیل ہے اس کا مال زیادہ ہوگا، اور اگر یہ خواب غلام دیکھے تو آزاد ہوگا اور اگر درویش دیکھے تو مالدار ہوگا اور اگر آزاد دیکھے تو لوگوں سے بے نیاز ہوگا اور اگر ذلیل دیکھے تو عزیز ہوگا اور اگر اس کی گائے گابھن ہے تو امیدواری پر دلیل ہے۔

حافظ معبر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: اگر دیکھے کہ فربہ بیل کا گوشت خریدا ہے، دلیل ہے کہ اس سال میں مالدار عورت سے شادی کرے گا اور اگر دیکھے کہ گائے کا دودھ نکالا ہے اور پیا ہے، دلیل ہے کہ بہت سے مال کو جمع کرے گا اور اس میں سے خوف نہ کھائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ گائے اس سے باتیں کرتی ہے، دلیل ہے کہ اس پر عیش فراخ ہوگی، اور اگر دیکھے کہ گائے اس کے پاس آتی ہے، دلیل ہے کہ سال اس پر مبارک ہوگا۔ اور اگر دیکھے کہ گائے نے اس سے منہ پھیرا ہے، دلیل ہے کہ وہ سال ہے کہ اس کا حال متغیر ہوگا اور دیکھے کہ گائے کے ساتھ جنگ کرتا ہے، دلیل ہے ملک

میں کسی عورت کے ساتھ جنگ کرے گا۔ اور اگر دیکھے کہ اس زمین میں گائے جگالی کرتا ہے، دلیل ہے اس سال مال اور نعمت پائے گا، اور اگر دیکھے کہ گائے اچانک س کے گھر میں آئی ہے، دلیل ہے کہ اچانک مال آئے گا اور بے غم ہوگا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا: خواب میں گائے دیکھنا چھ وجہ پر ہے:
① حکومت۔ ② مال۔ ③ بزرگی۔ ④ ریاست۔ ⑤ نیکی۔ ⑥ نیک سال۔

۳۔ دجال بہت قریب نکلے گا۔ یعنی قرب قیامت نکلے گا ہر وہ چیز جس نے آنا ہو وہ قریب ہی ہوتی ہے، جیسے کہتے ہیں: "کُلُّ آتٍ فَهُوَ قَرِيبٌ"

کھجور کھانا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا جو ایک سونے والا دیکھتا ہے (یعنی خواب) گویا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کھجور کھا رہے ہیں، میں نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک میں نے آپ کو (خواب) میں دیکھا ہے کہ آپ کھجور کھا رہے ہیں (تو انھوں نے جواباً تعبیر دی اور) کہا:

«وَهُوَ حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٤)

"اور یہ ایمان کی شیرینی ہے ان شاء اللہ۔"

فوائد:

۱۔ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اگر کھجور کا درخت خواب میں دیکھے تو شریف اور عالم مرد پر دلیل ہے، اور اگر دیکھے کہ اس کے گھر میں کھجور کا درخت ہے، دلیل ہے کہ کسی بڑے آدمی کو آشنا ہوگا اور اگر کھجور کا درخت باغ میں دیکھے، دلیل ہے کہ اس کی تاویل صاحب باغ کی طرف رجوع کرتی ہے۔

شیطان کا وسوسہ

حارثہ بن مضرب کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ جو اس رات مسجد میں نماز پڑھے گا جنت میں داخل ہوگا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کو اس خواب کا پتہ چلا تو) باہر نکلے اور کہہ رہے تھے:

«أَخْرِجُوا لَا تَغْتَرُّوا فَإِنَّمَا نَفْخَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ»

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٣٤)

"(اے لوگو! مسجد سے) نکل جاؤ، دھوکہ مت کھاؤ یہ صرف شیطان کا وسوسہ ہے۔"

فوائد:

قرآن وسنت سے ثابت شدہ عبادت کرنا ہی مستحسن و مستحب ہے، جبکہ غیر ثابت شدہ عبادات کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

روزہ افطار کرنا

زیاد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، ام ہلال بنت وکیع سے وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی سے بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہلکی نیند میں سوئے پس جب بیدار ہوئے تو فرمانے لگا:

«إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَنِي»

"بے شک میری قوم مجھے قتل کر ڈالے گی۔"

میں نے کہا ہرگز نہیں اے امیر المؤمنین! تو کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا ہے، انھوں نے فرمایا:

«أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ أَوْ قَالُوا إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَ اللَّيْلَةَ»

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٢)

''آج رات ہمارے ہاں روزہ افطار کر، یا انھوں نے فرمایا: بے شک تو آج رات ہمارے ہاں روزہ افطار کرے گا۔''

فوائد:

۱۔ روزہ افطار کرنا یہ درحقیقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کی اطلاع تھی جسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا۔

۲۔ اس خواب سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بھی علم ہوگیا کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ نصیب ہوگا۔

سورج اور چاند کا گھتم گتھا ہونا

عطا بن سائب کا بیان ہے کہ مجھے ایک کے علاوہ نے بیان کیا کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے قباحت میں ڈال دیا ہے، آپ نے پوچھا کیا خواب ہے (تو کہنے لگا):

«رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلَانِ وَالنُّجُومُ مَعَهَا نِصْفَيْنِ»

''میں نے سورج اور چاند کو دیکھا کہ لڑ رہے ہیں آدھے ستارے سورج کے ساتھ ہیں اور آدھے چاند کے ساتھ۔''

تو آپ نے پوچھا: ''فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْتَ'' (تو تو دونوں میں سے کس کے ساتھ تھا) کہنے لگا: ''مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ'' (سورج کے ساتھ چاند کے خلاف) تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ وَ النَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَ جَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ [الإسراء: ١١]

''اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا سو ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن رکھا۔''

اور کہا:

"فَانْطَلِقْ فَوَاللّٰهِ لَا تَعْمَلُ لِيْ اَبَدًا" مصنف ابن أبي شيبة (٢/ ٢٤١)

''جا چلا جا! اللہ کی قسم! میرے لیے کبھی کام نہ کرنا۔

فوائد:

۱۔ اس تعبیر سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شان و منقبت ظاہر ہوتی ہے اور اس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قرآن کے مطالعہ میں گہرائی اور دین کے معاملے میں علم فی الرسوخ کا پتہ چلتا ہے۔

۲۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک مغلوب و مفتوح اور شکست خوردہ چیز کا ساتھ دینے پر معزول کر دیا، غالباً انھوں نے یہ سمجھا کہ یہ شخص حق کے خلاف باطل کا ساتھ دے گا۔

۳۔ آج عالم اسلام میں اکثر اسلامی حکومتوں کے حکمران دین سے کورے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر طرف پٹ رہا ہے اور معاشرہ بے چینی و اضطراب کی کیفیت میں ہے، جیسا کہ محاورہ ہے: ''الناس علی دین ملوکھم'' لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں، یعنی جیسے حکمران ویسی رعایہ۔

دنیا میں خوشخبری

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (جو یہ آیت ہے)

﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ [يونس: ٦٤]

''ان کے لیے اس دنیا میں خوشخبری ہے۔''

انھوں نے کہا (اس سے مراد)

''هِيَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهِ أَوْ لِأَخِيهِ''

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٣٢)

''یہ نیک خواب ہے جو ایک مسلمان اپنے لیے یا اپنے بھائی کے لیے دیکھتا ہے۔''

فوائد:

نیک خواب ایک مسلمان کے لیے اللہ کی طرف سے دنیا کی بھلائی کی خوشخبری ہے۔

خرگوش بھگانا

عامر کا بیان ہے کہ ایک آدمی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے خواب دیکھی ہے گویا کہ میں خرگوش کو بھگا رہا ہوں تو (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی اور) کہا:

''أَنْتَ كَذُوبٌ فَاتَّقِ وَلَا تَعُدْ.'' مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٠)

''تو جھوٹا ہے اللہ سے ڈر جا، آئندہ جھوٹ نہ بولنا۔''

فوائد:

۱۔ سچ حقیقت ہے جھوٹ بے اصل، سچ فتح ہے جھوٹ شکست، سچ غالب جھوٹ مغلوب، سچ فاتح جھوٹ مفتوح، سچ جرأت جھوٹ بزدلی، سچ عزیمت جھوٹ کم دلی، سچ مردانگی جھوٹ بے ہمتی، گویا یوں کہہ لیں سچ میں ہی نجات ہے اور جھوٹ بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

۲۔ جھوٹ کو خرگوش کے بھاگنے کے ساتھ تشبیہ دی، یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں

ہوتے، بہت جلدی خرگوش کے بھاگنے کی طرح واضح ہو جاتا ہے، یعنی سچ ٹھہراؤ ہے اور جھوٹ بہاؤ، سچ ہلتا نہیں اور جھوٹ ٹھہرتا نہیں بلکہ بہت جلد اپنا انجام پالیتا ہے۔

۳۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: اگر خواب میں دیکھے کہ خرگوش پکڑا یا اس کو کسی نے دیا ہے، دلیل ہے کہ بری عورت کرے گا یا نابکار کنیز خریدے گا۔ اور اگر دیکھے کہ خرگوش کا چمڑا پہنا ہے یا اس کا گوشت کھایا ہے، دلیل ہے کہ عورت کی طرف سے اس کو کوئی چیز ملے گی، اور اگر دیکھے کہ اس کے پاس خرگوش کا بچہ ہے، دلیل ہے کہ اس کو مال حاصل ہوگا اور اس میں خیر نہ ہوگی، بعض اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اس کو فرزند کی طرف سے رنج، بیماری اندوہ ہوگا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خرگوش خواب میں پارسا اور خاموش عورت ہے اور اگر دیکھے کہ اس کا خرگوش مرا ہے یا اس نے مار ڈالا ہے، دلیل ہے کہ اس کی عورت ہلاک ہوگی یا اس کو عیال کی طرف سے زحمت ہوگی۔

بجو دیکھنا

مغیرہ سے ہے کہ ابراہیم سے ایک آدمی کے بارے پوچھا گیا کہ اس نے رات کے حصے میں ایک بجو دیکھا ہے تو کہنے لگے:

"لَوْ كَانَ هٰذَا خَيْرٌ نَظَرَ فِيهِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ"

مصنف ابن أبي شيبة (۷/ ۲٤٦)

"اگر یہ (کوئی) اچھی چیز ہوتی تو اسے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھتے۔"

فوائد:

۱۔ صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالع ترا طالع کند یعنی جیسی صحبت ویسا اثر۔

۲۔ خواب میں کسی بدنما شکل کو دیکھنا برے مستقبل کا پیغام ہے، جیسے کتا، بجو، سانپ وغیرہ۔ اللھم احفظنا من بلاء الدنیا و مصائب الآخرۃ، آمین یا رب العالمین.

۳۔ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ بجو خواب میں مکار اور جلد باز دشمن ہے، نر دیکھا جائے تو مرد اور مادہ دیکھی جائے تو عورت جادوگرنی اور گھٹیا قسم کی دشمن ہے، اگر کسی نے خواب میں بجو کا گوشت کھاتے دیکھا تو دلیل ہے اس کی لاعلمی میں اس پر سحر ہوگا، یا ہو چکا ہے۔ البتہ سحر سے نجات ہو سکے گی، اگر بجو کی سواری کی تو نکاح کرے گا، اگر کسی نے دیکھا کہ اس نے چر سے بجو کا شکار کیا ہے تو وہ عورت سے خط و کتابت کرے گا اور اگر دیکھے کہ بندوق یا پتھر سے اسے مارا ہے تو عورت پر الزام لگائے گا اور اگر تلوار سے مارا ہے تو اس کے خلاف زبان کھولے گا۔

خواب میں اگر کسی نے بجو کا دودھ پیا تو اس کی عورت اس سے عذاری اور امانت میں خیانت کرے گی، اگر کوئی دیکھے کہ اسے بجو کی کھال یا ہڈیاں یا بال ملے ہیں تو اسے اسی طرح عورت کا مال ملے گا۔ اگر دیکھے کہ بجو نر ہے تو اس کی تعبیر ایک رسوا مجرم کی ہے۔

۴۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حالات سے باخبر کرنے کے لیے ایسے خواب دکھلاتا ہے اور مستقبل میں سنبھل کر قدم رکھنے سے آگاہ کر دیتا ہے۔

پیشاب کی جگہ خون آنا

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں خون پیشاب کر رہا ہوں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تعبیر میں) کہا:

"أَرَاكَ تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ"

''میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں جاتے ہیں۔''

اس نے کہا: جی ہاں (ایسے ہی ہے) تو (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے) کہا:

"فَاتَّقِ اللّٰه." (اللہ سے ڈر جا)۔ مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٠)

فوائد:

اللہ تعالیٰ ہر نافرمانی کے کام سے محفوظ فرمائے اور کتاب و سنت کا صحیح تابع بنائے۔

روزہ افطار کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کی تو لوگوں کو بیان کرنے لگے کہ آج رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا» مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٢)

''اے عثمان! روزہ ہمارے پاس افطار کرنا۔''

عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کی اور اسی روز شہید کر دیے گئے۔

مرغ کا ٹھونگے مارنا

سیدنا عبداللہ بن الحارث الخزاعی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب کو سنا وہ اپنے خطبہ میں کہہ رہے تھے:

"إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي وَرَأَيْتُهُ يَحْلِيهِ النَّاسُ عَنِّي فَلَمْ يَلْبَثْ."

''میں نے گزشتہ رات (خواب میں) ایک مرغ دیکھا ہے جو مجھے ٹھونگے مار رہا ہے اور میں نے دیکھا کہ لوگ اسے مجھ سے پیچھے ہٹا رہے ہیں۔''

(سیدنا عبداللہ بن حارث الخزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤ لؤ ۃ (مجوسی) نے آپ کو قتل کر دیا۔

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤١)

سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا: بے شک میں نے اپنی نیند میں ایک سرخ مرغ دیکھا، جس نے میرے ازار بند کی جگہ پر تین ٹھونگے مارے تو میں نے اسماء بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انھوں نے کہا:

"إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ قَتَلَكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ."

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٢)

"اگر تیری خواب نے سچ بولا تو تجھے ایک عجمی آدمی قتل کرے گا۔"

فوائد:

۱۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ابولؤلؤۃ مجوسی نے دوران نماز زہر آلود خنجر مار کر شہید کر دیا، سو سیدہ اسماء بنت قیس رضی اللہ عنہا کی تعبیر سچ ثابت ہوگئی۔

۲۔ معلوم ہوا عورت بھی خواب کی تعبیر دے سکتی ہے۔

۳۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابیات دینی معاملات میں کتنی فہم وفراست رکھتی تھیں۔

ٹڈیاں پکڑنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ یا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں نے بہت زیادہ ٹڈیاں پکڑی ہیں، میں ان کو لے کر چل پڑا یہاں تک کہ پہاڑ کی طرف پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کے اوپر تھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرنے لگے تو میں نے کہا: اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔ اللہ کی قسم! عمر فوت ہو گئے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ (خواب) نہ لکھ دیں تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا:

”مَا كُنْتُ أَكْتُبُ النَّعْيَ إِلَى عُمَرَ نَفْسَهُ“

مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٤)

”میں نہیں لکھ سکتا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی موت کی خبر دوں۔“

فوائد:

۱۔ ابن سیرین نے فرمایا ہے کہ خواب میں زندہ ٹڈی لشکر ہے اور پختہ ٹڈی درہم و دینار ہے اور دیکھے کہ کسی شہر یا کسی موضع میں ٹڈیاں ظاہر ہوئی ہیں اور اس جگہ نقصان پہنچایا ہے، دلیل ہے کہ اسی قدر وہاں لشکر جمع ہوگا اور اس جگہ والوں کو بلا اور زحمت پہنچے گی۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے اس نے بہت سی ٹڈیاں جمع کی ہیں اور ایک برتن میں ڈالی ہیں، دلیل ہے کہ مال جمع کرے گا اور عورت کے مہر میں دے گا، اور دیکھے کہ بے قیاس ٹڈی دل آیا ہے اور دریا میں جمع ہو کر وہاں کی سبزی کھائی ہے، دلیل ہے کہ مال بے قیاس وہاں پر جمع ہوگا پھر لٹ جائے تو ویران ہونے پر دلیل ہے۔

دیگر خوابوں کا تذکرہ

سیدنا یوسف علیہ السلام کی زیارت

مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے مصعب بن عثمان نے بیان کیا کہ سلیمان بن یسار لوگوں میں سے حسین ترین شخص تھے، ایک عورت ان کے پاس آئی اور انھیں اپنے تئیں ورغلایا، وہ اس عورت کے (پاس جانے سے) رُکے رہے، عورت کہنے لگی جب تو صبح کرے (تو میرے پاس ضرور آنا) سو (اگلی) صبح (کہیں) باہر چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا یعنی اس گھر میں اور وہاں سے بھاگ گئے۔

سلیمان کہتے ہیں اس کے بعد میں نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ان سے پوچھ رہا ہوں: ”أَأَنْتَ يُوسُفُ“ کیا آپ یوسف علیہ السلام ہیں انھوں نے جواب دیا:

«نَعَمْ، أَنَا يُوسُفُ الَّذِي هَمَمْتُ، أَنْتَ سُلَيْمَانُ الَّذِي لَمْ تَهِمْ»

شعب الإيمان للبيهقي (٥/ ٧٢٨٠) ابو نعيم في الحلية (٣/ ١٤١)

”ہاں، میں وہ یوسف ہوں جس نے (پاکدامنی کا) ارادہ کیا تھا (اور زلیخا کے جال سے بچ گیا) اور تو سلیمان ہے جس نے تہمت نہیں لگنے دی (یعنی تو بھی عورت کے جال سے بچ گیا۔“

فوائد:

ا۔ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو لوگ

اس کے اوپر بہتان لگائیں گے اور انجام کار بزرگی پائے گا۔ انھیں خواب میں دیکھنا حکومت و خلافت کے حصول کی علامت ہے، کبھی کبھار مہنگائی، قحط اور اہل وعیال سے اور عزیزوں سے جدائی کی بھی علامت ہے، دیکھنے والا دھوکا دہی کا شکار بھی ہوسکتا ہے، جیل میں جانے اور اس کی رہائی کی دلیل بھی ہوسکتا ہے۔

اگر کوئی حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو دلیل ہے دیکھنے والا، ظلم وسختی کا نشانہ بن سکتا ہے اور پھر حکومت و خلافت اور کامیابی حاصل ہوسکتی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان سخی ہوگا اور اس کے رشتہ دار اس کے تابع ہوں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھنے والا اپنوں کی جانب سے مصائب کا شکار ہوسکتا ہے، ممکن ہے جیل جانا پڑے البتہ رہا ہو جائے گا، بے وطنی اور قید کا شکار ہوسکتا ہے، البتہ قیدی ہوتو رہا ہوگا۔

اگر کوئی حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو دلیل ہے دشمن پر کامیابی حاصل ہوگی، حکومت کا طالب ہوتو مل جائے گی، بے وطنی ہوتو وطن واپس آجائے گا۔

۲۔ پیغمبران علیہم السلام کی زیارت کے بیان میں ایک مفید بحث جو ذیل میں آرہی ہے،

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ پیغمبران علیہم السلام تین قسم پر ہیں:

① اولوالعزم ② مرسل ③ نبی

- پیغمبر اولوالعزم چھ ہیں: ① آدم۔ ② نوح۔ ③ ابراہیم۔ ④ موسیٰ۔ ⑤ عیسیٰ علیہم السلام۔ محمد ﷺ۔
- مرسل پیغمبر وہ ہیں جن پر جبریل علیہ السلام وحی لائے ہیں ان کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔
- نبی، صرف وہ ہے جن پر جبریل علیہ السلام نازل نہیں ہوئے۔

اولوالعزم:

جو شخص اولوالعزم کو خواب میں دیکھے، عزت و جلال کی دلیل ہے، اگر مرسل کو دیکھے، دشمن پر فتح پائے گا، اور اگر اس موضع میں غم اندوہ اور سختی ہے تو وہاں کے لوگ خیر، صلاح اور دین و دنیا کے کاروباری کی آبادی دیکھیں گے اور اگر پیغمبروں کو نقل مکانی کرتے دیکھے اور اس موضوع پر بددعا کرتے ہیں تو دلیل ہے کہ اس موضوع پر بلائے عظیم حق تعالیٰ نازل کرے گا اور اس کا علاج توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

نبی:

کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر مومن خواب میں کسی پیغمبر کو تازہ اور خوش دیکھے، تو عزت و جاہ اور نصرت پائے گا، اور اگر غصہ میں دیکھے تو بدحالی، رنج اور سختی کی دلیل ہے اور اگر خواب میں پیغمبروں سے کچھ سنے تو ان کے علم سے حصہ پائے تو خوشی کی دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ اس نے (نعوذ باللہ) کسی پیغمبر کو مارا ہے تو خیانت کی دلیل ہے، جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ [النساء: ۱۵۵]

”ان کی عہد شکنی اور آیاتِ الٰہی کے ساتھ کفر اور ناحق نبیوں کو قتل کرنے کی وجہ سے۔“

آدم علیہ السلام:

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اگر آدم علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو بزرگی اور ولایت پائے گا۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۟ۖ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدٰى﴾ [طٰه: ۱۲۱، ۱۲۲]

''اور آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی اور بہکا، پھر اس کے رب نے اس کو برگزیدہ بنا دیا اور توبہ قبول کی اور ہدایت عنائت فرمائی۔''

اور اگر آدم علیہ السلام کو اپنے ساتھ بات کرتے دیکھے تو یہ علم آموزی کی دلیل ہے، فرمانِ حق تعالٰی ہے:

﴿ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ [البقرة: ۳۱]

''اور آدم کو سب نام سکھائے۔''

اور اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے اطاعت نہیں کی ہے تو یہ اس شخص کی نافرمانی اور بدبختی کی دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ آدم علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑا ہے تو یہ بزرگی اور سلطنت کی دلیل ہے۔

حوا علیہا السلام:

اگر کوئی شخص حوا علیہا السلام کو خواب میں دیکھے تو دولت اور اقبال پائے گا، عیش و خوشی اور وافر نعمت اور دراز عمر پائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں نوح علیہ السلام کو دیکھے تو عمر دراز پائے گا، لیکن دشمن سے رنج اور سختی دیکھے گا اور انجام کار مراد کو پہنچے گا۔

حضرت ادریس علیہ السلام:

اگر کوئی شخص ادریس علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو اس کا کام نیک ہو اور عاقبت محمود ہو۔

حضرت ہود علیہ السلام:

اگر کوئی شخص ہود علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو دشمن اس پر افسوس کرے اور آخر فتح پائے گا۔

حضرت لوط علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں لوط علیہ السلام کو دیکھے تو کام درست ہو اور دل کی مراد پائے۔

حضرت صالح علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں صالح علیہ السلام کو دیکھے اور جگہ بہ جگہ تاویل کرے اور اس پر خیر و بھلائی کا دروازہ کھولا جائے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

اگر کوئی شخص ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو حج اسلام گزارے، بعض تعبیر بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ بادشاہ ظالم اس پر ظلم کرے اور وہ شخص ماں باپ کے ساتھ بدخوئی سے پیش آئے گا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں اسماعیل علیہ السلام کو دیکھے تو بشارت، فتح اور غنیمت پائے گا۔ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

﴿وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ [الصافات: ۱۱۲]

''اور ہم نے اسے اسحاق نبی کی نیکیوں میں سے بشارت دی۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں یعقوب علیہ السلام کو دیکھے تو فرزندوں کا غم و اندوہ کھائے گا اور آخر کار غم خوشی سے بدل جائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام:

ان کو دیکھنے کی تعبیر گزر چکی ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں شعیب علیہ السلام کو دیکھے تو دشمن اس پر غلبہ پائے گا، پھر وہ خود فتح پائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھے تو اہل وعیال میں گرفتار ہوگا اور پھر خوشحال ہوجائے گا اور دشمن پر فتح پائے گا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴾ [مریم: ۵۳]

''اور ہم نے اس کو اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون نبی عطا کیا۔''

اور بعض تعبیر دان کہتے ہیں کہ آپ کو خواب میں دیکھنا اس ملک کے بادشاہ کے ہلاک ہونے کی دلیل ہے۔

حضرت داود علیہ السلام:

داود علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا بزرگی، بادشاہی، نعمت اور مال ومرتبے کی زیادتی کی دلیل ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام:

زکریا علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا توفیق اطاعت (بندگی کی ہمت) کی دلیل ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام:

اگر کوئی شخص یحییٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو اللہ تعالیٰ کارِ خیر کی توفیق عطا کرے گا۔

حضرت خضر علیہ السلام:

خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا، درازی سفر، امن، رزق اور درازی عمر کی دلیل ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام:

اگر کوئی شخص خواب میں یونس علیہ السلام کو دیکھے تو غموں سے نجات پائے گا اور تاریکی سے روشنی میں آئے گا۔

حضرت ایوب علیہ السلام:

اگر کوئی شخص ایوب علیہ السلام کو خواب میں دیکھے تو ناامیدی، امید سے بدل جائے گی اور نیکی کی ہمت اور خیرات ہوگی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کا مفصل بیان کتاب کے آخر پر آئے گا۔

نجات کی دعا

یوسف بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے جریر سے سنا وہ کہتے ہیں، میں نے ابراہیم الصائغ کو خواب میں دیکھا، میں نے اس کے بارے میں کبھی کچھ زیادہ (نیکی نہیں پہچانی تھی (سوائے فرائض کی ادائیگی کے) میں نے پوچھا تو نے کس چیز کے ساتھ نجات پائی؟ ابراہیم الصائغ نے جواب دیا اس دعا کے ساتھ:

«اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْخَفِيَاتِ رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ، ذُوْ الْعَرْشِ تُلْقِي الرُّوْحَ عَلَى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ غَافِرَ الذَّنْبِ قَابِلَ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذُوْ الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ»

شعب الإيمان للبيهقي (٢/ ٢٤٨١)

''اے اللہ! پوشیدہ کو جاننے والے، درجات کو بلند کرنے والے (اے) عرش والے، تو روح کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اے گناہوں کو بخشنے والے، توبہ قبول کرنے والے، سخت عذاب والے، اے فضل والے، نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ۔''

فوائد:

۱۔ اللہ کے قرب کے حصول، مصائب و آلام سے چھٹکارے اور نجات اخروی کے لیے دعا بہترین ذریعہ ہے۔

۲۔ دعا عبادت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [غافر : ٦٠]

''جو لوگ میری عبادت (یعنی دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

تلوار کا سونتنا اور ٹوٹنا

بکیر بن السمت کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے سنا، وہ کسی آدمی کے متعلق سوال کیے گئے کہ اس نے خواب میں تلوار سونتی ہوئی ہے (تو جواباً تعبیر دی اور) کہا:

''وَلَدٌ ذَكَرٌ'' ''اس سے مراد مذکر بچہ ہے۔''

وہ آدمی کہنے لگا کہ اس نے (یہ بھی دیکھا کہ بعد میں) تلوار ٹوٹ گئی (تو ابن سیرین نے جواباً تعبیر دی اور) کہا:

''يَمُوْتُ'' (وہ بچہ فوت ہو جائے گا۔'' مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٥)۔

فوائد:

۱۔ تلوار سے تشبیہ شاید اس وجہ سے دی کہ جنگ جدل میں عموماً تلوار مرد ہی اٹھاتے ہیں نہ کہ عورتیں۔

۲۔ تلوار ٹوٹنے کا مطلب صاف واضح ہے کہ جب تلوار کا حامل باقی نہیں بچے گا، گویا کہ تلوار ٹوٹ گئی۔

عاجزی

ابو الفضل بن یوسف الشکلی کا بیان ہے کہ میں نے فتح میں سحرف کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نیند میں دیکھا میں نے سنا وہ (یعنی علی رضی اللہ عنہ) کہہ رہے تھے:

"التَّوَاضُعُ يَرْفَعُ الْفَقِيرَ عَلَى الْغَنِيِّ أَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ تَوَاضُعُ الْغَنِيِّ لِلْفَقِيرِ" شعب الإيمان للبيهقي (٦/ ٨٢٣٤)

"عاجزی محتاج کو غنی پر (مرتبے میں) بلند کر دیتی ہے، اس سے زیادہ بہتر (بات) غنی کا فقیر کے لیے عاجزی کرنا ہے۔"

فوائد:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر کو اہل ایمان کے ساتھ نرمی اور تواضع سے پیش آنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٥]

"جو مومن تیرے پیروکار ہیں، ان سے نرمی سے پیش آ۔"

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

« إن الله أوحي إلي أن توضعوا حتى لا يفخر أحد على

أحد، ولا يبغي أحد على أحد» (مسلم، كتاب الجنة)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ آپس میں عاجزی اختیار کرو، حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔''

۲۔ شریعت اسلامیہ نے عجز وانکساری کا درس دیا ہے، مگر کچھ جاہل اور اکھڑ مزاج لوگ

ہمچو دیگرے نیست

کی رسم سیئہ کو اپنائے ہوئے ہیں، حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ درشت و کرخت رویے تند مزاجی اور بدخلقی میں ذلت ہے، جبکہ عزت و رفعت، مقام بلندی، مرتبہ وفضیلت ساجت وفروتنی میں پنہاں ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ» (صحيح مسلم، كتاب البر)

''اور جو صرف اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے بلند فرماتا ہے۔''

۳۔ دانا خاک میں مل کر گل وگلزار بنتا ہے۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی کی چند مثالیں:

① آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو سلام کہتے تھے۔ (بخاری)

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کا کام خود کر لیا کرتے تھے۔ (بخاری)

③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریاں چرائیں۔ (بخاری)

④ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے پائے یا بازو تک کا ہدیہ قبول کر لیتے تھے۔ (بخاری)

دنیا سے بچنے کا طریقہ

علاء بن زیاد العدوی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ایک بہت بڑھیا، کانی آنکھوں والی عورت کو دیکھا (اس کے ساتھ ایک اور) دوسری (عورت) دیکھی۔

(بہت) قریب ہے کہ تو (اسے دیکھ کر) سب کچھ بھول جائے۔ مزید یہ بات کہ اس پر عجیب وغریب (شاندار) زیوارت بھی تھے۔ میں نے (مارے حیرت کے) اسے پوچھا: "مَا أَنْتِ؟" (تو کون ہے؟) اس نے جواب دیا: "الدُّنیَا" (میں دنیا ہوں) میں نے اس سے کہا:

«أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ»

"میں اللہ کے ساتھ تیرے شر سے پناہ پکڑتا ہوں۔"

اس نے کہا: اگر تو میرے شر سے بچنا چاہتا ہے تو:

«فَابْغِضِ الدَّرَاهِمَ» مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٢٤٤)

"پھر درہموں سے نفرت کر۔"

فوائد:

۱۔ یہ دنیا ایک دھوکا ہے ایک آنکھوں کا فریب ہے، ایک ڈھلتی چھاؤں ہے، اس پر بھروسہ کل بھی غلط تھا اور آج بھی، دنیا کا بندہ کل بھی رسوا تھا اور آج بھی، دنیا کا متلاشی کل بھی راہ راست سے ہٹا ہوا اور آج بھی سبیل ہدی سے بھٹکا ہوا، دنیا کے پیچھے بھاگنا کل بھی گمراہی تھا اور آج بھی ضلالت، دنیا دار کو کون سمجھائے! یہ عارضی سفر ہے جو بہت جلد طے ہونے والا ہے، پھر اس کے بعد ایک مستقل ٹھکانہ ہے جو ہمیشہ کے لیے ہے۔

۲۔ دنیا کا لالچ دولت کی اندھی محبت سوائے ہلاکت کے کچھ نہیں، حدیث میں ہے:

"ہلاک ہوگیا، درہم و دینار اور چادر کا بندہ اگر دیا جائے تو خوش اگر نہ دیا جائے تو (اللہ پر) ناراض۔"

۳۔ دلوں سے دنیا کا راج ختم کرنے کے لیے اور ذہنوں سے اس کی محبت کے نقوش مٹانے کے لیے ایک نسخہ کیمیا

درہموں و دینار اور مال و دولت سے نفرت

۴۔ یاد رہے فی الحقیقت مال و دولت کا مل جانا، ہلاکت و بربادی نہیں اس کا غلط استعمال اور اس کی وجہ سے شریعت اسلامیہ سے دوری مذموم ہے۔

جہاد اور رباط فی سبیل اللہ

مجھے ابراہیم بن شماس نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے محمد بن فضیل بن عیاض کو سنا وہ کہتے ہیں، میں نے عبداللہ بن مبارک کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا:

«أَيُّ الْعَمَلِ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ»

''تو نے کونسا عمل بہتر پایا۔''

(تو عبداللہ نے) جواب دیا جس پر تو ہے، میں نے (کہا) رباط اور جہاد فی سبیل اللہ (مراد) ہیں تو انھوں نے کہا: ہاں!

فوائد:

۱۔ جہاد اسلام کی چوٹی و کوہان ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

«ذروۃ سنامہ الجھاد» ''کہ اسلام کی چوٹی جہاد ہے۔''

۲۔ حدیث میں ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ جس نے کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی خواہش پیدا ہوئی اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر آئے گی۔ (مسلم)

سب سے افضل عمل

عبدالملک بن عقاب اللیثی کا بیان ہے کہ میں نے عامر بن قیس کو نیند میں

دیکھا تو میں نے پوچھا:

«أَيُّ الْأَعْمَالِ وَجَدْتَ أَفْضَلَ»

"کونسے اعمال تونے بہتر پائے۔"

تو انھوں نے کہا:

«مَا أُرِيدَ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» شعب الإيمان للبيهقي (٥/ ٦٨٩٠)

"جس کے ساتھ اللہ عزوجل کا چہرہ چاہا جائے۔"

فوائد:

۱۔ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [البينة: ٥]

"اور نہیں وہ حکم دیے گئے مگر اللہ کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے عبادت کریں۔"

صحیح بخاری میں ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

۲۔ سب سے پہلے جہنم کا ایندھن بننے والے ریاکار ہوں گے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "جہنم تین آدمیوں سے بھڑکائی جائے گی، شہید، عالم دین قاری اور صدقہ کرنے والا"

کیونکہ یہ تینوں اپنے عمل میں مخلص نہیں تھے، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اخلاص عطا فرمائے اور ہمارے تمام اعمال کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

تنگ دست کی مدد

اسحاق بن عباد المصری کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات خواب میں کہنے والے کو کہتے دیکھا کہ "أَغِثِ الْمَلْهُوْفَ" (محتاج کی مدد کر) جریر کہتے ہیں میں (اپنے گھر) پہنچا اور (اپنے گھر والوں سے) کہا:

«اُنْظُرُوْا هَلْ فِيْ جِيْرَانِنَا مُحْتَاجٌ»

"دیکھو! کیا ہمارے ہمسائیوں میں کوئی محتاج ہے؟"

انھوں نے کہا: ہم (تو ایسے کسی ہمسائے کو) نہیں جانتے (جو محتاج ہو) سو میں دوسرے روز (رات کو مطمئن ہوکر) سو گیا تو پھر وہ (پہلے والا انسان) میرے پاس (دوبارہ) لوٹا اور کہنے لگا:

«تَنَامُ لَمْ تَغِثِ الْمَلْهُوْفَ»

"تم سو رہے ہو اور تنگ دست کی مدد نہیں کی۔"

میں اٹھا اور غلام سے کہا:

«اَسْرِجِ الْبَغْلَ» "خچر پر زین چڑھا۔"

سو میں نے اپنے ساتھ تین سو درہم لیے پھر خچر پر سوار ہوگیا اور اس کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اور اپنے سفر کے متعلق سارا قصہ بیان کیا۔ (کہتے ہیں) یہاں تک کہ میں ایک مسجد میں پہنچا وہاں پر ایک میت پر جنازہ پڑھا جا رہا تھا، خچر وہیں رک گیا، میں نے دیکھا وہاں پر ایک آدمی (ایک کونے میں اکیلے) نماز پڑھ رہا ہے۔

جب اس نے مجھے محسوس کیا (تو نماز مختصر کر کے) پھرا تو میں اس کے قریب ہوا اور اسے کہا: اے اللہ کے بندے! اس وقت، اس جگہ تجھے کونسی چیز لے آئی؟ کہنے لگا: میں کم مال والا آدمی تھا میرا کُل مال دو سو درہم تھے، اب وہ میرے ہاتھ سے جا

چکے اور میرے ذمے دوسو درہم (قرض) لازم ہے، میں نے درہم نکالے اور کہا:

«هٰذِهٖ ثَلَاثُ مِائَةِ دَرَاهِمَ خُذْهَا قَالَ فَأَخَذَهَا»

''یہ تین سو درہم لے لو اس نے لے لیے۔''

میں نے اسے پوچھا تو مجھے جانتا ہے، اس نے کہا نہیں، میں نے کہا میں اسحاق بن عباد ہوں، اگر تجھ پر کوئی مصیبت آئے تو میرے پاس آ جانا، میرا گھر فلاں فلاں جگہ پر ہے تو اس نے جواب دیا:

«رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ نَابَتْنَا نَائِبَةٌ فَزِعْنَا إِلٰى مَنْ أَخْرَجَكَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ حَتّٰى جَاءَ بِكَ إِلَيْنَا» شعب الإيمان (۲/ ۱۰۹۱)

''اللہ تجھ پر رحم کرے! اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آئی تو ہم ڈر کر اس کی طرف پلٹیں گے جس نے تجھے اس وقت (تیرے گھر سے) نکالا یہاں تک کہ تجھے ہمارے پاس لے آیا۔''

فوائد:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ کامیابی کی دلیل ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الحج: ۷۷]

''اور تم بھلائی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی مسلمان بھائی کے ساتھ بھلائی کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور بھلائی کرنے کا اجر و ثواب بتایا ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً

فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا قُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کی مدد چھوڑ دیتا ہے، جو اپنے مسلمان (بھائی) کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو، اللہ اس کی حاجت پوری فرمانے میں لگا ہوتا ہے، جو کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی بڑی پریشانی دور فرما دے گا۔''

بقولِ شاعر ؎

کرو تم مہربانی اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

۲۔ اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو اللہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اللہ سے نہ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ سے نہ مانگے، اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔'' (ترمذی)

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اگر دست دراز کیا جائے تو اللہ اپنے بندے کی ساری جائز ضروریات کو پورا فرماتا ہے، بس انسان مانگے تو سہی، ہاتھ اٹھائے تو سہی دامن پھیلائے تو سہی، اپنی التجائیں پروردگار کے سامنے رکھے تو سہی، پھر دیکھنا کیسے رحمت الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔ ع

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

اور اللہ اپنے بندے کی تمام حاجات کو پورا کرنے کے لیے اکیلا ہی کافی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ﴾ [الزمر: ٣٦]

”کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟“

مگر بڑے افسوس کی بات ہے، مسلمانوں نے اللہ کا در چھوڑ کر کئی در بنا لیے ہیں، کیا یہ ہمارے لیے لمحہ فکریہ نہیں۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

حالانکہ غوث اعظم، داتا، غریب نواز، مشکل کشا، گنج بخش، دستگیر، یہ ساری صفات اللہ کی ہیں، اور ان صفات عالیہ میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ساجھی اور حصے دار نہیں ہے، عامۃ الناس کے لیے ان الفاظ کے معانی واضح کرنا ضروری ہے تاکہ حجت و برہان کی روشنی میں حق واضح اور باطل منہدم ہو جائے۔

غوث اعظم: سب سے بڑا فریاد سننے والا۔

داتا: سب کچھ دینے والا۔

غریب نواز: غریبوں کو نوازنے والا۔

مشکل کشا: تمام مشکلیں حل کرنے والا۔

گنج بخش: خزانے بخشنے والا۔

دستگیر: مصیبت کے وقت تھامنے والا۔

آیئے اب ہم قرآن سے پوچھتے ہیں کہ غوث اعظم کون ہے؟ سورۃ النمل کہتی ہے: غوث اعظم صرف اللہ ہے، سورۃ الشوریٰ کہتی ہے: داتا صرف اللہ ہے، سورۂ فاطر پکارتی ہے: غریب نواز صرف پروردگار ہے۔ سورۂ انعام اعلان کرتی ہے: تمام مشکلیں حل کرنے والا صرف خدا ہے۔ سورۂ منافقون بتاتی ہے: خزانے بخشنے والا عرش معلیٰ پر براجمان ہے۔ سورۂ فاطر راہنمائی کرتی ہے کہ دستگیر صرف مصطفیٰ ﷺ کا خدا ہے۔

[النمل: ۳۷، الشوریٰ: ۴۲، فاطر: ۳۵، انعام: ۱۷، منافقون: ۶۳، فاطر: ۱۳، ۱۴]

اپنا سر اپنے ہاتھ میں

جریر بن حازم کا بیان ہے کہتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا گویا کہ میرا سر میرے ہاتھ میں ہے، جریر کہتے ہیں (میں نے ارادہ بنایا کہ اس کے متعلق) ابن سیرین سے پوچھوں گا، لہٰذا میں نے پوچھا تو انھوں نے کہا: "أَحَدٌ مِنْ وَالِدَيْكَ حَيٌّ" (کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے۔) میں نے کہا نہیں تو کہنے لگے: "أَلَكَ أَخٌ اَكْبَرُ مِنْكَ" (کیا تیرا کوئی بڑا بھائی ہے) میں نے کہا: جی! تو کہنے لگے:

«اِتَّقِ اللّٰهَ وَبِرَّهُ وَلَا تَقْطَعْهُ»

"اللہ سے ڈر جا! اس سے نیکی کر اور قطع رحمی نہ کر۔"

(ان کے بڑے بھائی کا بیان ہے کہ) میرے اور جریر کے درمیان تعلقات کچھ خراب تھے۔ شعب الإيمان للبيهقي (٦/ ٧٩٦٨)

فوائد:

۱۔ بسا اوقات سر کٹنے کی تعبیر والدین اور بہن بھائیوں سے خراب تعلقات ہوتی ہے۔

۲۔ کشادگی رزق اور لمبی عمر پانے کا نسخہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے اور نشان قدم باقی رہیں (یعنی لمبی عمر پائے) وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک رکھے۔"

خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: «إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من رأي النبيﷺ في المنام، رقم الحديث (٦٩٩٣)

”جس نے مجھے نیند میں دیکھا، پس وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھ لے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من رأي النبيﷺ في المنام، رقم الحديث (٦٩٩٤)

”جس نے خواب میں مجھے دیکھا، پس تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا، بلاشبہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔“

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من رأي النبيﷺ في المنام، رقم الحديث (٦٩٩٦)

”بے شک شیطان میری صورت بن کر نہیں دکھا سکتا۔“

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من رأي النبيﷺ في المنام، رقم الحديث (٦٩٩٦)

”جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق دیکھا۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

«مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي»

صحيح البخاري۔ كتاب التعبير۔ باب من رأي النبيﷺ في المنام، رقم الحديث (٦٩٩٧)

''جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق دیکھا۔ بلاشبہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

فوائد:

ا۔ علماء نے ''فَقَدْ رَآنِي'' کے معنی میں اختلاف کیا ہے، ابن الباقلانی نے کہا اس کا معنی یہ ہے، اس کا خواب بجا ہے، پراگندہ خواب نہیں اور نہ ہی تشبیہات شیطان سے ہے اور اس قول کی یہ روایت بھی تائید کرتی ہے۔ ''فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ'' یعنی اس نے صحیح خواب دیکھا ہے۔ اور کہا کہ کبھی رائی آپ کو غیر معروف وصف پر دیکھتا ہے، اس شخص کی مانند جس نے آپ کو سفید داڑھی میں دیکھا۔

''لیکن جب وہ آپ کو اصلی صورت میں دیکھے تو یہ رائی کے کمال ایمان کی برہان ہے، اگر اس کے علاوہ رنگ میں دیکھے گویا کہ اس نے سیاہ رنگ میں یا چھوٹے قد میں یا سر منڈا ہوا یا جھوٹے لباس میں یا پراگندہ حالت میں یا اس کی مانند تو یہ رائی کی حالت میں ہے۔''

کبھی دو شخص آپ کو ایک زمانہ میں دیکھتے ہیں ایک مغرب میں ہے دوسرا مشرق میں، ان میں سے ہر ایک آپ ﷺ کو اپنی جگہ میں دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کو خصوصیت دی ہے کہ لوگوں کا آپ کو دیکھنا صحیح ہے اور سب کا سب سچ ہے اور شیطان کو روک دیا کہ آپ ﷺ جیسی صورت اختیار کرے تا کہ وہ آپ کی زبان پر نیند میں دروغ گوئی نہ کرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو خرقِ عادت معجزات عطا کیے ہیں۔

اسی طرح محال ہے کہ شیطان بیداری میں آپ ﷺ کی صورت اختیار کرے، اگر ایسا واقع ہو جاتا تو حق باطل کے ساتھ گڈ مڈ ہو جاتا ہے۔ اسی خیال سے ڈرتے ہوئے شیطان کے لانے کی توثیق نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی صورت کو شیطان کے چوکے، وسوسے اس کی القاو چال سے محفوظ رکھا۔

۲۔ بعض آپ کو دیکھنے کو مخصوص صورت کے ساتھ معلق کرتے ہیں، مثلاً ضروری ہے کہ انسان آپ ﷺ کو اس صورت میں دیکھے جس میں آپ قبض کیے گئے، حتیٰ کہ وہ آپ کی داڑھی کے سفید بالوں کا بھی اعتبار کرتے ہیں، جو بیس تک نہیں پہنچے تھے۔

حافظ نے کہا صحیح بات یہ ہے کہ آپ کے تمام حالات کو عموم پر محمول کیا جائے بشرطیکہ وہ آپ کی صورت حقیقت ہو، جس وقت کی بھی ہو، برابر ہے جوانی، ادھیڑ عمر یا آخری عمر کی ہو۔

۳۔ «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ»

صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب قول النبي ﷺ « من رآني المنام فقد رآني » رقم الحديث (٢٢٢٦)

”جس نے خواب میں مجھے دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔“

اس میں کئی اقوال ہیں:

۱۔ اس سے آپ ﷺ کے ہم عصر مراد لیے جائیں۔

۲۔ جس نے آپ ﷺ کو نیند میں دیکھا اور تا حال آپ کی طرف ہجرت نہیں کی، اللہ تعالیٰ اس کو ہجرت کی اور آپ کو ظاہر دیکھنے کی توفیق دے دے گا۔

۳۔ اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں دار الآخرۃ میں دیکھے گا، کیونکہ آخرت میں آپ ﷺ کو ساری امت دیکھ لے گی، جس نے آپ ﷺ کو دنیا میں دیکھا ہے وہ بھی جس نے نہیں دیکھا وہ بھی۔

۴۔ آخرت میں رؤیۃ خاصہ مراد ہے۔ یعنی آپ ﷺ کا قرب، حصول شفاعت، آپ ﷺ کے حوض سے پینا وغیرہ وغیرہ۔

۵۔ آپ ﷺ کو نیند میں دیکھنا آخرت میں دیکھنے کی بشارت ہے۔ پس یہ اسلام پر موت کی بشارت ہے۔

۶۔ خبر کے معنی ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا، اس کو خبر دو کہ میرا دیکھنا حقیقت ہے، خیال فاسدہ نہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

«مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ»

''جس نے مجھے دیکھا، اس نے سچا خواب دیکھا۔''

یہ ہے جو علماء سلف نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو آپ ﷺ کی وفات کے بعد دنیا میں حالت بیداری میں دیکھا جائے یہ ممکنات سے ہے اور یہ نیند میں آپ کو دیکھنے کی پہلی برکات سے ہے اور اس شرف عظیم کی گرہ صرف نفس پاکیزہ والے شخص پر ہی کھلتی ہے کہ اس کا نفس رعونتوں اور آفات سے پاک ہو کیونکہ نفس کی رعونتیں اور آفات گندگیاں ہیں جو مقامات قرب پر فائز ہونے سے مانع ہیں۔

علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، جس نے آپ ﷺ کو اپنی زندگی میں دیکھا اور اتباع کی، اس کے لیے بھی خوشخبری ہے۔ جس نے آپ ﷺ کو نیند میں دیکھا اس کے لیے بھی، اگر آپ ﷺ کو مقروض دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کر دیتے ہیں، اگر مریض دیکھے تو اللہ تعالیٰ شفایاب کر دیتے ہیں، اگر جنگجو دیکھے تو اللہ تعالیٰ نصرت فرما دیتے ہیں، اگر

مسرور شخص دیکھے تو اللہ تعالیٰ بیت اللہ کا حج کروا دے گا، اگر آپ ﷺ کو قحط زدہ زمین میں دیکھا جائے تو وہ سرسبز ہوگی، اگر آپ کو ایسی جگہ دیکھا جائے جہاں ظلم پھیل چکا ہے تو اس ظلم کو عدل میں بدل دیا جائے گا، اگر آپ ﷺ کو خوفناک جگہ دیکھا جائے تو وہاں کے رہائشی با امن ہو جاتے ہیں۔

بعض اہل تعبیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھے تو سب غموں سے راحت پائے گا اور قرض سے سرخرو ہوگا، قیدی ہو تو نجات، دہشت میں ہو تو امن پائے گا، قحط و تنگی ہو تو دور ہوگی، بعض کہتے ہیں: اگر مالدار ہو تو درویش ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو خواب میں ترش رو دیکھے تو یہ سستی دین اور ملک میں بدعت کے ظاہر ہونے کی دلیل ہے اور اگر آپ ﷺ کو ایسی جگہ دیکھے کہ لوگ پکارتے ہیں تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ اجڑا ہوا ملک پھر آباد ہو جائے گا اور اگر آپ ﷺ کو کچھ کھاتے ہوئے دیکھے تو صدقہ و زکوۃ دینے کی دلیل ہے اور اگر آپ ﷺ کو ایسی جگہ دیکھے جہاں کسی طرح کی بلا اور محنت نہیں ہے تو اس موضوع میں اور زیادہ نعمت ہوگی، خاص کر اگر مسجد میں دیکھے اور اگر آپ کو غمناک یا بیمار دیکھے تو یہ اس شخص کے دین کی کمزوری کی دلیل ہے۔ کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کسی جگہ یا شہر میں دیکھے تو یہ دلیل ہے کہ اس جگہ لخت فراخ ہوگی اور لوگوں کو جمعیت خاطر ہوگی اور اس جگہ والے دشمن پر فتح حاصل کریں گے۔

اور اگر آپ ﷺ کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کم دیکھے تو یہ دلیل ہے کہ اس جگہ کے لوگ شریعت میں سست ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کے جسم کا نقصان اس شخص کے دین کا نقصان ہے اور اگر دیکھے کہ آپ ﷺ نے اس کو تر یا خشک میوے دیے ہیں تو اس کو دین میں پارسائی حاصل ہوگی۔

ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں آنحضرت ﷺ تو دیکھے آپ اچھی چیزوں کی بشارت دیتے ہیں اور برے آدمیوں کو گناہوں سے بچاتے ہیں۔ تو یہ خیر و صلاح کی دلیل ہے اور اگر کوئی آپ ﷺ کو خواب میں غضبناک دیکھے تو یہ دلیل اچھی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آنحضرت ﷺ کا جنازہ خواب میں دیکھے تو اس ملک میں رنج اور مصیبت بہت آئے گی اور جنازے کے پیچھے آپ ﷺ کو جاتا ہوئے دیکھے تو یہ خواہش اور بدعت کی دلیل ہے اور اگر آپ ﷺ کو دیکھ کر صرف زیارت کی تو یہ مال ونعمت اور ولایت پانے کی دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ آنحضرت ﷺ اس پر افسوس کرتے ہیں تو اس کے کافر ہونے کی دلیل ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ ﴾ [التوبة: ٦٥، ٦٦]

"کہہ دو! کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول پر تمسخر کرتے ہو، عذر نہ کرو، تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا ہے۔"

جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں پیغمبروں کی زیارت دس وجہ پر ہے: ① رحمت۔ ② نعمت۔ ③ عزت۔ ④ بزرگی۔ ⑤ دولت۔ ⑥ فتح مند۔ ⑦ سعادت۔ ⑧ جمعیت۔ ⑨ قوت۔ ⑩ دونوں جہانوں کی خیر اور موضع کے لوگوں کی بہتری کہ جس جگہ پر خواب دیکھا گیا ہے۔

نیند میں نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہتے ہیں:

«احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ قَالَ لَنَا «عَلٰى مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ» ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا وَقَالَ «أَمَّا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ: فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي: قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ قَدْ وَجَدْتُّ بَرْدَ أَنَا مِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ. قَالَ: فِيمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلْ، قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ» قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا»

جامع الترمذي۔ أبواب تفسير القرآن۔ باب (ومن) سورة ص، رقم الحديث (۳۲۳۵)

''ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں تاخیر سے آئے حتی کہ قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ کو دیکھ لیتے، آپ ﷺ جلدی نکلے نماز کے لیے اقامت کہی گئی، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور نماز میں تخفیف کی، جب سلام پھیرا آواز لگا کر ہمیں کہا ''اپنی صفوں پر ہی رہو، جیسے تم ہو'' پھر ہماری طرف پھرے اور فرمایا: ''میں تمھیں بتاتا ہوں جس چیز نے مجھے صبح کی نماز سے لیٹ کیا۔ میں رات کو اٹھا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی قسمت میں لکھی تھی، پھر مجھے نماز میں اونگھ آ گئی، یہاں تک کہ میں بوجھل ہوگیا اور اچانک میرے رب تبارک وتعالیٰ اچھی صورت میں تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: لبیک، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا لبیک اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ملا اعلیٰ کس چیز میں بحث و تکرار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کلمات کو تین دفعہ کہا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے کے درمیان رکھ دیا ہے، یہاں تک کہ میں نے انگلیوں کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتی میں پایا، یہاں تک کہ میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا لبیک اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ملأ اعلیٰ کس چیز میں بحث و تکرار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: کفارات میں (ایسے اعمال جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: جماعات کی طرف چل کر جانا۔ نمازوں کے بعد مساجد میں بیٹھنا، سخت سردی میں وضو کو اچھی طرح بنانا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کس چیز میں وہ بحث و تکرار کر رہے ہیں؟ میں نے

کہا: کھانا کھلانا، نرم بات کرنا اور رات کو نماز پڑھنا، جب لوگ سو رہے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوال کر تو میں نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے، برے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور جب تو قوم میں فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اٹھا لے۔ میں تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت کا جو مجھے تیرے قریب کر دے۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک یہ حق ہے اس کو پڑھو اور آگے اس کی تعلیم دو۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

خواب نامہ

معبر عظیم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی تصنیف تعبیر الرؤیا سے چند معروف چیزیں جنہیں انسان اپنے خواب میں دیکھتا ہے انکی تعبیر کا بیان۔

خواب :پانی:

تعبیر : اگر کوئی خواب دیکھے کہ وہ سطح آب پر پانی کی طرح چلتا ہے، جیسے دریا اور نہر کا پانی۔ یہ اس کے پاک اعتقاد اور قوت ایمانی کی دلیل ہے اور اگر صاف اور خوشگوار پانی بہت ہے تو یہ دلیل ہے کہ اسکی عمر دراز اور خوش عیش ہوگا اور اگر اس نے گندلا یا شور پانی پیا ہے تو اس کی تعبیر پہلے کے خلاف ہے۔ اور اگر دیکھے کہ دریا سے صاف اور اچھا پانی پیتا ہے تو دلیل ہے کہ تمام جہان کا بادشاہ ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ اس آب دریا کے پینے کے قدر پر بزرگی اور مال ونعمت حاصل کرے گا اگر پانی مصفا اور صاف ہے اور اگر گندلا ہے اس کو رنج اور سختی اور خوف اور دہشت پہنچے گی۔

خواب :کوزہ، لوٹا:

تعبیر : خواب میں آبدست دیکھنے والا خزانہ دار صاحب تدبیر ہوگا کہ آمدنی اور خرچ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اگر دیکھے کہ بادشاہ نے اس کو کوزہ دیا ہے تو دلیل ہے کہ خزانچی اور بادشاہ کا مشیر ہوگا اور اگر کسی کو دے تو بھی یہی قیاس ہے۔

خواب :حمل:

تعبیر : اگر خواب میں اپنا پیٹ حاملہ عورت کی طرح بڑا دیکھے تو دلیل ہے کہ اس کو پیٹ کی بڑائی کے اندازے پر دنیا کا مال اور نعمت حاصل ہوگی۔

خواب: چھالا:

تعبیر: خواب میں آبلہ دیکھنا دولت کی زیادتی کی دلیل ہے۔ اگر خواب میں دیکھے اس کے جسم پر آبلہ ہے تو دلیل ہے کہ اس کے اندازے پر اس کو مال ملے گا۔

خواب: آگ:

تعبیر: اگر خواب میں آگ بغیر دھوئیں کے دیکھے تو دلیل ہے کہ بادشاہی کے قریب ہوگا اور بستہ کام پورے ہوں گے اور اگر دیکھے کہ اسکو کسی نے آگ میں گرا کر جلا دیا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ اس پر ظلم کرے گا۔ لیکن جلدی خلاصی پائے گا اور بشارت اور نیکی پائے گا۔ چنانچہ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾ [الأنبياء: ٢٩]

''ہم نے حکم دیا کہ اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی والی ہو جا۔''

خواب: آتش کدہ:

تعبیر: خواب میں آتش کدہ بری جگہ ہے۔

خواب: آٹا:

تعبیر: آرد یعنی، آٹا جو کی تعبیر ''دین'' ہے اور آرد کی تعبیر مال و دولت ہے۔ جو تجارت سے حاصل ہوگی اور بہت فائدہ ہوگا باجرے کا آٹا تھوڑے مال کی دلیل ہے۔

خواب: ڈکار لینا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ ڈکار ترش آیا اور برا آیا ہے تو دلیل ہے کہ ایسی بات کرے گا جس سے نقصان اور خطرہ دیکھے گا اور اگر ڈکار دھوئیں جیسا دیکھے تو دلیل ہے کہ بے وقت بات کہے گا کہ جس سے لوگ اس کو ملامت کریں گے اور اس عیب کا انجام پشیمانی ہوگی۔

خواب : آسمان:

تعبیر: اگر کوئی اپنے آپ کو آسمان پر دیکھے تو دلیل ہے کہ سفر کرے گا اور اس میں دنیا کی عزت حاصل ہوگی اور اگر دیکھے کہ آسمان کی فضا میں اڑتا جارہا ہے تو دلیل ہے کہ نعمت اور برکت کے ساتھ سفر کرے گا اور اگر دیکھے کہ سیدھا اڑتا جاتا ہے تا کہ آسمان پر پہنچے تو دلیل ہے کہ نقصان اور رنج دیکھے گا۔

خواب : چوکھٹ:

تعبیر: اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اسکے گھر کا آستانہ بلند ہوا ہے تو اس امر کی دلیل ہے کہ اسی قدر مال ونعمت اور مرتبے کی بزرگی پائے گا۔

خواب : صلح کرنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ کوئی صلح کرتا ہے تو دلیل ہے کہ اسکی عمر دراز ہوگی اور اگر دیکھے کہ صلح میں کسی کو فساد دین کی دعوت دیتا ہے تو دلیل ہے کہ اسکو راہ دین اور صلاح وخیر کی دعوت دیتا ہے اور اگر دیکھے کہ کسی کو غصہ کیساتھ دین کی صلاح دیتا ہے تو دلیل ہے کہ اسکو فساد اور شر کی صلاح دیتا ہے۔

خواب : سورج:

تعبیر: خواب میں آفتاب بزرگوار بادشاہ ہوتا ہے اور چاند وزیر اور زہرہ عورت اور عطارد بادشاہ کا منشی اور مریخ شاہی پہلوان اور باقی ستارے بادشاہی لشکر ہوتے ہیں۔

خواب : لوہا:

تعبیر: معمولی آہن یعنی لوہا کا خواب میں دیکھنا خادم ہے۔ورنہ بقدر آہن دنیا کا مال ملے گا اور اگر دیکھے کہ اسکو کسی نے خواب میں لوہا دیا ہے تو دلیل ہے کہ اس لوہے کی قدر پر کوئی اس کو دنیاوی مال دے گا۔

خواب: ہرن:

تعبیر: اگر دیکھے کہ ہرن کے پیچھے گیا اور اسکو گرایا ہے تو دلیل ہے کہ دوشیزہ عورت یا کنیز حاصل کرے گا اور اگر دیکھے کہ ہرن کو شکار کے وقت گرالیا ہے تو دلیل ہے کہ مال غنیمت پائے گا اور اگر دیکھے کہ ہرن گھر میں مر گیا ہے تو دلیل ہے کہ عورت کی طرف سے اس کو غم واندوہ پہنچے گا اور اگر دیکھے کہ ہرن کو پتھر یا تیر سے مارا ہے تو دلیل ہے کہ نالائق بات کہے گا۔

خواب: بادل:

تعبیر: اگر دیکھے کہ بادل ہوا میں چلاتا ہے تو دلیل ہے کہ وہ ظالموں اور حاکموں کی صحبت میں رہے گا اور اگر یہ خواب بادشاہ دیکھے تو دلیل ہے کہ اپنی ولایت میں قاصدان باخبر کو بھیجے گا اور اگر خواب میں دیکھے کہ بادل کو ہوا میں سے پکڑ کر زمین میں لے آیا ہے تو دلیل ہے کہ نیکی اور بزرگی اور علم حاصل کرے گا۔

خواب: شیطان:

تعبیر: خواب میں ابلیس کا دیکھنا دشمنی، بد دینی، جھوٹ، فریب، بے شرمی، نیکی سے ناامیدی اور لوگوں کو بدی سکھانے اور شر وفساد کی دلیل ہے، اگر خواب میں دیکھے کہ ابلیس کو لڑائی اور جنگ میں مغلوب کر لیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا میلان اصلاح اور خیر کی طرف ہے اور اگر دیکھے کہ ابلیس اس پر غالب آ گیا ہے تو دلیل ہے کہ شر اور فساد کی راہ کی طرف مائل ہوگا۔

خواب میں بڑا سانپ دیکھنا

تعبیر: اژدھے کا خواب میں دیکھنا بڑے بھاری دشمن کا دیکھنا ہے اگر دیکھے کہ اژدھا سے جنگ کر کے اس پر غالب آ گیا ہے تو دلیل ہے کہ دشمنوں سے لڑے

گا اور آخر کار دشمنوں کو زیر کرے گا اگر سانپ کا گوشت کھا لیا تو اس بات کی دلیل ہے کہ دشمن پر غلبہ پالے گا اور اسکے مال کو خزانہ کرے گا۔

گھوڑا دیکھنا:

تعبیر: عربی گھوڑے کو خواب میں دیکھنا دلیل بزرگی اور عزت و جاہ ہے اگر دیکھے کہ گھوڑے کے سامان میں کمی ہے مثلاً زین یا لگام نہیں ہے تو دلیل ہے کہ اسی قدر بزرگی میں نقصان ہوگا اگر دیکھے کہ گھوڑے کی دم موٹی اور لمبی ہے تو اسی قدر اس کے نوکر چاکر ہوں گے ۔اگر کوئی شخص دیکھے کہ برہنہ گھوڑے پر بیٹھا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی مصیبت اور گناہ زیادہ ہوگا۔اگر دیکھے کہ گھوڑے کے پر پرندے جیسے ہیں تو سفر کرے گا اور عزت و بزرگی پائے گا۔

خچر دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی شخص خواب میں خچر کو دیکھے اگر وہ مطیع ہے تو نیک ہے ورنہ بد اگر دیکھے کہ خچر پر پالان رکھا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی عورت بانجھ ہوگی اور اگر دیکھے کہ کسی سے استر مادہ کو خرید لیا ہے تو دلیل ہے کہ کنیز خریدے گا اگر دیکھے کہ اس کو فروخت کر دیا ہے تو دلیل ہے کہ کنیز اس سے جدا ہو جائے گی اگر دیکھے کہ خچر اس کے پیچھے بھاگتا ہے تو دلیل ہے اس کو غم پہنچے گا۔

ہڈی دیکھنا:

تعبیر: خواب میں ہڈی دیکھنا مال و دولت ہے اگر اس کو ہڈی ملی ہے اس پر گوشت بھی ہے تو اس کے مطابق خیر اور مال پائے گا۔اگر دیکھے کہ ہڈی بغیر گوشت کے ہے تو دلیل ہے کہ اس کو تھوڑی بھلائی پہنچے گی اگر دیکھے کہ کسی کو ہڈی دے دی ہے تو دلیل ہے کہ اس سے کسی کا بھلا ہوگا۔

اگرخواب میں دیکھے کہ کسی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی باندھی ہے تو دلیل ہے کہ بزرگی اورطرح طرح کی نعمتیں حاصل کرے گا بعض نے کہا ہے کہ اسکی تنگی اورمحتاجی دور ہوگی۔

جعفرصادق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خواب میں ہڈی کا دیکھنا سات وجوہ پر ہے:

① امید مال۔ ② اقرباء۔ ③ فرزندان۔ ④ قیام کا گھر۔ ⑤ مال۔ ⑥ برادران۔ ⑦ دوست اورشریک۔

اونٹ دیکھنا

تعبیر: اگرکوئی شخص اپنے آپ کونامعلوم اونٹ پردیکھے کہ وہ دوڑ رہا ہے تو دلیل ہے کہ سفرکرے گا اگر دیکھے کہ اونٹ گھوم رہا ہے تو غم اورفکر کی دلیل ہے اوراگر دیکھے کہ اونٹ پر بیٹھا ہے اورراستہ گم ہوگیا ہے تو دلیل ہے کہ اپنی راہ میں عاجز ہوگا اورکوئی تدبیر نہ کرسکے گا۔

اگراونٹنی پائے تو عورت پائے گا اوراگراونٹنی بچہ والی ہوتو عورت فرزندوالی ہوگی اگردیکھے کہ اس کی اونٹنی مرگئی ہے تو عورت فوت ہوگی اوراگرخواب میں دیکھے کہ اونٹ کا گوشت کھاتا ہے تو دلیل ہے کہ بیمار پڑے گا۔

آنسو دیکھنا:

تعبیر: گرکوئی دیکھے کہ اس کی آنکھوں سے سرد آنسو بہتا ہے تو دلیل ہے کہ وہ شخص شادی اورخوشی دیکھے گا اگر دیکھے کہ اس کے چہرے پر بغیر رونے کے آنسو ہیں تو دلیل ہے کہ لوگ اس پر باتوں سے طعنہ دیں گے۔آنسوؤں کا بہنا تین وجوہ پر ہے:

① شادی وخوشی۔ ② غم واندوہ۔ ③ نعمت۔

آلو بخارہ یا آلوچہ دیکھنا:

تعبیر: اگرکوئی شخص خواب میں آلوسرخ یا سیاہ وقت پر دیکھے تو دلیل مال اورمراد کی ہے اورزرد آلو بخارا بیماری کی دلیل ہے اگرخواب میں دیکھے آلو زرد بے

موسے کھائے تو غم واندوہ مصیبت وخصومت کی دلیل ہے اگر ترش ہیں تو اچھے ہیں۔

امامت کروانا:

تعبیر: اگر دیکھے کہ کسی قوم کا امام بنا ہے تو دلیل ہے کہ وہ سردار ہے اور سب اس کے تابع ہوں گے اگر کوئی شخص دیکھے کہ وہ بیٹھ کر امامت کرواتا ہے تو دلیل ہے کہ بیمار ہوگا اگر امام کو خواب میں دیکھے تو دلیل ہے کہ امام کے قدر اور مرتبے کے مطابق عزت پائے گا۔ اگر دیکھے کہ امام کے ساتھ کھانا کھایا ہے یا امام نے اس کو کچھ دیا ہے یا امام اس کے ساتھ گھر میں گیا ہے تو دلیل ہے کہ اسی قدر اس کو غم واندوہ پہنچے گا۔

شہد دیکھنا:

تعبیر: حضرت کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خواب میں شہد مالوں میں سے غنیمت اور کاموں میں سے نیکی ہے اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے اور شہد ایسا رزق ہے کہ بے حد پہنچتا ہے۔

انگوٹھی دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ اس کی انگوٹھی غائب ہے یا کوئی چرا کر لے گیا ہے اس کے کاموں میں آفت اور دشواری ظاہر ہوگی اگر اپنی انگوٹھی کسی کو دیتا ہے تو دلیل ہے کہ اپنے مال میں سے کسی کو عطا کرے گا۔

اگر چاندی کی انگوٹھی دیکھے تو دلیل ہے کہ اس کا مال حلال کا ہے اور اگر سونے کی انگوٹھی دیکھے تو دلیل ہے کہ مال حرام کا ہے اگر دیکھے کہ انگوٹھی لوہے کی ہے تو قوت اور توانائی پائے گا اور اگر دیکھے کہ انگوٹھی دیو لے گیا ہے تو اس کی تعبیر سب سے بری ہے۔

انگور دیکھنا:

تعبیر: موسم پر خواب میں سیاہ انگور کھانا غم واندوہ کی دلیل ہے بے موسم کھانا دلیل ہے کہ صاحب خواب کے منہ سے کوئی چیز نکلے گی جس انگور کا چھلکا سخت

ہے اس کو کھانا مال کی دلیل ہے جو مشکل سے ملے گا جس انگور کا پانی سیاہ ہے مال حرام کی دلیل ہے جو انگور دیکھنے میں سرخ ہے عزت اور مرتبے کی دلیل ہے۔ اگر انگور طشت میں نچوڑتا ہے تو اس امر کی دلیل ہے کہ امیر عورت کی خدمت کرے گا اگر پیالے میں نچوڑتا ہے تو کسی کمینے شخص کی۔

بارش دیکھنا:

تعبیر: بارش خواب میں حق تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر رحمت اور برکت ہے اگر یہ دیکھے یہ بارش آہستہ آہستہ ہو رہی ہے تو خیر و برکت کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ شروع ماہ یا شروع سال میں بارش برس رہی ہے تو دلیل ہے کہ فراخی نعمت زیادہ ہوگی اگر دیکھے کہ آب باراں سے مسح کرتا ہے تو دلیل ہے کہ خوف اور غم سے امن میں رہے گا اگر دیکھے کہ پانی ہوا سے بارش کیطرف آتا ہے تو حق تعالیٰ کی طرف سے قہر کی دلیل ہے۔

گوشت کا ٹکڑا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ بکری کے گوشت کا ٹکڑا کھایا تو دلیل ہے کہ اسی قدر نعمت ملے گی خواب میں کچے گوشت کا ٹکڑا کھانا یتیم کا مال کھانے کی دلیل ہے۔

قید کرنا:

تعبیر: اگر کوئی شخص دیکھے کہ خواب میں کسی کو پابند کیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے کام میں پائیداری ہوگی۔ جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں پابند کرنا تین وجوہ پر ہے۔ اول: جس شخص کو پابند کیا ہے اس کا مقیم ہونا.... دوم: اس پر عنایت کرنا.... سوم: اس کو خیر و منفعت پہنچے گی اور اگر دیکھے کہ اس نے قید سے رہائی پائی ہے تو اس کی تعبیر اس کے خلاف ہے۔

شیر (ببر) دیکھنا:

تعبیر: ببر ایک درندہ ہے اس کو خواب میں دیکھنا قوی دشمن کی دلیل ہے لیکن کریم اور مہربان ہے۔ اگر دیکھے کہ ببر کیساتھ لڑائی کر کے اس کو مغلوب کر دیا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن پر غالب آئیگا اگر اس سے مغلوب ہو گیا تو دشمن اس پر فتح پائے گا۔ ببر کی ہڈیاں، بال اور چمڑا خواب میں دیکھنا مال و منفعت کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ ببر کے اوپر بیٹھا ہے اور وہ اس کا مطیع ہے تو دلیل ہے کہ دشمن اس کا تابعدار ہوگا۔

سولی پر چڑھنا:

تعبیر: اگر کوئی شخص دیکھے سولی پر چڑھا ہے اور لوگ نظارہ کرتے ہیں تو دلیل ہے کہ اتنے لوگوں پر سردار ہوگا۔ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ سولی چڑھے ہوئے آدمی کا گوشت کھاتا ہے تو دلیل ہے کہ کسی گرفتار مصیبت کا مال کھائے گا۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں سولی پر چڑھنا چار وجہ سے ہے: ① سرداری و حکومت۔ ② مال و دولت۔ ③ بزرگواری۔ ④ لوگوں کی غیبت۔

چاول دیکھنا:

تعبیر: خواب میں چاول دیکھنا مال جو بقدر چاول دیکھنے کے حاصل ہوگا۔ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ پکے ہوئے چاول کھاتا ہے تو دلیل ہے کہ مراد پوری ہوگی اور اگر خواب میں پلاؤ کھائے تو زیادہ بہتری اور نیکی کی دلیل ہے۔ اگر دیکھے کہ دہی چاول کھاتا ہے تو یہ غم واندوہ کی دلیل ہے۔

بکری کا بچہ دیکھنا:

تعبیر: خواب میں بکری کا بچہ دیکھنا چاہے نر ہو یا مادہ فرزند کی دلیل ہے۔ اگر دیکھے کہ بکری کے بچے کو مارا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا فرزند مرے گا اور اگر دیکھے کہ بکری کے بچے کا گوشت کھایا ہے تو اس امر کی دلیل ہے کہ بیٹے کی طرف سے غم اور

تکلیف پہنچے گی ۔بکری کا بچہ خواب میں دیکھنا خیر ومنفعت ہے ۔بکری کے بچے کوخواب میں دیکھنا چار وجہ پر ہے: ① فرزند۔ ② مال حلال۔ ③ معیشت۔ ④ غم واندوہ۔

ننگا ہونا:

تعبیر : اگرکوئی شخص اپنے آپ کوخواب میں ننگا دیکھے اور طالب دنیا ہے تو غم واندوہ کی دلیل ہے اگرتہہ بند بندھا ہوا ہے تو دلیل ہے کہ اطاعت اورعبادت میں کوشش کرے گا خواب میں برہنگی محنت اور رسوائی کی دلیل ہے ۔اگرخواب میں عورت کو کپڑے پہنے ہوئے دیکھے تو نیک مرد کے لیے نیک اور بدکار کے لیے بدکار ہے۔

بطخ دیکھنا:

تعبیر : خواب میں بطخ دیکھنا مال ودولت کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ بطخیں اس سے باتیں کریں تو دلیل ہے کہ مال دار عورت کے باعث سفرکرے گا اوراس میں عزت اورفائدہ ہوگا۔خواب میں سفید بطخ دیکھنا مال ہوتا ہے اورسیاہ بطخ دیکھنا کنیز ہے اگر دیکھے کہ بطخ کو مارا ہے اورکھایا ہے تو دلیل ہے کہ عورت کے مال کا وارث ہوگا اوراسکو ضائع کرے گا۔

چڑیا دیکھنا:

تعبیر : خواب میں چڑیا دیکھنا باقدر ومرتبہ مرد کی علامت ہے اگرچہ پارسا ہو یا نہ ہو۔ اگر دیکھے کہ چڑیا کو پکڑا ہے تو دلیل ہے کہ باقدر عورت اس پر کامیاب ہوگی۔ اگر دیکھے کہ چڑیا کو اس کے گھونسلے سے نکالا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو رنج اورملامت حاصل ہوگی ۔اہل تعبیر بیان کرتے ہیں کہ خواب میں چڑیا پانا فرزند یا غلام ہے خواب میں چڑیا کا گھونسلا دیکھنا امن کی دلیل ہے۔

ہتھکڑی دیکھنا(بیڑی):

تعبیر : خواب میں بیڑی دیکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دین میں

خلل ہے اور وہ اسلام کا جھوٹا مدعی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی گردن میں لکڑی کا بند دیکھے تو دلیل ہے کہ اس کے ذمہ امانت ہے اگر دیکھے کہ اس کے پاؤں میں سے کسی نے بیڑی نکالی ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ کی نوکری سے خلاصی پائے گا۔ ہاتھ میں بند دیکھنا اس امر کی دلیل ہے کہ ظالم بادشاہ کا ہاتھ ظلم کرے گا۔

بہشت دیکھنا:

تعبیر : خواب میں بہشت کا دیکھنا اللہ کی طرف سے خوشی اور خوشخبری ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ بہشت میں اسے بند کر دیا گیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہیں ۔ اگر دیکھے کہ بہشت کے میوے اس کو کسی نے دیے ہیں تو دلیل ہے کہ اس کو اس کے علم سے ایک حصہ حاصل ہوگا۔ اگر خواب میں دیکھے کہ وہ بہشت میں ہے تو دلیل ہے کہ دو جہاں کی مرادیں پائے گا۔

بوسہ دینا:

تعبیر : اگر خواب میں دیکھے کہ کسی کو بوسہ دیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا دوست چاہنے والا ہے اگر معلوم شخص کو بوسہ دیا تو دلیل ہے کہ اس سے خیر و منفعت پائے گا۔

اُلو دیکھنا:

تعبیر : اگر دیکھے کہ الو سے لڑائی کرتا ہے تو اس کا جھگڑا کسی آدمی سے ہوگا اگر دیکھے کہ الو کا گوشت کھاتا ہے تو دلیل ہے کہ اسی قدر چور اس کا مال کھائے گا۔

پیاز دیکھنا:

تعبیر : خواب میں پیاز دیکھنا مال حرام اور بدی اور ناخوشگوار ہے اگر پکا ہوا پیاز کھایا ہے تو دلیل ہے کہ آخر کار حرام کھانے سے توبہ کرے گا۔

خواب میں خرید و فروخت کرنا:

تعبیر : خواب میں قرآن مجید کو بیچنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس کا دین اس

کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر خواب میں دیکھے کہ اپنی عورت کو بیچا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی حرمت اور بزرگی ذلیل ہوگی اور بدنام ہوگا۔ جو چیز پیاری ہے اس کا خواب میں بیچنا برا ہے اور خریدنا اچھا ہے۔

ہاتھی دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی آدمی خواب میں دیکھے کہ ہاتھی پر بیٹھا ہے تو دلیل ہے کہ نکمی عورت کرے گا۔ اگر دیکھے کہ اس نے ہاتھی کو جان سے مار ڈالا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے ہاتھوں کوئی بادشاہ مارا جائے گا یا کوئی مضبوط قلعہ فتح ہوگا۔ اگر خواب میں دیکھے کہ لڑائی کے وقت ہاتھی پر بیٹھا ہے تو دلیل ہے کہ بڑے دشمن کو مغلوب کرے گا۔ اگر دیکھے کہ پشت فیل سے گرا ہے تو دلیل ہے کہ سخت بلاء میں گرفتار ہوگا اور اگر دیکھے کہ لڑائی میں ہاتھی سے گرا ہے اور مر گیا تو دلیل ہے کہ اس ملک کا بادشاہ مرے گا۔

اندھیرا دیکھنا:

تعبیر: خواب میں تاریکی راہ دین میں گمراہی ہے اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ تاریکی میں تھا اور وہ تاریکی روشنی سے بدل گئی ہے تو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ توبہ کرے گا اور دین کا راستہ اس پر کھلے گا۔

جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خواب میں تاریکی غم واندوہ ہے اور اگر دیکھے کہ ہوا روشن تھی اور اچانک ابر کی تاریکی آگئی تو دلیل ہے کہ اس ملک میں ناگہاں موت ظاہر ہوگی۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اندھیرے سے روشنی کی طرف آیا ہے تو دلیل ہے کہ غریبی سے امیری کی طرف آئے گا غم سے نجات پائے گا۔

کلہاڑی دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ اس کے پاس کلہاڑی ہے یا کسی نے دی ہے تو دلیل ہے کہ اسی قسم کے آدمی کے ساتھ دوستی ہوگی اگر دیکھے کہ اس کی کلہاڑی ٹوٹ

گئی ہے یا ضائع ہوگئی ہے تو دلیل ہے کہ مرے گا۔

شوربا دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ شوربے کو بکری، بھیڑ یا میٹھے دہی کے ساتھ کھاتا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو اسی قدر سپاہی آدمی سے فائدہ حاصل ہوگا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوربا گوشت، خرگوش یا ترش چیز کیساتھ دلیل غم ہے۔

خواب میں نکاح کرنا:

تعبیر: اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ عورت سے نکاح کیا ہے شادی شدہ ہے تو شرف اور بزرگی کی دلیل ہے اگر کنوارا رہے تو مالدار عورت کرے گا اگر خواب میں عورت کو طلاق دیتا ہے تو عزت اور بزرگی زائل ہوگی۔

اگر اس نے دیکھا کہ اس نے کسی عورت سے شادی کی ہے اور اس عورت کا حال نہ دیکھا نہ جانا اور نہ سنا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی موت قریب ہے۔
اگر کوئی دیکھے کہ نابکار (نکمی) عورت اس کے نکاح میں آئی ہے تو دلیل ہے کہ مشکل کام اس پر آسان ہوگا اگر دیکھے کہ اس نے کنواری لڑکی سے شادی کی ہے تو دلیل ہے کہ اس کو اسی سال عورت پاکیزہ حاصل ہوگی۔

تسبیح کرنا:

تعبیر: خواب میں تسبیح کرنا حق تعالیٰ کی فرماں برداری ہے اور غم واندوہ سے نجات کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ تسبیح کے ساتھ حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے تو دلیل ہے کہ دین میں قوی ہوگا اور مال پائے گا فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ... ﴾ [إبراهيم: ٧]

”اگر تم شکر کروگے تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔“

تنور دیکھنا:

تعبیر: اگر دیکھے کہ تنور اس کے پاس ہے تو دلیل ہے کہ امور خانہ داری میں انتظام ہوگا اور تندرستی ہوگی اگر دیکھے کہ تنور میں گرا ہے تو رنج و آفت کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ روٹی تنور میں لگتی ہے تو دلیل ہے کہ اسی قدر حلال روزی پائے گا اور اس کا کام نیک ہوگا۔ اگر دیکھے کہ تنور میں آگ بغیر روشنی دیکھے تو دلیل ہے کہ سفر حج کو جائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ صاحب خواب کو خیر و منفعت حاصل ہوگی۔

سرمہ دیکھنا:

تعبیر: خواب میں سرمہ دیکھنا مال ہے اگر دیکھے کہ اس نے سرمہ ڈالا ہے تو دلیل ہے کہ دین کی اصلاح ڈھونڈے گا اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے کسی کو سرمہ دیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو اس قدر مال حاصل ہوگا اگر دیکھے کہ سرمہ کھایا ہے تو دلیل ہے اس قدر غمناک اور محتاج ہوگا۔ اگر کوئی دیکھے کہ بغل کے نیچے بدبو دور کرنے کے لیے سرمہ رکھتا ہے تو دلیل ہے کہ ایسا کام کرے گا جس کے باعث اس کی مدح وثناء ہوگی اور نیکی بیان کی جائے گی۔

چادر دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی دیکھے کہ عورتوں کی طرح چادر پہنے ہوئے ہے تو دلیل ہے کہ اس کام میں خیر و شر ہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ چادر پھٹ گئی ہے یا جل گئی ہے تو دلیل ہے کہ اس کی پردہ دری کی جائے گی اگر کوئی خواب میں چادر دیکھے تو اس سے مراد عورت ہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ اس نے نئی چادر خریدی ہے تو دلیل ہے کہ کنیز خریدے گا اور اس کے ہاں فرزند پیدا ہوگا۔

امام جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خواب میں چادر دیکھنا تین وجوہ پر ہے:

① قدر و جاہ۔ ② مرد کو عورت اور عورت کو مرد کا حصول۔ ③ گھر کی ملکیت اور سرداری۔

جھاڑو دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی دیکھے کہ خواب میں جھاڑو دیتا ہے تو اس کا مال ضائع ہوگا اگر دیکھے کہ کسی کے گھر جھاڑو دیتا ہے تو دلیل ہے کہ کسی کا مال اس کو پہنچے گا خاص کر اگر دیکھے کہ کسی کے گھر میں جھاڑو دے کر خاک اپنے گھر لے آیا ہے۔

جنبی ہونا:

تعبیر: اگر کوئی خواب میں اپنے آپ کو جنبی دیکھے تو دلیل ہے کہ حرام میں حیران وپریشان ہوگا۔ یا سفر کرے گا اور دنیا کی مراد پائے گا اور اس کا کام تباہ ہو جائے گا۔

ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں اپنے آپ کو جنبی یا برہنہ دیکھے تو دلیل ہے کہ اپنے کام میں حیران وعاجز ہوگا اگر دیکھے کہ حمام میں غسل کیا ہے تو دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا اور توبہ کرے گا۔

خواب میں ساز بجانا:

تعبیر: ابن سیرین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ خواب میں ساز بجانا جھوٹی بات ہے اگر دیکھے کہ ساز بجاتا ہے تو اس کو اس سے غم واندوہ پہنچے گا اگر دیکھے کہ ساز کو توڑ دیا ہے تو دلیل ہے کہ جھوٹ اور باطل سے توبہ کرے گا اگر کوئی ساز بجاتا ہے اور وہ سنتا ہے تو دلیل ہے کہ باطل اور جھوٹی بات کو سنے گا۔

بعض اہل تعبیر نے کہا ہے کہ خواب میں ساز بجانا درازی عمر کی دلیل ہے اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ ساز کے ساتھ ناچ اور رنگ بھی ہے تو دلیل ہے کہ غم ومصیبت ہے اگر کوئی بیماری میں دیکھے کہ ساز بجاتا ہے تو یہ اس کی وفات کی دلیل ہے۔

پانی کی نہر دیکھنا:

تعبیر: خواب میں پانی کی نہر دیکھنا خوش مزہ اور پاکیزہ پانی جیسا ہے اور دلیل ہے کہ اس کی زندگانی اچھی گزرے گی اگر کوئی خواب میں نہر کا پانی صاف

اور جاری دیکھے تو دلیل ہے کہ اس کا کام جاری رہے گا اگر دیکھے کہ نہر کا پانی گدلا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا کام تباہ اور بے انتظام ہوگا۔

اگر دیکھے کہ تخت کے اوپر بیٹھا ہے اور اس کے نیچے پانی جاری ہے تو دلیل ہے کہ دولت واقبال اس کی طرف رخ کرے گا۔ اگر دیکھے کہ نہر کے صاف پانی میں بیٹھا ہے اگر بیمار ہے تو شفاء پائے گا قرض دار ہے تو قرض ادا ہوگا اور سفر میں ہے تو وطن کو واپس آئے گا۔

خواب میں حج کرنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ حج کیا ہے تو دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نصیب میں حج کرے گا اگر قرض دار ہے تو قرض سے فارغ ہوگا۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ حج کو گیا ہے لیکن حج نہیں کر سکا تو دلیل ہے کہ اس کی عمر دراز ہوگی۔ اگر دیکھے کہ حج اس پر واجب ہے اور اس نے حج کا ارادہ نہیں کیا تو دلیل ہے کہ وہ آدمی خیانت کرے گا اگر دیکھے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھتا ہے تو دلیل ہے کہ بزرگوں سے نفع پائے گا۔

حجر اسود دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ حجر اسود پر ہاتھ ملتا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو اہل حجاز سے نفع پہنچے گا اگر کسی نے خواب میں آب زمزم پیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو اس کی کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔ اگر دیکھے کہ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے اور اس پر منہ کو ملتا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے دین میں خیر وصلاح زیادہ ہوگی اور اہل علم سے ملے گا۔

کعبہ دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی اپنے آپ کو حرم کعبہ میں دیکھے تو دلیل ہے کہ دنیا کے مصائب وآلام سے امن میں رہے گا اور اس کو حج نصیب ہوگا اگر کوئی دیکھے کہ اس کو بادشاہ نے اپنے حرم میں خود بلایا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ کا کام کرے گا اور اس کو اس کے کام سے بدنامی ہوگی۔ اگر دیکھے کہ بادشاہ کے دربار میں گیا ہے تو اس کی بھی یہی تعبیر ہے۔

حلوہ دیکھنا:

تعبیر: خواب میں حلوہ بہت سا مال اور دین خالص ہے خواب میں حلوہ کھانا اس بات کی دلیل ہے کہ اسی قدر مال حلال پائے گا اگر خواب میں دیکھے کہ اس میں زعفران ہے تو یہ بھی بہتری کی دلیل ہے۔خواب میں حلوہ فروش آدمی شیریں سخن مرد ہے۔

مہندی دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ اپنے آپ کو مہندی لگی ہوئی ہے تو دلیل ہے کہ اپنے آپ کو آراستہ کرے گا لیکن اس کے دین میں کراہت ہوگی اگر یہ خواب ایسا آدمی دیکھے جس کے حسب حال مہندی لگانا نہیں ہے تو وہ دلیل ہے کہ اس کو غم لاحق ہوگا اور جلدی نجات پائے گا۔

کوڑا کرکٹ دیکھنا:

تعبیر: خواب میں کوڑا کرکٹ دیکھنا عام لوگوں کے لیے مال اور نعمت ہے اگر دیکھے کہ خاشاک کو ہوا لے گئی ہے یا جل گیا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ اس کا مال لے گا۔اگر دیکھے کہ کوڑا کرکٹ کو کسی تنور میں جلاتا ہے تو دلیل ہے کہ اپنے مال کو عیال پر خرچ کرے گا اور جمع کرے گا اگر دیکھے کہ شہر یا کوچے میں ہوا کوڑا کرکٹ لائی ہے تو دلیل ہے کہ اس شہر کے لوگوں کو اس قدر مال ومنفعت حاصل ہوگی۔

قلم دیکھنا:

تعبیر: اگر دیکھے کہ قلم لیا ہے یا اس کو کسی نے دیا ہے تو دلیل ہے کہ علوم حاصل کرے گا اور اس کی مراد پوری ہوگی اگر دیکھے کہ خواب میں دو قلموں سے لکھتا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا سفر میں گیا ہوا شخص جلدی واپس آئے گا اگر دیکھے کہ قلم سے کچھ لکھتا ہے یا پڑھتا ہے تو یہ اس کی موت کی دلیل ہے۔اگر دیکھے کہ قلم اس کے ہاتھ میں ٹوٹ گیا ہے اگر عالم ہے تو اس کا کام بے رونق ہوگا۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قلم سات وجوہ پر ہے:

① حکمت۔ ② فرمان۔ ③ علم۔ ④ دانائی۔ ⑤ ولایت۔ ⑥ چیزوں کا درست ہونا۔ ⑦ کام اور مراد۔

انڈا دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ مرغی نے انڈا دیا ہے اس کو معلوم نہیں ہے کہ کیسا ہے.؟ تو دلیل ہے کہ عورت سے شادی کرے گا اور مدت تک اس کے ساتھ رہے گا۔ اگر دیکھے کہ چھلکوں سمیت انڈا کھایا ہے تو دلیل ہے کہ مردوں کا کفن چوری کرے گا اگر دیکھے کہ پکا ہوا انڈا کھاتا ہے تو رنج اور مشقت سے مال حاصل کرے گا اگر دیکھے کہ انڈوں پر پرندوں کی طرح بیٹھا ہے تو دلیل ہے عورتوں کے پاس بیٹھے گا اور فائدہ پائے گا۔ اگر دیکھے کہ اس کے پاس بہت سے انڈے ہیں تو دلیل ہے کہ اس کے بہت سے لڑکے ہوں گے۔ چڑیا کا انڈا خوشی پر دلیل ہے۔

زخمی کرنا

تعبیر: اگر دیکھے کہ اس کو کسی نے زخمی کیا ہے اور اس کا خون نکلا ہے تو دلیل ہے کہ زخمی کرنے والا اس کو سچی بات کہے گا اور وہ اس کو جواب نہ دے سکے گا اگر خواب میں کوئی اپنے آپ پر بہت زیادہ زخم دیکھے کہ تو دلیل ہے کہ بادشاہ سے منفعت پائے گا۔

حضرت جابر مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے جسم پر بہت سے زخم دیکھنا مال کا نقصان ہے۔

جھگڑا دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ کسی کے ساتھ جھگڑا کیا ہے اور اس پر غالب آیا ہے تو دلیل ہے کہ آخر کار غالب آئے گا اور دشمن پر فتح پائے گا اگر دیکھے کہ دشمن اس پر غالب آیا ہے تو دلیل اول کے خلاف ہے۔ اگر دیکھے کہ کسی کے ساتھ اس کا بے وجہ جھگڑا ہو گیا ہے تو دلیل ہے لوگ اس سے اندوہ گین رہیں گے کیونکہ وہ لوگوں کو ستانا چاہتا ہے۔

ہنسی:

تعبیر : اگر کوئی خواب میں کھلکھلا کر ہنسا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو غم زیادہ لاحق ہوگا اگر دیکھے کہ آہستہ ہنسا ہے تو دلیل ہے کہ اس غم کا اندوہ کم ہوگا۔ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں آہستہ ہنسی فرزند پر دلیل ہے ۔اس طرح قہقہ کی ہنسی خدا تعالیٰ کے کاموں پر تعجب کرنا ہے:

﴿ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴾

سؤر دیکھنا:

تعبیر : ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں سؤر کی حفاظت دنیاداری کے لیے نیک ہے اور دین داری کے لیے بد اور خواب میں سؤر کا بچہ دیکھنا غم واندوہ کی دلیل ہے ۔اگر وہ دیکھے کہ سؤروں کے درمیان پھرتا ہے تو دلیل ہے کہ حرام مال جمع کرے گا۔ اگر دیکھے کہ وہ سؤروں کا گڈریا ہے تو دلیل ہے کہ بے دین اور بدفعل لوگوں پر سردار ہوگا۔ اگر دیکھے کہ اس کے پاس سؤر کا گوشت ، چمڑا یا ہڈی ہے تو دلیل ہے کہ اس قدر مال حرام پائے گا۔

جال دیکھنا:

تعبیر : حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں جال دیکھنا مکر اور حیلہ ہے اگر دیکھے کہ جانور کو پھندے میں لایا ہے تو جو شخص اس جانور سے منسوب ہے اس کو مکر وحیلہ سے قبضہ میں لائے گا۔

لڑکی دیکھنا:

تعبیر : ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خواب میں لڑکی دیکھنا خوشی کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ اس کے ہاں لڑکی ہوئی ہے یا کسی نے اس کو دی ہے کہ تو دلیل ہے کہ اس کے حسن وجمال، کے مطابق خیر اور منفعت پائے گا۔ اگر دیکھے کہ لڑکی مری ہے تو

اس کی دلیل اول کے برعکس ہے۔اگر دیکھے کہ اپنی لڑکی کسی کو دی ہے اس سے آدمی کو خوشی پہنچے گی۔

دریا دیکھنا

تعبیر: ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خواب میں دریا بڑا عالم یا بادشاہ ہے اگر دیکھے کہ اس نے دریا کا پانی پیا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ سے عزت اور مرتبہ پائے گا یا عالم سے نفع پائے گا۔اگر دیکھے کہ دریا میں ڈوبا ہے اور اس کا جسم کیچڑ سے بھر گیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو بادشاہ سے غم واندوہ پہنچے گا۔اگر دیکھے کہ دریا سے تیر کر نکلا ہے تو دلیل ہے کہ رہائی پائے گا اگر دیکھے کہ دریا سے ٹھنڈا پانی پیا ہے تو دلیل ہے کہ پورا نصیب پائے گا۔

چوری کرنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ کسی کا مال چوری کرنے کی نیت ہے تو دلیل ہے کہ کسی کو بری بات پہنچائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ بیمار ہوگا اور شفاء پائے گا۔اگر دیکھے کہ چور کے ہاتھوں اسیر ہوا ہے تو اس کا حال بد ہوگا اگر دیکھے کہ چوروں نے اس کا راستہ روکا ہے تو دلیل ہے کہ وہ شخص غم واندوہ کو پہنچے گا۔اگر دیکھے کہ چور لوگوں کا سامان لے گئے ہیں تو دلیل ہے کہ اس کا عیش تباہ ہو جائے گا۔حضرت دانیال علیہ السلام فرمایا ہے کہ خواب میں چور کو دیکھنا خیانت اور حیلہ ہے۔

کوا دیکھنا:

تعبیر: ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوا خواب میں فاسق بے دین اور جھوٹا آدمی ہے۔اگر دیکھے کہ کوے کا شکار کیا ہے تو دلیل ہے کہ کسی جگہ سے جھوٹ کے ساتھ مال پائے گا۔خواب میں بہت سے کوے دیکھنا لشکر کی دلیل ہے۔اگر دیکھے کہ کوے کو مارا ہے تو دلیل ہے کہ اس سے گھر والوں کو نقصان پہنچے گا۔اگر دیکھے کہ کوا اور چکور دونوں لڑتے ہیں تو دلیل ہے کنیز کے ساتھ فساد کرے گا۔

قید خانہ:

تعبیر: اگر کوئی شخص اپنے آپ کو قید میں دیکھے تو اس کی ہلاکت پر دلیل ہے۔
اگر قید خانہ معلوم ہے تو اس کو غم واندوہ حاصل ہوگا اگر قید خانہ نامعلوم ہے تو اندھا ہوگا
اگر دیکھے کہ قید خانہ میں گیا ہے اور جلدی نکلا ہے تو دلیل ہے کہ پوری مراد پائے گا۔
ابن سیرین رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے خواب میں قید خانہ قبر ہے۔

زہر دیکھنا:

تعبیر: ابن سیرین رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں زہر کھانا مالِ حرام یا خون باطل اور ناحق ہے۔ اگر دیکھے کہ اس کا جسم زہر آلود ہے تو دلیل ہے کہ جس کام میں ہوگا سخت حریص ہوگا۔ اگر دیکھے کہ اس کے جسم کو زہر سے تکلیف ہوئی ہے یا سوج گیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے مطابق اس کو غم واندوہ پہنچے گا۔ اگر دیکھے کہ زہر کھائی ہے تو دلیل ہے کہ کسی پر غصہ آئے گا۔

کتا دیکھنا:

تعبیر: ابن سیرین رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں کتا دیکھنا کمینے اور مہربان دشمن کو دیکھنا ہے۔ اگر دیکھے کہ کتے نے اس کو کاٹا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن اس سے نقصان اٹھائے گا۔ اگر دیکھے کہ اس نے کتے کا گوشت کھایا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن کو دفع کرے گا۔ اگر دیکھے کہ کتے کو روٹی دی ہے تو دلیل ہے کہ اس پر روزی فراخ ہوگی۔ اگر دیکھے کہ کتا اس سے بھاگا ہے تو دلیل ہے محتاط دشمن ہوگا۔ اگر دیکھے کہ شکاری کتے کے ساتھ شکار کرتا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن کی طرف سے خیر پہنچے گی۔ اگر دیکھے کہ شکاری کتے کا گوشت کھایا ہے تو دلیل ہے کہ وراثت پائے گا۔

جسم کا شل ہونا، فالج پڑنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ اس کا جسم شل ہوگا اور گھر کے ایک گوشے میں گر پڑا ہے اور اٹھ نہیں سکتا تو دلیل ہے کہ برے کاموں سے توبہ کرے گا۔ حضرت جابر مغربی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ اس کا کوئی عضو خستہ ہوگیا ہے تو دلیل ہے کہ اُس کے خویش کو جو اس سے نسبت رکھتا ہے آفت پہنچے گی۔

قرآن مجید پڑھنا:

تعبیر: اگر دیکھے کہ آیت پڑھی ہے تو حق تعالیٰ کے غصے اور غضب پر دلیل ہے توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔ اگر دیکھے کہ خواب میں آدھا قرآن مجید پڑھا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی آدھی عمر گزری ہوگی۔ اگر دیکھے کہ قرآن مجید بلند آواز سے پڑھتا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا کام بلند ہوگا اور وہ لوگوں میں مشہور ہوگا۔ اگر دیکھے قرآن مجید کا پورا پارہ پڑھا ہے تو دلیل ہے کہ سال اور ماہ اس پر مبارک ہوگا۔ اگر دیکھے کہ اس نے قرآن مجید کے سات پارے پڑھے ہیں تو دلیل ہے کہ غم واندوہ نجات پائے گا۔ اگر دیکھے کہ برہنہ ہے اور قرآن مجید پڑھتا ہے تو دلیل ہے کہ خواہش مند ہوگا۔ اگر پاک اور ناپاک جگہ پڑھتا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے اعتقاد میں خلل ہوگا۔

قربانی کرنا:

تعبیر: اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ گائے بکری یا اونٹ کی قربانی کی ہے تو دلیل ہے کہ اگر غلام ہے تو آزاد ہوگا اگر رنج بلا اور زحمت میں گرفتار ہے تو شفاء پائے گا۔ خوف میں ہے تو امن پائے گا اگر حج نہیں کیا ہے تو حج کرے گا۔ اگر دیکھے کہ قربانی کا گوشت لوگوں میں تقسیم کیا ہے تو دلیل ہے کہ وہاں مال دار شخص مرے گا اور اس کا مال تقسیم ہوگا۔ اگر دیکھے کہ لوگوں نے گوشت چرایا ہے تو دلیل ہے کہ حق تعالیٰ پر جھوٹ بولے گا۔

خواب میں رونا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ رونے سے اس کے منہ پر نشان پڑ گئے ہیں تو دلیل ہے کہ لوگوں کے طعنے سننے پڑیں گے۔ اگر دیکھے کہ گناہ پر رویا ہے تو یہ خدا تعالیٰ کے کرم پر دلیل ہے جو اس پر اپنے فضل سے اس پر رحمت کرے گا اور اس کے گناہ بخشے گا۔ اگر خواب میں دیکھے کہ وہ رویا اور ہنسا ہے تو اس کی موت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴾ ''وہ ہنساتا اور رُلاتا ہے۔''

کھیت دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ کھیت کو کاٹا ہے تو دلیل ہے کہ لوگ لڑائی میں مارے جائیں گے۔ اگر دیکھے کہ کھیت بویا کاٹا اور غلہ نکالا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی امید پوری ہوگی۔ اگر دیکھے کہ کھیت میں آگ لگی ہے اور سب کچھ جل گیا ہے تو دلیل ہے کہ اس ملک میں قحط پڑے گا۔ اگر دیکھے کہ اپنے کھیت کو پانی دیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے ہاتھ ایسا کام ہوگا جس سے اسے دنیا اور آخرت میں منفعت ہوگی۔ اگر دیکھے کہ آگ آئی ہے اور اس کے کھیت کا جلا دیا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ سے اس کا نقصان ہوگا۔ اگر کھیت کو موسم میں سبز دیکھے تو دلیل ہے کہ اس ملک میں نعمت فراخ ہوگی۔ اگر یہ دیکھے کہ کھیت میں دوستوں کے ساتھ گیا ہے تو دلیل ہے کہ جہاد کو جائے گا۔ حضرت اسماعیل اشعث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت پر کھیت کو کاٹنا تو دلیل ہے کہ امر حق بجا لائے گا۔

سانپ دیکھنا:

تعبیر: اگر کوئی دیکھے کہ اس کے گھر میں سانپ ہے تو یہ گھریلو دشمن پر دلیل ہے۔ اگر دیکھے کہ اس نے سانپ سے لڑائی کی ہے تو دلیل ہے کہ وہ دشمن سے جھگڑا کرے گا۔ اگر دیکھے کہ سانپ کو مارا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن کو مغلوب کرے گا۔

اگر دیکھے کہ سانپ اس کا تابعدار ہے تو دلیل ہے کہ عزت اور بزرگی پائے گا۔ اگر دیکھے کہ اس کے سامنے بہت سے سانپ ہیں اور اس کو ستاتے ہیں تو دلیل ہے کہ بہت زیادہ دشمن ہوں گے۔ اگر دیکھے کہ اس کی آستین سے سانپ نکلا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا فرزند اسلام کا دشمن ہوگا۔ اگر دیکھے کہ اس نے اپنے بستر پر سانپ مارا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی عورت مرے گی۔

مسجد دیکھنا:

تعبیر: اگر دیکھے کہ اس نے مسجد بنائی ہے تو دلیل ہے کہ مسلمانوں کے لیے خیر اور نیکی کرے گا یا کسی قوم کو دین اسلام اور شریعت پر قائم رکھے گا۔ اگر دیکھے کہ اس نے مسجد کا چراغ بجھایا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے فرزند مریں گے۔ اگر دیکھے کہ کسی نے اس کو مسجد کے دروازے سے روکا ہے تو دلیل ہے کہ وہ اس پر ظلم کرے گا۔ اگر اس نے مسجد ویران دیکھی تو دلیل ہے کہ کوئی عالم مرے گا۔ اگر دیکھے کہ اس نے مسجد میں چراغ روشن کیا ہے تو دلیل ہے کہ اس کا مصلح لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر دیکھے کہ جمعہ کے دن مسجد کو آراستہ کیا ہے تو دلیل ہے کہ عالم لوگ اس سے خیر و برکت پائیں گے۔ اگر دیکھے کہ مسجد میں گیا ہے تو دلیل ہے کہ امن میں رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ﴾ [آل عمران: ۹۷]

''جو اس میں داخل ہوگا امن میں رہے گا۔''

استاد دیکھنا:

تعبیر: اگر خواب میں دیکھے کہ تعلیم دیتا ہے اور بچوں کو علم سکھاتا ہے تو دلیل ہے کہ صاحب خواب لوگوں کو حق پہنچائے گا۔

بانسری بجانا:

تعبیر: ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خواب میں بانسری بجانا دکھ، غم اور

مصیبت پر دلیل ہے۔اگر دیکھے کہ وہ بانسری بجاتا ہے تو دلیل ہے کہ مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ابراہیم کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے بانسری بجانے والا وہ شخص ہوتا ہے جو لوگوں کو خیر پہنچاتا ہے۔

بلی دیکھنا:

تعبیر: اگر دیکھے کہ بلی گھر سے کوئی چیز کھا گئی ہے یا لے گئی ہے تو دلیل ہے کہ چور اس کے گھر سے کوئی چیز لے جائے گا۔اگر دیکھے کہ خواب میں بلی کو مارا ہے تو دلیل ہے کہ چور کو مغلوب کرے گا۔اگر دیکھے کہ بلی کے ساتھ لڑائی کرتا ہے اور بلی نے اس کو خراش لگائی ہے تو دلیل ہے کہ بیمار ہوگا۔اگر بلی نے اس کو کاٹا ہے تو دلیل ہے کہ اس کی بیماری دراز ہوگی۔حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح بلی کو خواب میں دیکھے وہ چھ روز تک بیمار رہے گا۔

خُطباتِ اِسلام
سال بھر کی ترتیب کے ساتھ
مؤلف:
الشیخ عبدالسمیع عاصم
منہاج الخطیب
ابوالحسن عبدالمنان راسخ
مصباحُ الخطیب
ابوالحسن عبدالمنان راسخ
خادم السنۃ النبویہ الشریفہ